e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW
روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama
Rs.3/- Vol- 26 , Issue, 20 Thursday , October 15 2026 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۶) شمارہ نمبر(۲۰) لکھنؤ، بروز جمعرات ۱۵-اکتوبر ۲۰۲۶ء، مطابق ۳/جمادی الاول-۱۴۴۸ھ صفحات-۸

'ماک پارلیمنٹ' میں گیانیش کمار کے خلاف مواخذے کی تحریک لانے کی تجویز

نئی دہلی۔(ایجنسی) خصوصی گہری نظر ثانی (ایس آئی آر) کے خلاف اور چیف الیکشن کمشنر (سی ای سی) گیانیش کمار کے استعفیٰ کے مطالبے کو لے کر اپوزیشن کی جانب سے احتجاجی مظاہروں کا سلسلہ جاری ہے۔ اس ضمن میں انڈیا بلاک کے لیڈران ایک نئی حکمت عملی پر غور کر رہے ہیں، جس کے تحت علامتی طور پر 'سی ای سی' کو ہٹانے کی تجویز لے کر آئے ہیں۔ فی الحال اس تجویز پر سبھی اپوزیشن پارٹیوں نے اتفاق نہیں کیا ہے، لیکن کانگریس رکن پارلیمنٹ راہل گاندھی نے اسے ہری جھنڈی دے دی ہے۔ دراصل انڈیا بلاک کے لیڈران کے درمیان چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے خلاف مواخذے کی کارروائی پر تبادلۂ خیال کے لیے رام لیلا میدان میں ایک 'ماک پارلیمنٹ' (علامتی پارلیمنٹ) منعقد کرنے کی تجویز پیش کی گئی ہے۔ میڈیا رپورٹس میں بتایا جا رہا ہے کہ راہل گاندھی نے اس تجویز سے اصولی طور پر اتفاق کر لیا ہے۔

جے پور ایئرپورٹ پر 'ہائی جیک الرٹ' سے افراتفری، ایمرجنسی لینڈنگ

جے پور ہوائی اڈے پر طیارہ ہائی جیک (یرغمال) ہونے کا الرٹ ملنے کے بعد افراتفری مچ گئی۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق یرغمال بنائے جانے کا الرٹ ملتے ہی ایئر انڈیا کی پرواز اے آئی-2030 کی جے پور ہوائی اڈے پر بحفاظت ہنگامی لینڈنگ کرائی گئی۔ یہ طیارہ جرمنی کے فرینکفرٹ سے دہلی جا رہا تھا۔ اطلاعات کے مطابق احمد آباد ایئر ٹریفک کنٹرول (اے ٹی سی) کو طیارے کے حوالے سے الرٹ ملا تھا، جس کے بعد سیکورٹی ایجنسیاں فوری طور پر مستعد ہو گئیں۔ بتایا جا رہا ہے کہ طیارے کے پائلٹ نے چند سیکنڈ کے لیے اسکواک-7500 کوڈ جاری کیا تھا۔ ہوابازی کے شعبہ میں اسکواک-7500 کوڈ کا استعمال یرغمال بنائے جانے یا طیارے پر غیر قانونی قبضے کی صورت حال کا اشارہ دینے کے لیے کیا جاتا ہے۔ اسی الرٹ کے بعد طیارے کا رخ جے پور کی جانب موڑ دیا گیا اور وہاں بحفاظت لینڈنگ کرائی گئی۔

راہل نوجوان مظاہرین کے ساتھ، پولیس پر سنگین الزامات عائد

طلبہ کا دعویٰ، غنڈوں کے کہنے پر حراست میں لیا گیا اور توہین آمیز سلوک کیا گیا ▢ 'کوئی بچے گا نہیں'، پولیس کی بربریت کے شکار طلبہ سے راہل گاندھی کا وعدہ

نئی دہلی۔(ایجنسی) لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد اور کانگریس رہنما راہل گاندھی نے دہلی میں احتجاج کے دوران حراست میں لیے گئے طلبہ کے ساتھ پریس کانفرنس کی۔ اس دوران طلبہ نے دہلی پولیس پر مار پیٹ اور بربریت کے سنگین الزامات عائد کیے۔ طلبہ نے دعویٰ کیا کہ احتجاج کے دوران انہیں حراست میں لے کر بسوں میں بھرا گیا اور تھانے میں لے جا کر پیٹا گیا۔ کچھ طلبہ نے الزام عائد کیا کہ کچھ پولیس اہلکاروں نے انہیں دھمکایا اور ان کے ساتھ توہین آمیز سلوک کیا۔ راہل گاندھی نے طلبہ کی باتیں سنیں اور ان سے کہا کہ وہ اپنے پاس موجود ویڈیو اور دوسرے ثبوت شیئر کریں۔ راہل گاندھی نے طلبہ کے ساتھ پریس کانفرنس کے دوران کہا کہ ''امت شاہ جی، دھیان سے دیکھ لیجیے، یہ ہندوستان ہے۔ یہاں نہ کوئی ہندو ہے، نہ مسلم، نہ مرد ہے، نہ عورت اور نہ کوئی ذات۔ یہاں صرف ایک آواز ہے، ایک احتجاج ہے، یہ ہندوستان ہے۔'' ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ ''نریندر مودی اور امت شاہ آپ دونوں اس آواز کے سامنے کھڑے مت ہوئیے، کیونکہ اس کے سامنے کوئی کھڑا نہیں ہو سکتا۔ میں تمام نوجوانوں اور طلبہ سے کہہ رہا ہوں کہ آپ بطور ثبوت ویڈیو محفوظ رکھیے۔ جب یہ معاملہ ختم ہو جائے گا، تب ہم ان ثبوتوں کا استعمال کریں گے اور اوپر سے لے کر نیچے تک سب کو سزا دلائیں گے۔ کوئی بچے گا نہیں۔''

راہل گاندھی نے مزید کہا کہ ''ایک احتجاج ہے، ایک آواز ہے اور یہ ملک کی آواز ہے، جسے دبانے کی کوشش ہو رہی ہے۔ اس معاملے میں کیسے ایف آئی آر کرانی ہے، کیسے دباؤ ڈالنا ہے، وہ سب ہمارا کام ہے۔ اس کی کسی کو فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔''

راہل گاندھی نے طلبہ کے ساتھ پریس کانفرنس کے دوران کہا کہ
''امت شاہ جی، دھیان سے دیکھ لیجیے، یہ ہندوستان ہے۔ یہاں نہ کوئی ہندو ہے، نہ مسلم، نہ مرد ہے، نہ عورت اور نہ کوئی ذات۔ یہاں صرف ایک آواز ہے، ایک احتجاج ہے، یہ ہندوستان ہے۔''

کانگریس لیڈر نے یہ بھی کہا کہ ''میں نے پریس کانفرنس میں صحافیوں سے پوچھا کہ آپ میں سے کتنے لوگ سوچتے ہیں کہ نریندر مودی صحیح کہہ رہے ہیں؟ وہاں کسی صحافی نے ہاں میں جواب نہیں دیا اور بلا خوف سچائی ملک کو دکھا دی۔'' پریس کانفرنس کے دوران ایک طالب علم نے کہا کہ ''میرا نام سمرتھ ہے۔ ہم لوگ 4 اکتوبر سے پر امن طریقے سے احتجاج کر رہے تھے اور 5 اکتوبر کو حراست میں لیا گیا۔ پھر ہمیں پارلیمنٹ پولیس اسٹیشن لے جا کر وہاب سنگھ تومر نام کے پولیس اہلکار کے ساتھ 20 پولیس والوں نے بری طرح مارا۔ اس کے بعد ہمیں پیچھے کے راستے سے نکالا گیا اور پارلیمنٹ پولیس اسٹیشن سے دہلی کینٹ تک کانسٹیبل انکت کسانا مارتے لے گیا۔ جب میرے ساتھ دھرمیندر نے کہا کہ انہیں الٹی آ رہی ہے تو پولیس والوں نے کہا کہ اپنا بیگ کھولو اور اسی میں الٹی کرو۔'' دھرمیندر نام کے طالب علم نے کہا کہ ''پولیس اہلکاروں نے ہم سے کہا کہ بولو دہلی پولیس تمہارے پاپا ہیں۔ ہمیں بہت مارا گیا، ہم سے انکس کسانا نام کے ایک پولیس والے نے کہا کہ بلا لے اپنے نیتا کو، تمہیں کوئی بچانے نہیں آئے گا۔'' دھرمیندر نے یہ بھی کہا کہ ''ہم پھر احتجاج میں جائیں گے، لیکن ناانصافی کے خلاف جھکیں گے نہیں، لڑیں گے اور جیتیں گے۔'' ساتھ ہی اس نے کہا کہ ''میں کئی روز سے خاموش تھا، رو رہا تھا... لیکن جب میں راہل گاندھی جی سے ملا ہوں، تب سے میرے چہرے پر خوشی ہے کیونکہ انہوں نے مجھ سے کہا کہ ڈرنا نہیں ہے، تم ہمارے شیر ہو۔ مجھے جب حراست میں لیا گیا تو پولیس والوں نے ہمیں خوب مارا اور کہا کہ ایسا سبق سکھائیں گے کہ تم احتجاج کرنا بھول جاؤ گے لیکن میں اب ڈرنے والا نہیں ہوں۔''

کانگریس نے 'ایکس' ہینڈل پر پریس کانفرنس کی ایک ویڈیو شیئر کر لکھا کہ ''یہ کانگریس کی شیرنی ہے، کسی سے ڈرے گی نہیں۔ کل دہلی میں این ایس یو آئی کے ساتھ 'ووٹ چوری' کے خلاف احتجاج کر رہی تھی، اس دوران پولیس نے ریتو برالا کو ڈیٹین کر لیا۔ اس کے بعد بس میں چنچل یادو نام کی خاتون کانسٹیبل نے ریتو کو بری طرح مارا۔ پھر تھانہ لے جا کر پیروں ڈنڈوں سے مارا گیا۔ دہلی پولیس یاد رکھے ہم یہ بربریت بھولیں گے نہیں۔'' کانگریس کے مطابق ریتو کا کہنا ہے کہ ''آپ کو جتنا مارنا ہے مار لو، ہم ڈریں گے نہیں، ناانصافی کے خلاف لڑیں گے اور جیتیں گے۔'' پریس کانفرنس کے دوران ادیرا نے کہا کہ ''جب پولیس نے ہمیں حراست میں لیا تو بس میں کوئی خاتون پولیس اہلکار موجود نہیں تھی۔ ہم نے خاتون کانسٹیبل بھیجنے کا مطالبہ کیا، لیکن اس کے باوجود انہوں نے بس آگے بڑھا دی۔ پولیس اہلکاروں نے مجھے سڑک پر گھسیٹا۔ وہ مجھے بیسمنٹ میں لے گئے، وہاں میرے چہرے پر گھونسے مارے۔ انہوں نے میرے شرم گاہ اور پیٹ کے اوپری حصے پر بھی مارا۔ انہوں نے میرے ساتھ انسان یا عورت جیسا سلوک تک نہیں کیا۔'' کانگریس کے مطابق دہلی یونیورسٹی کی طالبہ ادیرا کی شکایت ہے کہ پولیس نے ان کے ایک کان پر مارا، جس کے بعد اس کان سے ان کی قوت سماعت ختم ہو گئی۔

دیوالی سے پہلے ریلوے ملازمین کو 78 دن کا بونس

معذور افراد کو پیدائش سے پنشن، اہلیت کی حد 80 فیصد سے گھٹا کر 40 فیصد کی گئی

نئی دہلی: (ایجنسی) مرکزی حکومت نے دیوالی سے قبل ریلوے کے تقریباً 11.40 لاکھ ملازمین کو 78 دن کا بونس دینے کی منظوری دے دی ہے۔ مرکزی وزیر اشونی ویشنو کے مطابق، اس پر تقریباً 2,009 کروڑ روپے خرچ ہوں گے۔ بدھ کے روز مرکزی کابینہ کی میٹنگ میں یہ فیصلہ کیا گیا۔ اس کے علاوہ حکومت نے تین پنشن اسکیموں سے سابق وزیر اعظم اندرا گاندھی کا نام ہٹا کر ان میں 'پردھان منتری' کا لفظ شامل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ کابینہ نے معذور افراد کی پنشن کے ضوابط میں تبدیلی کو بھی منظوری دی ہے۔ نئے ضوابط کے تحت اب معذور افراد کو 18 سال کی عمر کے بجائے پیدائش سے ہی پنشن فراہم کی جائے گی۔ اس کے ساتھ ہی قومی سماجی امدادی پروگرام کو مزید پانچ سال تک جاری رکھنے کا فیصلہ بھی کیا گیا ہے۔

معذوری کی اہلیت کی حد 80 فیصد سے گھٹا کر 40 فیصد

نئے ضوابط کے تحت پنشن کے لیے معذوری کی مقررہ حد 80 فیصد سے کم کر کے 40 فیصد کر دی گئی ہے۔ اس تبدیلی سے اہلیت کی شرائط پوری کرنے والے مزید معذور افراد اس اسکیم کے دائرے میں آ سکیں گے۔

پنشن کی شرحیں درج ذیل ہوں گی

☆ صفر سے 79 سال کی عمر تک: 375 روپے ماہانہ۔ ☆ 80 سال یا اس سے زیادہ عمر: 625 روپے ماہانہ

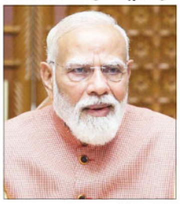

نئے ضوابط کے تحت اہلیت، مستفید ہونے والوں کی تعداد اور پنشن کی رقم سے متعلق تفصیلات حکومت رہنما ہدایات جاری ہونے کے تین ماہ کے اندر نافذ کرے گی۔ معذور افراد کی اہلیت میں یہ تبدیلی معذور افراد کے حقوق کے قانون، 2016 کے مطابق کی گئی ہے۔ اس قانون کے تحت 40 فیصد یا اس سے زیادہ معذوری رکھنے والے شخص کو مقررہ معیار کی معذوری کے زمرے میں رکھا جاتا ہے۔ ضوابط کے مطابق، معذور افراد کو دی جانے والی امدادی رقم اسی زمرے کی دیگر اسکیموں کے مقابلے میں کم از کم 25 فیصد زیادہ رکھنے کی گنجائش بھی موجود ہے۔

قومی سماجی امدادی پروگرام (این ایس اے پی) کو مالی سال 27-2026 سے 31-2030 تک جاری رکھنے کی منظوری دی گئی ہے۔ اس مدت کے دوران اسکیم پر 53,428 کروڑ روپے خرچ کیے جائیں گے۔ اس سے ملک کی تمام 36 ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کے تقریباً 3.20 کروڑ مستفیدین کو مدد ملے گی۔ اس پروگرام کے تحت بزرگوں اور بیواؤں کو پنشن، معذور افراد کو مالی امداد اور خاندان کے اہم کفیل کی موت کی صورت میں اہل خاندان کو مالی مدد فراہم کی جاتی ہے۔ این ایس اے پی کا آغاز 15 اگست 1995 کو غریب اور ضرورت مند خاندانوں کو مالی امداد فراہم کرنے کے مقصد سے کیا گیا تھا۔ یہ پروگرام آئین کے آرٹیکل 41 میں درج رہنما اصولوں سے متعلق ہے اور اس کا پورا خرچ مرکزی حکومت برداشت کرتی ہے۔ حکومت کے مطابق، بزرگوں اور بیواؤں کی پنشن اسکیمیں اور قومی خاندانی امدادی اسکیم پہلے کی طرح جاری رہیں گی۔ وہیں، اناپورنا اسکیم کے تحت ایسے اہل بزرگوں کو اناج فراہم کیا جاتا ہے جنہیں بڑھاپے کی پنشن کا فائدہ نہیں ملتا۔ سپریم کورٹ نے ریلوے کو ہدایت دی ہے کہ 27 اکتوبر سے ریزرویشن کاؤنٹر پر خریدے جانے والے ٹکٹوں پر بھی بیمہ کی سہولت فراہم کی جائے۔ اس فیصلے کے بعد آن لائن ٹکٹ خریدنے والے مسافروں کی طرح ریلوے اسٹیشن کے ریزرویشن کاؤنٹر سے ٹکٹ لینے والے مسافروں کو بھی بیمہ تحفظ حاصل ہوگا۔ عدالت نے ریلوے بورڈ کو اس انتظام کو مقررہ مدت کے اندر نافذ کرنے کی ہدایت دی ہے۔ عدالت نے واضح کیا کہ اگر ان ہدایات پر عمل نہیں کیا گیا تو ریلوے بورڈ براہِ راست ذمہ دار ہوگا۔

نیلا ڈرم قتل واقعہ: عدالت نے مسکان اور ساحل کو سنائی سزائے موت

متاثرہ کنبہ نے کہا 'سوربھ کی روح کو سکون ملے گا'

میرٹھ (ایجنسی) میرٹھ کے مشہور 'نیلا ڈرم قتل واقعہ' میں آخر کار 19 ماہ اور 11 دن بعد عدالت نے اپنا فیصلہ سنا دیا۔ سوربھ راجپوت کا بے رحمی سے قتل کرنے کے معاملہ میں اس کی بیوی مسکان رستوگی اور اس کے عاشق ساحل شکلا کو عدالت نے پھانسی کی سزا سنائی ہے۔ میرٹھ کے ضلع جج اروند کمار مشرا نے دونوں قصورواروں کے لیے موت کی یہ سزا مقرر کی۔ سزا پر بحث کے دوران سرکاری وکیل نے دونوں کے لیے پھانسی کا مطالبہ کیا تھا، جبکہ فریق دفاع نے مسکان اور ساحل کی 2 بیٹیوں کا حوالہ دیتے ہوئے موت کی سزا نہ دینے کی اپیل کی تھی۔ قابل ذکر ہے کہ اس معاملہ کی سماعت کے دوران جج نے قصوروار ساحل سے پوچھا تھا کہ کیا اس نے قبل میں بھی کبھی کوئی جرم کیا ہے، جس پر ساحل نے واضح لفظوں میں انکار کر دیا تھا۔ جب عدالت نے اسے سزا کے نکتہ پر اپنی بات رکھنے کا موقع دیا تو ساحل نے کچھ بھی کہنے سے انکار کر دیا۔ عدالت کے ذریعہ مسکان اور ساحل کو پھانسی کی سزا سنائے جانے کے بعد سوربھ کے گھر والوں نے خوشی کا اظہار کیا ہے۔ سزا سنائے جانے سے قبل متاثرہ کنبہ نے کہا تھا کہ اکثر ملک میں ایسے واقعات سامنے آ رہے ہیں، جہاں شادی شدہ خواتین اپنے عاشقوں کے ساتھ مل کر شوہروں کا قتل کر رہی ہیں۔ ایسے میں مسکان اور ساحل کو پھانسی کی سزا ملنے سے سماج میں سخت پیغام جائے گا اور جرائم پیشوں میں قانون کا خوف پیدا ہوگا۔ پھانسی کی سزا سنائے جانے کے بعد فیملی نے کہا کہ ان کا بیٹا اب لوٹ کر واپس نہیں آئے گا، لیکن قاتلوں کو پھانسی ملنے پر ہی اس کی روح کو صحیح معنوں میں سکون ملے گا۔ آج جب میرٹھ کورٹ نے مسکان اور ساحل کو موت کی سزا سنائی، تو اس دوران دونوں ملزمین جیل سے ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعہ جڑے تھے۔ ساتھ ہی کورٹ روم میں مہلوک سوربھ راجپوت کی ماں رینو راجپوت اور ان کے بھائی موجود تھے۔

دلچسپ بات یہ ہے کہ سزا سنائے جانے سے عین قبل صبح کے وقت مسکان کے والدین نے عدالت میں تحریری شکل میں دیا تھا کہ اگر ان کی بیٹی کو پھانسی بھی دی جاتی ہے تو انھیں کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔ ساتھ ہی مسکان کے گھر والوں نے سوربھ کو ایک بہت ہی اچھا لڑکا بتایا تھا۔ بہرحال، سماعت کے دوران عدالت نے 'مہابھارت' کا ذکر کیا اور کہا کہ ''سزا دینا بھی مذہب ہے۔'' سزا کا اعلان کیے جانے کے بعد عدالتی کمرے میں 'بھارت ماتا کی جے' کا نعرہ بھی سننے کو ملا۔

سپا کے پی ڈی اے کا مطلب ہے 'فیملی ڈیولپمنٹ اتھارٹی' اور دوسروں کا پیسہ ہمارا اپنا: سی ایم یوگی

وارانسی (یو این آئی) وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے بدھ کے روز سماج وادی پارٹی (ایس پی) کو نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ پارٹی پی ڈی اے (پسماندہ، دلت اور اقلیت) کے بارے میں بات کرتی ہے لیکن راجیہ سبھا انتخابات میں اس کا دعویٰ ناکام رہا ہے۔ انہوں نے طنز کیا کہ ایس پی کے پی ڈی اے کا مطلب ہے ''فیملی ڈیولپمنٹ اتھارٹی'' اور ''دوسروں کا پیسہ اپنا دھن''۔ سمپورنانند سنسکرت یونیورسٹی کیمپس میں منعقدہ اساتذہ اور گریجویٹ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے یوگی نے کہا کہ ریاست میں راجیہ سبھا کی 10 نشستوں کے لیے ہونے والے انتخابات میں بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) نے آٹھ جبکہ سماج وادی پارٹی (ایس پی) نے دو نشستیں حاصل کیں۔ بی جے پی نے مختلف برادریوں کی نمائندگی کی ہے اور اپنے ممبران کو راجیہ سبھا میں بھیجا ہے۔ انہوں نے ایس پی پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ پارٹی پی ڈی اے کی بات کرتی تھی لیکن راجیہ سبھا کے ٹکٹوں کی تقسیم کے وقت پی ڈی اے کہاں گئی؟ انہوں نے نشاندہی کی کہ ایس پی نے اپنے دو امیدواروں میں سے ایک کے طور پر رام گوپال یادو کا انتخاب کیا۔ انہوں نے سوال کیا کہ کاشی، غازی پور یا بلیا کے کسی یادو کو موقع کیوں نہیں دیا گیا۔ اسی طرح دوسری نشست کے لیے کسی دلت کو نامزد کیا جا سکتا تھا، لیکن ایسا نہیں کیا گیا۔ وزیر اعلیٰ نے الزام لگایا کہ سماج وادی پارٹی نے ممبئی کے ایک امیر تاجر کو ٹکٹ دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان فیصلوں نے اقربا پروری اور ''دوسروں کے پیسے اور اپنے پیسے'' کی سیاست کو بے نقاب کیا۔ یوگی نے کہا کہ فارغ التحصیل اور اساتذہ معاشرے کے دو چوکس محافظ ہیں۔ اگر کوئی کسی معاشرے یا قوم کے مستقبل کا اندازہ لگانا چاہتا ہے تو نوجوانوں کی توانائی، ہنر اور سمت کو دیکھ کر اس کے مستقبل کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

سابق صدر رام ناتھ کووند کی خودنوشت 'میری زندگی، میری جدوجہد' کا اجرا

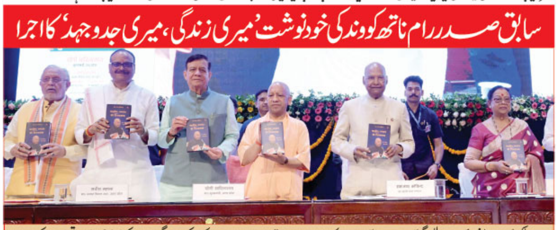

لکھنؤ: اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے آج یہاں لوک بھون میں سابق صدر جمہوریہ رام ناتھ کووند کی موجودگی میں ان کی خودنوشت 'بھارتی جمہوریہ کی داستانِ فتح: میری زندگی، میری جدوجہد' کے ہندی ایڈیشن کا اجرا کیا۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے سابق صدر رام ناتھ کووند نے کہا کہ اپنی خودنوشت کے ہندی ایڈیشن کی رسمِ اجرا میں شرکت ان کے لیے ایک جذباتی لمحہ ہے، کیونکہ اس کتاب میں ان کی نجی زندگی، جدوجہد اور تجربات کا ذکر ہے۔ ان کی زندگی کا آغاز کانپور دیہات ضلع کے ایک چھوٹے سے گاؤں پرونکھ سے ہوا۔ اس گاؤں سے انہیں باہمی ہمدردی، بھائی چارے اور اجتماعی جذبے کی انمول دولت حاصل ہوئی۔ وہاں لوگوں کو خاندانی رشتوں کے ذریعے مخاطب کرنے کی روایت تھی۔ چچا، چچی، بھیا، دیدی، دادا، دادی، اماں، باپو اور تاؤ جیسے الفاظ کے پسِ پشت بڑوں کے احترام، محبت اور شفقت کی اقدار پوشیدہ تھیں۔

سماج وادی پارٹی کو جھٹکا، 3 باغی اراکین اسمبلی بی جے پی میں شامل

لکھنؤ/گوری گنج (یو این آئی) اتر پردیش میں سماج وادی پارٹی (ایس پی) کے 3 باغی ارکان اسمبلی ونود چترویدی، راکیش پرتاپ سنگھ اور ابھے سنگھ بدھ کو بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) میں شامل ہو گئے۔ امیٹھی کے گوری گنج میں منعقدہ ایک پروگرام میں بی جے پی کی قومی جنرل سکریٹری اسمرتی ایرانی اور ریاستی صدر پنکج چودھری نے تینوں ارکان اسمبلی کو پارٹی کی رکنیت دلائی۔ تینوں ارکان اسمبلی کے بی جے پی میں شامل ہونے کے موقع پر پارٹی کے کئی رہنما اور کارکن موجود تھے۔ گوری گنج میں منعقدہ اس پروگرام کے حوالے سے سیاسی سرگرمیاں تیز رہیں۔ سماج وادی پارٹی کے ان 3 ارکان اسمبلی کا بی جے پی میں شامل ہونا ریاست کی سیاست میں ایک اہم پیش رفت مانا جا رہا ہے۔ ونود چترویدی، راکیش پرتاپ سنگھ اور ابھے سنگھ کے بی جے پی میں شامل ہونے سے ریاست میں سماج وادی پارٹی اور بی جے پی کے درمیان سیاسی مساوات کو لے کر بحث تیز ہو گئی ہے۔

سی جے پی کے سورو اور رانکا پانچ دن کیلئے تہاڑ جیل منتقل

کاکروچ پارٹی 16 اکتوبر کو دہلی میں احتجاج کرے گی، راہل گاندھی کے بیان پر ابھجیت دیپکے نے کہا 'تھینک یو، لیڈر آف اپوزیشن'

نئی دہلی (ایجنسی) کاکروچ جنتا پارٹی (سی جے پی) کے ترجمان آشتوش رانکا اور سورو داس کو دہلی کی خصوصی عدالت نے پانچ دن کی عدالتی تحویل میں تہاڑ جیل بھیج دیا ہے۔ دونوں کو منگل کی صبح جنتر منتر پر احتجاج کے دوران حراست میں لیا گیا تھا۔ سورو داس اور آشتوش رانکا کو جنتر منتر میں مبینہ طور پر زبردستی داخل ہونے اور بار بار قانون توڑنے کے الزام میں پانچ دن کی عدالتی تحویل میں بھیج دیا گیا ہے۔ ذرائع نے یہ معلومات دی۔ انہوں نے کہا کہ اس بات کا خدشہ تھا کہ اگر انہیں ضمانت پر رہا کیا گیا تو وہ پھر سے قانون توڑیں گے اور دوسروں کو بھی قانون توڑنے کے لیے اکسائیں گے۔ منگل کی صبح سورو داس، آشتوش رانکا اور اجنکیہ شندے پارٹی کے 11 دیگر اراکین کے ساتھ ایک نجی احاطے سے ہوتے ہوئے جنتر منتر پہنچے۔ وہاں تعینات پولیس اہلکاروں نے انہیں روکنے کی کوشش کی۔ وہاں پر سی جے پی کے کارکنوں نے مبینہ طور پر پولیس کو اپنا کام کرنے سے روکا۔ انہوں نے کہا کہ تمام 14 افراد کو تحویل میں لیا گیا اور ان کے خلاف قانون کی متعلقہ دفعات کے تحت ایف آئی آر درج کی گئی۔ اس کے بعد ان کے خلاف قانون کے مطابق متعلقہ معاملے میں کارروائی کی گئی۔ عوامی مقام پر امن میں خلل ڈالنے اور قانون توڑنے کی ان کی بار بار کی کوششوں کو دیکھتے ہوئے، آشتوش رانکا، سورو داس اور اجنکیہ شندے کو قانون کے متعلقہ انسدادی احکام کے تحت گرفتار کیا گیا۔

وہیں دوسری جانب سی جے پی کے بانی ابھجیت دیپکے نے 16 اکتوبر کو دہلی میں احتجاج کرنے کا اعلان کیا ہے۔ دیپکے نے بدھ کے روز ایک ویڈیو پیغام جاری کر کے لوگوں سے اپیل کی کہ وہ 16 اکتوبر کو شام 5 بجے ترنگا لے کر کناٹ پلیس پہنچیں۔ انہوں نے کہا کہ حکام انہیں بھی جیل میں ڈال سکتے ہیں، لیکن انہیں اس کی کوئی پروا نہیں ہے۔ دیپکے بدھ کی دوپہر دہلی پہنچے تھے۔ ہوائی اڈے سے باہر نکلتے وقت بھیڑ نے ان کے خلاف آوازیں بلند کرنا شروع کر دیں۔ اس دوران ایک مسافر نے کہا، ''بھائی، ملک کو کیوں خراب کر رہے ہو؟'' اس پر دیپکے نے صرف انگوٹھا اٹھا کر اشارہ کیا اور خاموشی سے وہاں سے چلے گئے۔

اس سے قبل ابھجیت دیپکے نے انڈیا اتحاد کے احتجاج پر کہا کہ ہم سب کا ایک ہی مقصد ہے چیف الیکشن کمشنر (سی ای سی) گیانیش کمار کے خلاف لڑنا۔ سی جے پی ایک 'انڈیپنڈنٹ پریشر گروپ' ہے، لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم انڈیا اتحاد کے خلاف ہیں۔ دیپکے نے ناگپور میں میڈیا سے بات کرتے ہوئے سی جے پی لیڈران کو جیل بھیجے جانے پر کہا کہ ''میں وزیر اعظم مودی سے کہنا چاہتا ہوں کہ اگر آپ ملک میں ایمرجنسی لگانا چاہتے ہیں تو اعلانیہ طور پر لگائیں۔ آپ غیر اعلانیہ ایمرجنسی کیوں چلا رہے ہیں، جہاں لوگوں کو صرف جنتر منتر پر قومی جھنڈا لہرانے پر 5 دن کی حراست میں بھیج دیا جاتا ہے؟''

نوجوانوں کو جیل میں ڈالنا بزدلانہ عمل: راہل گاندھی

کانگریس رہنما راہل گاندھی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر لکھا کہ ''جنتر منتر پر پر امن احتجاج کے دوران ترنگا لہرانا کوئی جرم نہیں ہے۔ اس کے لیے نوجوانوں کو جیل میں ڈالنا بزدلانہ عمل ہے۔ طلبہ، نوجوان، صحافی اور انڈیا اتحاد۔ بینر الگ الگ ہیں، لیکن مقصد ایک ہے۔ تمام احتجاج ایک ہی ہیں، شہری اپنے آئینی حقوق کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ جنتر منتر ہندوستان کے عوام کا ہے۔ ہم اسے واپس لے کر رہیں گے۔'' راہل گاندھی کی ایکس پوسٹ پر ابھجیت دیپکے نے لکھا کہ ''حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی سر، آشتوش رانکا اور سورو داس کی غیر قانونی گرفتاری کے خلاف آواز اٹھانے کے لیے آپ کا شکریہ۔''

الہ آباد ہائی کورٹ کا یوپی میں تین ماہ کے اندر پنچایت انتخابات کرانے کا حکم

پریاگ راج (ایجنسی) الہ آباد ہائی کورٹ نے اتر پردیش میں تین سطحی پنچایت انتخابات کے انعقاد کے لیے ریاستی حکومت اور ریاستی انتخابی کمیشن کو تین ماہ کے اندر انتخابی عمل مکمل کرنے کی ہدایت دی ہے۔ عدالت نے گرام پنچایتوں کی مدت ختم ہونے کے بعد سبکدوش ہونے والے پردھانوں کو منتظم مقرر کرنے کے ریاستی حکومت کے فیصلے کو بھی قانونی قرار دیا۔ جسٹس اجیت کمار اور جسٹس گریما پرساد پر مشتمل ڈویژن بنچ نے بدھ کو متعلقہ درخواستوں پر ایک ساتھ سماعت کے بعد کھلی عدالت میں فیصلہ سنایا۔ عدالت نے کہا کہ سبکدوش ہونے والے گرام پردھان بطور منتظم کام کرتے رہیں گے۔ ساتھ ہی ریاستی حکومت اور انتخابی کمیشن کو ہدایت دی کہ مقررہ تین ماہ کی مدت کے اندر پنچایت انتخابات مکمل کرائے جائیں۔ پردھانوں کو منتظم مقرر کرنے کے حکومتی فیصلے اور اس سے متعلق قانونی دفعات کو چیلنج کرتے ہوئے ہائی کورٹ میں مجموعی طور پر 11 درخواستیں دائر کی گئی تھیں، جن میں چھ مفاد عامہ کی عرضیاں تھیں۔ درخواست گزاروں نے مطالبہ کیا تھا کہ پنچایت انتخابات وقت پر کرانے اور انتخابی عمل کے لیے واضح مدت مقرر کرنے کی ہدایت دی جائے۔

ووٹ چوری بڑا مسئلہ، ایس پی کارکن پولنگ بوتھوں پر چوکس رہیں: اکھلیش یادو

لکھنؤ: سماجوادی پارٹی کے قومی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو نے کہا ہے کہ بی جے پی فرضی ووٹوں کو اپنی طاقت سمجھتی ہے۔ ووٹ چوری ایک بڑا مسئلہ ہے، اس لیے سماجوادی پارٹی کے رہنماؤں اور کارکنوں کو پولنگ بوتھوں پر چوکس رہنا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ 2027 کے اسمبلی انتخابات میں حکومت بنانا پارٹی کا ہدف ہے اور یہ انتخاب زندگی اور موت کی لڑائی کی مانند ہے۔ ریاست کے عوام بی جے پی کی بدانتظامی سے پریشان ہیں۔ مہنگائی، بے روزگاری اور بدعنوانی عروج پر ہے اور بی جے پی پوری طرح بدنام ہو چکی ہے۔ اسمبلی انتخابات میں اس کی شکست یقینی ہے۔ بدھ کے روز لکھنؤ میں سماجوادی پارٹی کے ریاستی دفتر میں مختلف اضلاع سے آئے بڑی تعداد میں کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے اکھلیش یادو نے کہا کہ پارٹی کارکنوں کو نظم وضبط کا مظاہرہ کرنا چاہیے اور کوئی ایسا طرزِ عمل اختیار نہیں کرنا چاہیے جس سے کسی کو شکایت کا موقع ملے۔ عوام کو سماجوادی پارٹی سے امیدیں وابستہ ہیں اور ریاست و عوام کے مفاد میں پارٹی کی حکومت بننا ضروری ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ بی جے پی نے اتر پردیش کو ہر شعبے میں تباہ کر دیا ہے۔ تعلیم اور امتحانات کا نظام درہم برہم ہے، صحت کی خدمات خراب ہو چکی ہیں اور قانون و انتظام کی صورت حال بھی بگڑ گئی ہے۔ ہر محکمے اور ہر کام میں بدعنوانی اور لوٹ مار ہو رہی ہے۔ ان کے مطابق، بی جے پی کے لوگ بے لگام ہو چکے ہیں اور غریبوں و بے سہارا افراد کی زمینوں پر قبضے کر رہے ہیں، جبکہ پولیس بھی ان کے غیر قانونی کاموں میں ساتھ دے رہی ہے۔

جوہر ٹرسٹ معاملہ میں اعظم خان کے خلاف ای ڈی کی کارروائی، ایف آئی آر درج

رامپور (ایجنسی) سماجوادی پارٹی کے لیڈر اعظم خان کی مشکلات ایک بار پھر بڑھ گئی ہیں۔ انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) نے جوہر ٹرسٹ اور محمد علی جوہر یونیورسٹی سے وابستہ مبینہ مالی بے ضابطگیوں کے معاملے میں اعظم خان کے خلاف ایف آئی آر درج کرائی ہے۔ یہ ایف آئی آر رامپور کے عظیم نگر تھانے میں درج ہوئی ہے۔ اس معاملے میں بڑے پیمانے پر مالی بے ضابطگیوں کے الزام لگائے گئے ہیں۔ اطلاع کے مطابق ای ڈی کے لکھنؤ دفتر میں تعینات ڈپٹی ڈائریکٹر پیوش ایس تھروٹ نے پولیس سے شکایت کی تھی۔ اسی کی بنیاد پر عظیم نگر تھانے میں ایف آئی آر درج کی گئی۔ یہ کارروائی 'پریوینشن آف منی لانڈرنگ ایکٹ' کی دفعہ 66(2) کے تحت درج شکایت سے متعلق ہے۔ جوہر ٹرسٹ اور محمد علی جوہر یونیورسٹی میں مبینہ مالی بے ضابطگیوں سے متعلق جانچ ایجنسی نے یہ قدم اٹھایا ہے۔ حالانکہ ایف آئی آر درج ہونے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ الزام ثابت ہو گئے ہیں۔ معاملے کی جانچ کے بعد ہی الزامات سے وابستہ حقائق کی تصدیق کی جا سکے گی۔ اس معاملے میں 'بھارتیہ نیائے سنہتا' (بی این ایس) کی دفعہ 61، 316(5) اور 318(4) کے تحت ایف آئی آر بھی درج کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ انسداد بدعنوانی قانون کی دفعات 7، 13(1) اور 13(2) بھی لگائی گئی ہیں۔ ان دفعات کے تحت درج مقدمے میں مبینہ مالی بے ضابطگیوں اور بدعنوانی سے متعلق الزامات کی تفتیش کی جا سکتی ہیں۔ فی الحال، دستیاب معلومات میں ایف آئی آر میں عائد الزامات کی مکمل تفصیلات سامنے نہیں آئی ہیں۔

حوثیوں کا سعودی ہوائی اڈوں اور تیل تنصیبات پر حملوں کا عزم

ریاض پر میزائل حملے، سعودی عرب میں کشیدگی بڑھ گئی

ایران کے حمایت یافتہ یمن کے حوثی باغیوں نے بدھ کے روز سعودی عرب کے ہوائی اڈوں اور تیل کی تنصیبات پر حملے جاری رکھنے کا عزم ظاہر کیا اور کہا کہ اس نے مشرقی شہر ظہران میں سعودی آرامکو کی تنصیبات، ریاض میں شاہ خالد بین الاقوامی ہوائی اڈے اور دارالحکومت میں آرامکو کی ایک ریفائنری پر بیلسٹک میزائل، کروز میزائل اور ڈرون داغے۔ تاہم، گروپ نے ان حملوں کا وقت نہیں بتایا۔ گزشتہ ایک ہفتے کے دوران سعودی عرب کو حوثیوں کے بڑھتے ہوئے حملوں کا سامنا ہے۔ ان میں ہفتے کے روز ریاض کے ہوائی اڈے پر ہونے والا حملہ بھی شامل ہے، جس میں 13 افراد ہلاک ہوئے تھے۔ حوثیوں کا کہنا ہے کہ وہ یمن کی جنگ میں حکومتی فورسز کی حمایت پر سعودی عرب کے خلاف جوابی کارروائیاں کر رہے ہیں۔ یہ جنگ گزشتہ ماہ دوبارہ شروع ہوئی، جسے خلیج میں امریکہ اور ایران کے درمیان تصادم نے مزید بھڑکا دیا۔ حوثیوں نے سخت دھمکی دیتے ہوئے ''بین الاقوامی شپنگ کمپنیوں''، شہریوں اور کارکنوں پر زور دیا کہ وہ ہوائی اڈوں اور تیل کی تنصیبات خالی کر دیں۔ گروپ نے ان مقامات کو جائز فوجی اہداف قرار دیا۔ سعودی قیادت میں قائم اتحاد نے کہا کہ اس نے بدھ کے روز ریاض کی جانب داغا گیا حوثیوں کا ایک بیلسٹک میزائل روک لیا۔ سعودی دارالحکومت میں کئی زوردار دھماکوں کی آوازیں بھی سنی گئیں۔ ایک عینی شاہد کے مطابق، سعودی حکام نے بدھ کو ریاض میں ممکنہ فضائی خطرے سے متعلق الرٹ جاری کیا تھا، جسے بعد میں واپس لے لیا گیا۔

فوری طور پر یہ واضح نہیں ہو سکا کہ زوردار آوازوں کی وجہ کیا تھی، جبکہ حکام نے بھی کوئی فوری تبصرہ نہیں کیا۔ تنازع میں شدت نے سعودی ولی عہد محمد بن سلمان کے ان بلند عزائم کو دھچکا پہنچایا ہے جن کے تحت وہ سعودی معیشت کو تبدیل اور متنوع بنانا اور تیل پر اس کا انحصار کم کرنا چاہتے ہیں۔ سعودی وزارتِ توانائی نے منگل کے روز بتایا تھا کہ سعودی آرامکو کے ہیڈ کوارٹر پر حملے کے نتیجے میں محدود پیمانے پر آگ لگی، تاہم کوئی شخص زخمی یا ہلاک نہیں ہوا۔ ظہران میں واقع اس کمپلیکس میں آرامکو کا ایک اہم آپریشنز مرکز موجود ہے، جہاں سے کمپنی کے وسیع نیٹ ورک کی نگرانی کی جاتی ہے۔ اس نیٹ ورک میں خشکی اور سمندر میں تیل کے کنویں، پائپ لائنیں، ریفائنریاں اور برآمدی ٹرمینلز شامل ہیں۔ اس سے قبل آرامکو کے ایک ذریعے نے روئٹرز کو بتایا تھا کہ ایک بیلسٹک میزائل کمپنی کے ہیڈ کوارٹر کمپلیکس پر گرا۔ ذریعے کے مطابق، کمپلیکس میں ایک دفتری عمارت کو نشانہ بنایا گیا اور اس کی بالائی تین منزلوں کو نقصان پہنچا۔ ریاض کے بین الاقوامی ہوائی اڈے کو اب تک چار مرتبہ حملوں کا نشانہ بنایا جا چکا ہے۔ ان میں ہفتے کا حملہ سعودی عرب میں ایک دہائی کے دوران سب سے زیادہ ہلاکت خیز تھا۔ حکام نے ہوائی اڈے کو 17 اکتوبر تک بند کر دیا ہے، جبکہ فضائی کمپنیوں نے سعودی عرب کے لیے پروازیں منسوخ کر دی ہیں۔ خیال رہے کہ اپنی سرحدوں پر بدامنی کے خدشے کے پیشِ نظر سعودی عرب نے 2015 میں یمن کی خانہ جنگی میں مداخلت کرتے ہوئے حکومت کی حمایت شروع کی تھی۔

حوثی میزائل حملے، سعودی آرامکو کی عمارت میں آگ بھڑک اٹھی ریاض میں میزائلوں کا ملبہ گرنے سے چار افراد زخمی

سعودی عرب نے بدھ کو بتایا کہ ملک کے مشرقی حصے میں سعودی تیل کمپنی آرامکو کی ایک عمارت پر حملے کے نتیجے میں محدود پیمانے پر آگ بھڑک اٹھی، جبکہ دارالحکومت ریاض میں حوثیوں کے ان میزائلوں کا ملبہ گرنے سے چار افراد زخمی ہو گئے، جنہیں فضا میں ہی تباہ کر دیا گیا تھا۔ یہ واقعہ سعودی قیادت میں قائم اس اتحاد کے اس بیان کے چند گھنٹے بعد پیش آیا جس میں کہا گیا تھا کہ یمن کے حوثیوں کے خلاف لڑنے والے اتحاد نے منگل کی شام ریاض اور دیگر شہروں کے اوپر متعدد میزائلوں کو روک لیا تھا۔ سعودی وزارت توانائی کے ایک عہدیدار نے بتایا کہ منگل کی شام ظہران میں تیل کی بڑی کمپنی آرامکو کی ایک انتظامی عمارت کو نشانہ بنایا گیا۔ اس کے نتیجے میں ''محدود پیمانے پر آگ'' لگی، تاہم ''کوئی جانی نقصان یا ہلاکت نہیں ہوئی۔'' سعودی شہری دفاع کے ادارے نے بدھ کو بتایا کہ دارالحکومت میں حوثیوں کے دو کروز میزائلوں کو فضا میں تباہ کیے جانے کے بعد ان کا ملبہ گرنے سے چار افراد زخمی ہوئے۔ زخمیوں میں دو خواتین، ایک مرد اور ایک بچہ شامل ہیں۔ ادارے کے مطابق اس واقعے میں 15 مکانات کو بھی نقصان پہنچا۔ اس سے قبل منگل کو سعودی قیادت میں قائم اتحاد نے مغربی یمن میں تیل کی تنصیبات پر حملے کیے تھے۔ یہ کارروائیاں سعودی سرزمین پر کئی برسوں کے دوران ہونے والے سب سے ہلاکت خیز حملے کے جواب میں کی گئیں۔ اتحاد کے ترجمان ترکی المالکی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر لکھا کہ یمن کے دارالحکومت صنعا اور مغربی صوبوں ذمار اور صعدہ میں حوثیوں کی ان تنصیبات کو نشانہ بنایا گیا جو ان کی ''جنگی کوششوں کے لیے رسد فراہم'' کرتی تھیں اور جنہیں ''سعودی عرب، یمن، بحیرہ احمر کے جنوبی حصے اور آبی گزرگاہوں کو خطرے میں ڈالنے'' کے لیے استعمال کیا جا رہا تھا۔ اس کے بعد سعودی دارالحکومت میں ایک زوردار دھماکے کی آواز سنی گئی۔ شہریوں کے موبائل فونز پر بھی انتباہ موصول ہوا کہ ''ریاض شہر کو فضائی حملے کا خطرہ لاحق ہے۔'' ریاض کی ایک بڑی شاہراہ پر پیدل چلنے والے ایک عینی شاہد نے اے ایف پی کو بتایا کہ اس نے ایک شاپنگ مال کے اوپر ''ایک میزائل نما چیز کو آسمان میں گزرتے دیکھا''۔ اس کے بقول، اس کے پیچھے ''روشنی کی زرد سی لکیر تھی، جس کے بعد دھوئیں کی لکیر دکھائی دی۔ پھر ہم نے دھماکے کی آواز سنی۔'' نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر اس نے مزید کہا، ''ہم خوف زدہ تھے اور سب آسمان کی طرف دیکھ رہے تھے۔'' حالیہ دنوں میں حوثیوں کی جانب سے سعودی ہوائی اڈوں اور توانائی کی تنصیبات پر حملوں کے بعد اتحاد نے جولائی میں جنگ دوبارہ بھڑکنے کے بعد پہلی مرتبہ یمن کے دارالحکومت صنعا کے لیے انخلا کا حکم جاری کیا۔ اس کے بعد صنعا کے مضافات میں یمن پیٹرولیم کمپنی کی تنصیب کو نشانہ بنایا گیا۔ حوثیوں سے وابستہ ٹیلی وژن چینل المسیرہ نے کہا کہ ''سعودی عرب نے اپنی جارحیت'' کا مظاہرہ کرتے ہوئے تیل کمپنی کو نشانہ بنایا۔ سعودی کابینہ نے منگل کو حوثیوں کو خبردار کیا تھا کہ مملکت پر بار بار حملے کرنے کے ''سنگین نتائج بھگتنا ہوں گے۔''

اس وقت حوثی دارالحکومت صنعاء پر قبضہ کر چکے تھے۔ اقوام متحدہ کی ثالثی میں 2022 میں یمن کے متحارب فریقوں کے درمیان جنگ بندی ہوئی تھی، جس کے نتیجے میں ایک نازک امن قائم رہا۔ یہ صورت حال رواں سال تک برقرار رہی۔

الہان عمر کے اہلِ خانہ کو وفاقی حکام کے سمن جاری

امیگریشن ریکارڈ کی تحقیقات، ٹرمپ انتظامیہ پر سیاسی انتقام کا الزام

واشنگٹن، 14 اکتوبر (یو این آئی) امریکہ کے وفاقی حکام نے ڈیموکریٹ رکن اسمبلی الہان عمر کے کنبے کو سمن جاری کر دیئے ہیں۔ روزنامہ دی نیویارک ٹائمز نے منگل کو شائع کردہ خبر میں کہا ہے کہ امریکی ایوانِ نمائندگان کی ڈیموکریٹ رکن الہان عمر کے خلاف تحقیقات کرنے والے وفاقی حکام نے ان کے خاندان کے بعض افراد کو عدالت میں پیش ہونے کے حکم نامے جاری کئے ہیں۔ یہ کاروائی خاندان کے امیگریشن ریکارڈ سے متعلق جاری فوجداری تحقیقات کے سلسلے میں کی گئی ہے۔ اخبار نے معاملے سے واقف افراد کے حوالے سے جاری کردہ خبر میں، کہا ہے کہ الہان عمر کی بہن صحرا نور اور خاندان کے ایک اور فرد کو، عدالت میں بیان ریکارڈ کرانے کے، سمن موصول ہوئے ہیں۔ یہ پیش رفت، وسط مدتی انتخابات سے چند ہفتے قبل، وزارتِ داخلہ سلامتی کے اہلکاروں کی طرف سے واشنگٹن ڈی سی میں الہان عمر کے گھر کی تلاشی لئے جانے اور گھر سے دستاویزات کے متعدد ڈبے نکالے جانے کے بعد سامنے آئی ہے۔ خبر کے مطابق تحقیقات کا ایک اہم پہلو یہ بھی ہے کہ آیا الہان عمر کے مرحوم والد نور عمر محمد نے امریکی شہریت حاصل کرنے سے پہلے امیگریشن فارموں میں غلط بیانی کی تھی یا نہیں یا پھر بعض معلومات چھپائی تھیں یا نہیں۔ الہان عمر نے پیر کے روز اپنے گھر پر وفاقی حکام کے چھاپے اور تلاشی پر تنقید کی اور کہا ہے کہ یہ کاروائی ٹرمپ انتظامیہ کی جانب سے سیاسی مخالفین کو خوف زدہ کرنے کی کوشش ہے۔ سوشل میڈیا ایکس سے جاری کردہ بیان میں انہوں نے اپنی خیریت کی تصدیق کی اور کہا ہے کہ کسی غلط فہمی میں نہ رہیں۔ مجھے خاموش نہیں کرایا جا سکے گا۔ یہ کاروائی، سیاسی دشمنوں کو نشانہ بنانے اور وفاقی قانون نافذ کرنے والے اداروں کو بطور ہتھیار استعمال کرنے کی کوشش ہے۔ دوسری جانب، امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے منگل کے روز اپنے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ٹروتھ سوشل سے جاری کردہ بیان میں الہان عمر پر بدعنوانی کا الزام عائد کیا اور کہا تھا کہ امریکہ جواب چاہتا ہے اور ہم یہ جواب ابھی چاہتے ہیں! امریکہ کے نائب صدر جے ڈی وینس نے کہا ہے کہ انہیں الہان عمر کے گھر کی تلاشی کے بارے میں پیشگی اطلاع نہیں دی گئی تھی۔

رومانیہ کی سرحد کے قریب تین ڈرونز کی نشاندہی

دو ایف-16 جنگی طیارے روانہ، فضائی خطرے کا انتباہ واپس

بخارسٹ، 14 اکتوبر (یو این آئی) رومانیہ نے یوکرین کے ساتھ اپنی سرحد کے قریب تین ڈرونز کا پتہ چلنے کے بعد دو ایف-16 جنگی طیارے فضا میں روانہ کیے اور ایک فوجی ہیلی کاپٹر تعینات کیا ہے۔ ڈرونز کی شناخت یوکرینی شہر ویلکوو کے قریب کی گئی جو رومانیہ کی سرحد اور ڈینیوب ڈیلٹا کے نزدیک واقع ہے۔ رومانیہ کے حکام نے ضلع تلچا کے شمالی حصے کے رہائشیوں کے لیے آر او-ایلرٹ وارننگ جاری کی کہ فضا سے اشیاء نیچے گر سکتی ہیں۔ صورتحال کی نگرانی کے لیے رومانیہ کی فضائیہ کے دو ایف-16 جنگی طیاروں نے اڑان بھری، جبکہ سرحدی علاقے میں نگرانی کے لیے ایک فوجی ہیلی کاپٹر بھی تعینات کیا گیا۔ وزارت کا کہنا ہے کہ ریڈار کے ڈیٹا سے معلوم ہوا کہ ڈرونز یوکرینی فضائی حدود میں ہی رہے اور انہوں نے رومانیہ کی سرحد عبور نہیں کی۔ بعد ازاں، حکام کی جانب سے رومانیہ کی سرزمین کو کسی فوری خطرے کی عدم موجودگی کا تعین کرنے کے بعد عوامی وارننگ واپس لے لی گئی۔ نیٹو اور یورپی یونین کا رکن ملک رومانیہ دریائے ڈینیوب کے ساتھ یوکرین کی سرحد شیئر کرتا ہے اور اس نے اپنی سرزمین کے قریب ڈرون سرگرمیوں کے جواب میں بارہا فوجی طیارے فضا میں روانہ کیے ہیں۔ اس سے قبل بھی ڈینیوب کے ساتھ یوکرینی بندرگاہوں اور انفراسٹرکچر پر روسی حملوں کے بعد رومانیہ کے سرحدی علاقوں سے ڈرونز کے ٹکڑے ملے ہیں۔ بخارسٹ نے ان خدشات کے پیشِ نظر خطے میں فضائی نگرانی اور دفاعی اقدامات کو مضبوط کر دیا ہے کہ یہ تنازع نیٹو کی سرحدوں تک نہ پھیل جائے۔

جرمنی میں نورڈ اسٹریم دھماکوں کے مقدمے کی سماعت شروع

یوکرینی سابق فوجی افسر پر پائپ لائن تباہ کرنے کی سازش کا الزام

ہیمبرگ، 14 اکتوبر (یو این آئی) یوکرین کے ایک سابق فوجی افسر کے خلاف جرمنی میں نورڈ اسٹریم گیس پائپ لائنوں کو 2022 میں دھماکوں سے تباہ کرنے کی خفیہ کارروائی منظم کرنے کے الزام میں مقدمے کی سماعت شروع ہو گئی ہے۔ ان دھماکوں کے نتیجے میں مغربی یورپ کو روسی قدرتی گیس کے سب سے بڑے ذرائع میں سے ایک سے محروم ہونا پڑا تھا۔ مقدمے کی سماعت بدھ کو ہیمبرگ کی اعلیٰ علاقائی عدالت میں شروع ہوئی اور اس کے اگلے سال فروری تک جاری رہنے کی توقع ہے۔ یہ کئی برس سے جاری تحقیقات کے شواہد کی پہلی عوامی سماعت ہے۔ جرمنی کے رازداری کے قوانین کے تحت ملزم کی شناخت صرف سرہی کے کے نام سے ظاہر کی گئی ہے۔ 50 سالہ ملزم پر یوکرینی ایجنٹوں کے ایک گروپ کی قیادت کرنے کا الزام ہے، جس میں غوطہ خور اور دھماکہ خیز مواد کا ایک ماہر بھی شامل تھے۔ استغاثہ کے مطابق، یہ جدید دور میں بنیادی ڈھانچے کو تباہ کرنے کی بڑی کارروائیوں میں سے ایک تھی۔ ملزم نے اس کارروائی میں ملوث ہونے سے انکار کیا ہے اور فی الحال صرف اسی کے خلاف مقدمہ چل رہا ہے۔ سرہی کے کو اگست 2025 میں اٹلی میں گرفتار کیا گیا تھا اور اسی سال نومبر میں جرمنی کے حوالے کر دیا گیا۔ استغاثہ کا الزام ہے کہ اس نے یوکرین کے نامعلوم سرکاری اداروں کی جانب سے کارروائی کی منصوبہ بندی کے لیے فوج کے دیگر ارکان کے ساتھ کام کیا۔ ان کے مطابق، ملزم دھماکوں سے تقریباً تین ہفتے قبل جعلی یوکرینی پاسپورٹ پر پولینڈ کے راستے جرمنی پہنچا تھا۔ استغاثہ کا کہنا ہے کہ گروپ نے شمالی جرمنی کے شہر روسٹوک سے کرائے پر ایک بادبانی کشتی حاصل کی اور اس کے ذریعے ڈنمارک کے جزیرے بورن ہولم کے قریب پہنچا۔ وہاں سمندر کی تہہ میں موجود گیس پائپ لائنوں پر ٹائمر سے منسلک فوجی معیار کے دھماکہ خیز مواد نصب کیے گئے۔ جرمن استغاثہ کے مطابق، شہری اہداف پر اس طرح حملہ کرنا اور بنیادی ڈھانچے کو تباہ کرنا جنگی جرم کے زمرے میں آ سکتا ہے۔ 26 ستمبر 2022 کو سویڈن کے ماہرینِ زلزلہ نے متعدد دھماکوں کا پتا لگایا تھا۔ ان میں سے بعض کے درمیان تقریباً 17 گھنٹے کا وقفہ تھا۔ چار میں سے تین کنکریٹ سے ڈھکی اسٹیل پائپ لائنیں پھٹ گئی تھیں، جس کے نتیجے میں بڑی مقدار میں میتھین گیس فضا میں خارج ہوئی۔ نورڈ اسٹریم 1 کے ذریعے جرمنی کی قدرتی گیس کی درآمدات کا تقریباً نصف حصہ فراہم کیا جاتا تھا۔ اس کی دوسری پائپ لائن، نورڈ اسٹریم 2، تعمیر تو ہو گئی تھی، لیکن روس کے یوکرین پر حملے سے کچھ ہی پہلے برلن نے اس کی منظوری منسوخ کر دی تھی، جس کے باعث اسے کبھی شروع نہیں کیا جا سکا۔ ماسکو نے اپنی ہی پائپ لائنوں کو دھماکوں سے تباہ کرنے کے الزام کی تردید کی ہے۔ روس اس سے پہلے ہی یورپی پابندیوں کے جواب میں گیس کی فراہمی بند کر چکا تھا۔ یوکرین کی حکومت نے بھی ان دھماکوں میں ملوث ہونے سے انکار کیا ہے۔ روس نے پیر کو کہا کہ اسے توقع ہے کہ اس معاملے میں منصفانہ فیصلہ آئے گا اور کارروائی کے اصل ذمہ داروں اور اسے حکم دینے والوں کی نشاندہی کی جائے گی۔ اس معاملے میں ایک اور مشتبہ شخص ولادیمیر زیڈ کو بھی اگست میں کروشیا میں گرفتار کیا گیا تھا۔

روس کے فضائی حملے، یوکرین میں چھ افراد ہلاک

توانائی تنصیبات تباہ، پانچ لاکھ سے زائد افراد بجلی سے محروم

کیف، 14 اکتوبر (یو این آئی) روس کے فضائی حملوں میں یوکرین میں کم از کم چھ افراد ہلاک ہو گئے، جبکہ لاکھوں افراد بجلی سے محروم ہو گئے ہیں۔ یہ حملے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی جانب سے چار سال سے زائد عرصے سے جاری جنگ میں توانائی جنگ بندی کے اعلان کے چند روز بعد کیے گئے ہیں۔ روسی وزارت دفاع نے بدھ کو کہا کہ اس کی فوج نے یوکرین میں مواصلاتی اور توانائی کے بنیادی ڈھانچے کو نشانہ بناتے ہوئے بڑے پیمانے پر حملے کیے۔ وزارت کے مطابق، حملوں میں دارالحکومت کیف کے دو حرارتی و بجلی گھروں، کیف کے وسیع تر علاقے میں ایک اور ایسے ہی مرکز، ایک تھرمل پاور پلانٹ اور بجلی کے سب اسٹیشن کو نشانہ بنایا گیا۔ اس کے علاوہ خارکیف میں ایک حرارتی و بجلی گھر اور ایک تھرمل پاور پلانٹ پر بھی حملہ کیا گیا، جس کے بارے میں روس کا دعویٰ ہے کہ وہ خارکیف کے جنوب مشرقی علاقے میں یوکرینی فوج کو بجلی فراہم کرتا تھا۔ روسی وزارت دفاع نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ کیف میں ایک ڈیٹا سینٹر کو نشانہ بنایا گیا، جسے روسی مسلح افواج کے بارے میں خفیہ معلومات جمع کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا تھا۔ کیف کے میئر وٹالی کلیچکو نے شہریوں سے پناہ گاہوں میں رہنے کی اپیل کی۔ انہوں نے ٹیلی گرام پر لکھا کہ کیف اور اس کے اطراف میں توانائی کی تنصیبات پر بیلسٹک میزائلوں سے بڑے پیمانے پر حملہ کیا گیا ہے، جس کے نتیجے میں دارالحکومت میں بجلی کی فراہمی متاثر ہوئی ہے۔ یوکرین کی سب سے بڑی نجی توانائی کمپنی ڈی ٹی ای کے نے بتایا کہ حملوں کے باعث کیف کے کئی شہری علاقوں میں ہنگامی طور پر بجلی بند کرنی پڑی۔ یوکرین کی سرکاری ایمرجنسی سروس کے مطابق، دارالحکومت کے ڈیسنیانسکی ضلع میں ایک کثیر منزلہ عمارت پر روسی حملے میں دو افراد ہلاک ہو گئے، جبکہ ہولوسیوسکی ضلع میں ایک اور شخص مارا گیا۔ یوکرینی فوج نے بتایا کہ دنیپرو پیٹروفسک علاقے میں روسی حملوں کے نتیجے میں دو افراد ہلاک اور چھ زخمی ہوئے۔ جنوب مشرقی زاپوریژیا علاقے میں بھی ایک شخص ہلاک ہو گیا۔ خارکیف اور ژیتومیر علاقوں میں مزید روسی میزائل حملوں کی اطلاعات ہیں، جبکہ سومی اور چیرنیہیو میں بھی حملے کیے گئے۔ کیف سے الجزیرہ کی نامہ نگار آڈری میک الپائن نے بتایا کہ دارالحکومت پر حملوں میں ریکارڈ تعداد میں ہائپرسونک میزائل استعمال کیے گئے۔ ان کے مطابق، حملوں کے نتیجے میں یوکرین میں پانچ لاکھ سے زائد افراد بجلی سے محروم ہو گئے ہیں۔ یوکرین کے صدر ولودیمیر زیلنسکی نے کہا کہ مغربی اتحادیوں نے کیف پر روسی بیلسٹک میزائل حملے سے قبل یوکرین کو کوئی اطلاع نہیں دی، جس سے خفیہ معلومات کے تبادلے کے نظام پر سوالات اٹھتے ہیں۔ انہوں نے فیس بک پر لکھا، کیف پر روسی بیلسٹک میزائل حملہ۔ ایک بار پھر ہمارے اتحادیوں کی جانب سے کوئی پیشگی انتباہ نہیں ملا۔ زیلنسکی نے کہا کہ جب روس یوکرین کے بنیادی ڈھانچے کو تباہ کر رہا ہے تو ایسے میں بیلسٹک میزائل داغے جانے کی پیشگی اطلاع تک نہ ملنا سراسر ناانصافی ہے۔ ان کے مطابق، یوکرین کو میزائلوں کا پتا اس وقت چلا جب وہ کیف کے قریب پہنچ چکے تھے۔ انہوں نے روس پر ٹرمپ کی جانب سے اتوار کو اعلان کردہ توانائی جنگ بندی کی خلاف ورزی کا بھی الزام لگایا۔ زیلنسکی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر لکھا، توانائی کے بنیادی ڈھانچے کو خاص طور پر نشانہ بنا کر روس نے بیلسٹک میزائل حملہ کیا ہے، حالانکہ یہی وہ بنیادی ڈھانچہ ہے جسے امریکی صدر کے اعلان کردہ جنگ بندی معاہدے میں شامل کیا گیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ حملہ مکمل طور پر دانستہ تھا اور اس کا پیمانہ بھی نمایاں تھا۔ ان کے بقول، روس نے اس سے پہلے امریکہ کے تئیں اس قدر کھلی بے اعتنائی کا مظاہرہ نہیں کیا تھا۔ یوکرینی صدر کے ٹیکنالوجی مشیر نے کہا کہ رات کے دوران اسٹارلنک انٹرنیٹ ٹرمینلز کے بعض نظاموں پر پابندی عائد کیے جانے کے آثار سامنے آئے ہیں۔ ان کے مطابق، اس اقدام سے 160 کلومیٹر فی گھنٹہ سے زیادہ رفتار سے حرکت کرنے والے فوجی درجے کے اسٹارلنک نظام کی کارکردگی متاثر ہوئی اور کئی جنگی کارروائیاں تعطل کا شکار ہوئیں۔ ایلون مسک کی کمپنی اسپیس ایکس کی اسٹارلنک سروس کا حوالہ دیتے ہوئے سرگی بیسکرستنوف نے کہا کہ کمپنی نے رات کے دوران حرکت کرتے ہوئے اسٹارلنک ٹرمینلز کی رفتار محدود کر دی۔ انہوں نے کہا کہ یوکرینی دفاعی افواج کو اس پابندی کے بارے میں پیشگی اطلاع نہیں دی گئی، جس کے نتیجے میں متعدد کارروائیاں متاثر ہوئیں۔ ان کے مطابق، یہ اقدام موجودہ سیاسی صورت حال سے جڑا ہو سکتا ہے۔ دوسری جانب، روس نے بھی رات کے دوران یوکرینی ڈرون حملوں کی اطلاع دی ہے۔ روس کے ساراتوف علاقے کے گورنر رومان بوسارگین نے کہا کہ بالاکوو شہر میں یوکرینی ڈرون حملے میں ایک شخص ہلاک ہو گیا۔ انہوں نے بتایا کہ علاقے میں بنیادی ڈھانچے کی تمام تنصیبات معمول کے مطابق کام کر رہی ہیں۔ بالاکوو میں روس کے سب سے بڑے بینک سبر بینک کا ڈیٹا سینٹر، ایک جوہری بجلی گھر اور وولگا دریا پر واقع ڈیم سے منسلک پن بجلی گھر بھی موجود ہیں۔

روس میں جاپانی صحافی جاسوسی کے الزام میں گرفتار

سخالین سے ماسکو منتقلی، روس جاپان تعلقات مزید کشیدہ

ماسکو، 14 اکتوبر (یو این آئی) روس نے جزیرہ سخالین سے ایک جاپانی صحافی کو مبینہ جاسوسی اور روس کی دفاعی صلاحیتوں سے متعلق معلومات جمع کرنے کے الزام میں گرفتار کر لیا ہے۔ روس کی وفاقی سکیورٹی سروس (ایف ایس بی) نے یہ اطلاع دی ہے۔ روسی خبر رساں ایجنسیوں نے منگل کو بتایا کہ جاپانی اخبار ہوکائیڈو شمبون سے وابستہ صحافی کو اس وقت گرفتار کیا گیا جب وہ اگلے روز روس سے روانہ ہونے کی تیاری کر رہے تھے۔ خبر رساں ایجنسی تاس کے مطابق، ایف ایس بی نے بتایا کہ صحافی امائی یوکی کو علاقے سخالین سے گرفتار کر کے ماسکو منتقل کر دیا گیا ہے۔ ان کے خلاف ایک فوجداری مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ جاپانی شہری کی گرفتاری ایسے وقت ہوئی ہے جب دونوں ملکوں کے تعلقات مسلسل خراب ہو رہے ہیں۔ یوکرین پر روسی حملے کے بعد جاپان نے ماسکو کے خلاف مغربی ممالک کی پابندیوں میں شمولیت اختیار کی تھی۔ اس کے علاوہ روسی صدر ولادیمیر پوتن کے اگست میں متنازع کوریل جزائر کے جزیرے ایتوروپ کے دورے پر جاپان نے سخت ردعمل ظاہر کیا تھا۔ کوریل جزائر پر دونوں ملکوں کے درمیان ایک صدی سے زیادہ عرصے سے علاقائی تنازع جاری ہے۔ روسی وزارت خارجہ کی ترجمان ماریا زاخارووا نے منگل کو ایک پریس بریفنگ میں کہا کہ امائی یوکی پر جاسوسی کا الزام عائد کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا، ٹوکیو کی جانب سے روس میں غیر ملکی صحافیوں کی حیثیت رکھنے والے اپنے نامہ نگاروں کو ہمارے ملک کی سلامتی کو نقصان پہنچانے کے مقصد سے معلومات جمع کرنے کے لیے استعمال کرنے کی کوشش افسوس ناک ہے۔ ہمیں یہ بتانا پڑ رہا ہے کہ آج کا واقعہ کوئی الگ تھلگ معاملہ نہیں ہے۔ زاخارووا نے مزید کہا کہ دوسری عالمی جنگ کے آغاز سے جاپانی حکام کی روس مخالف پالیسیوں کے باعث دوطرفہ تعاون میں مجموعی طور پر کمی آئی ہے۔ اس کے ساتھ ہی ٹوکیو روس کے ان خدشات کو نظرانداز کر رہا ہے جو جاپان کی دوبارہ عسکری قوت بڑھانے کی پالیسی سے متعلق ہیں اور مشرق بعید میں روس کے جائز سکیورٹی مفادات کو متاثر کرتے ہیں۔ ان کے مطابق، تازہ واقعے سے روس اور جاپان کے تعلقات مزید خراب ہوں گے۔ انہوں نے ٹوکیو سے اپیل کی کہ وہ ہوش کے ناخن لے اور روس کے خلاف معاندانہ اقدامات ترک کر کے اپنا رویہ تبدیل کرے۔ روسی خبر رساں ایجنسی انٹرفیکس کے مطابق، مقدمے کی سماعت شروع ہونے سے پہلے امائی یوکی کو 12 دسمبر تک حراست میں رکھا جائے گا۔ جاپان کے وزیر خارجہ توشیمتسو موتیگی نے بدھ کی صبح کہا کہ ٹوکیو نے روسی حکام سے صحافی کی گرفتاری کے بارے میں فوری طور پر معلومات فراہم کرنے کی درخواست کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جاپان نے انسانی ہمدردی کو مدنظر رکھنے اور صحافی کے ساتھ منصفانہ اور غیر جانب دارانہ سلوک کرنے کی بھی اپیل کی ہے۔ جاپانی میڈیا نے یہ بھی اطلاع دی ہے کہ وزارت خارجہ اس گرفتاری پر احتجاج درج کرانے کے لیے روسی سفیر نکولائی نوزدریو کو طلب کرے گی، تاہم اب تک اس کی سرکاری تصدیق نہیں ہوئی ہے۔ جس اخبار میں امائی یوکی کام کرتے تھے، اس ہوکائیڈو شمبون نے کہا ہے کہ وہ واقعے کی تفصیلات کی تصدیق کر رہا ہے۔

فی الحال ایران پر حملہ مناسب نہیں، بن گویر اگلے وزیر دفاع نہیں ہوں گے: نیتن یاہو

یروشلم، 14 اکتوبر (یو این آئی) اسرائیل میں آئندہ انتخابات سے قبل وزیر اعظم بنیامین نیتن یاہو نے آنے والے دنوں میں امریکہ یا اسرائیل کی جانب سے ایران پر حملے کے امکان کو مسترد کر دیا ہے۔ آرمی ریڈیو کو دیے گئے ایک انٹرویو میں نیتن یاہو نے کہا میری رائے میں، فی الحال ایسا کرنا ہمارے لیے مناسب نہیں ہے۔ اسرائیلی میڈیا کے مطابق، اسی انٹرویو میں نیتن یاہو نے واضح کیا کہ اگر آئندہ انتخابات میں ان کا اتحاد کامیاب ہوتا ہے تو سخت گیر دائیں بازو کی جماعت اوتزما یہودیت کے رہنما اور قومی سلامتی کے وزیر اتمار بن گویر کو اگلی حکومت میں وزیر دفاع نہیں بنایا جائے گا۔ نیتن یاہو نے کہا، مجھے معلوم ہے کہ وہ یہ عہدہ چاہتے ہیں، لیکن اس کا فیصلہ وہ نہیں کرتے۔ وزارت دفاع لیکوڈ پارٹی کے پاس ہی رہے گی۔ یہ بیان ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب حال ہی میں اسرائیلی میڈیا کی خبروں میں دعویٰ کیا گیا تھا کہ نیتن یاہو نے امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ سے 27 اکتوبر کو ہونے والے اسرائیلی انتخابات سے قبل ایران کے خلاف کارروائی دوبارہ شروع کرنے کی اپیل کی تھی۔ دوسری جانب، صدر ٹرمپ ایران کے معاملے پر جلد فیصلہ کرنے کی بات کہہ رہے ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ ماضی میں اسرائیل اور امریکہ اکثر ایران پر ممکنہ حملوں سے متعلق خبروں کی تردید کرتے رہے ہیں، تاکہ اسلامی جمہوریہ ایران کو چوکس ہونے کا موقع نہ مل سکے۔

نیتن یاہو کا فلسطینی اتھارٹی کو سخت انتباہ

فوجی منصوبہ تیار حماس کے خاتمے اور ایران کے ممکنہ حملوں سے متعلق دعوے، خطے میں کشیدگی برقرار

یروشلم، 14 اکتوبر (یو این آئی) اسرائیل کے وزیر اعظم بنیامین نیتن یاہو نے دعویٰ کیا ہے کہ اسرائیلی فوج (آئی ڈی ایف) نے مغربی کنارے میں فلسطینی اتھارٹی کی سکیورٹی فورسز کی جانب سے اسرائیل کے خلاف ہتھیار اٹھانے کی صورت میں جوابی کارروائی کے لیے ایک طاقتور منصوبہ تیار کیا ہے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ ضرورت پڑنے پر فوج بڑے پیمانے پر طاقت کا استعمال کرے گی۔ ان کے مطابق، یہ منصوبہ 10 روز قبل انہیں پیش کیا گیا تھا۔ نیتن یاہو نے منگل کو مغربی کنارے میں ایک تقریر کے دوران بھی فلسطینی اتھارٹی کی فورسز کے اسرائیل کے خلاف ہو جانے کے امکان کا ذکر کیا۔ غزہ کے حوالے سے انہوں نے کہا کہ ان کا مقصد اب بھی حماس کا مکمل خاتمہ ہے، تاہم انہوں نے یہ وضاحت نہیں کی کہ 7 اکتوبر 2023 کو حماس کی قیادت میں ہونے والے حملے کے بعد شروع ہونے والی دو سالہ جنگ کے بعد اسرائیل یہ مقصد کیسے حاصل کرے گا۔ ایک سال قبل نافذ ہونے والی جنگ بندی سے بڑے پیمانے پر لڑائی رک گئی تھی اور غزہ کا کنٹرول اسرائیل اور حماس کے درمیان تقسیم ہو گیا تھا، تاہم دونوں فریقوں کے درمیان وقتاً فوقتاً جھڑپیں ہوتی رہتی ہیں۔ نیتن یاہو نے کہا کہ وہ فی الحال اس منصوبے پر عمل درآمد کا حکم نہیں دے رہے، کیونکہ اسرائیل میں پارلیمانی انتخابات 27 اکتوبر کو ہونے والے ہیں۔ ان کے مطابق، اس مرحلے پر کشیدگی میں اضافہ ہونے سے یہ الزام لگ سکتا ہے کہ وہ سیاسی مقاصد کے لیے جنگ شروع کر رہے ہیں۔ اسرائیلی وزیر اعظم نے دعویٰ کیا کہ حماس اور حزب اللہ کے ساتھ تنازعات میں اسرائیل اپنے 90 فیصد مشن مکمل کر چکا ہے۔ انہوں نے یہ الزام بھی لگایا کہ ایران آئندہ انتخابات پر اثر انداز ہونے کے لیے براہ راست یا اپنے اتحادی گروپوں کے ذریعے اسرائیل پر حملے کی منصوبہ بندی کر رہا ہے۔ ممکنہ حملے سے متعلق خبروں کے بارے میں پوچھے جانے پر نیتن یاہو نے کہا، میں آپ کو بتا سکتا ہوں کہ یہ درست ہے۔ بالکل درست۔ وہ براہ راست یا اپنے کسی اتحادی کے ذریعے ایسا کرنا چاہتے ہیں انہوں نے مزید کہا کہ ایران مغربی کنارے میں بھی حملے کی منصوبہ بندی کر سکتا ہے۔ ایران، حزب اللہ، حماس، فلسطینی اتھارٹی کے صدر محمود عباس اور اسرائیلی عرب جماعت رعام کے رہنما منصور عباس کا حوالہ دیتے ہوئے نیتن یاہو نے کہا وہ کھلے عام کہتے ہیں کہ ہمیں نیتن یاہو کو اقتدار سے ہٹانا ہوگا۔

پیک شدہ پانی کی پاکیزگی کے لیے یوپی حکومت کا بڑا اقدم

بی آئی ایس سرٹیفیکیشن لازمی، 31 مارچ 2027 تک مہلت، خلاف ورزی پر پیداوار بند ہوگی

لکھنؤ: 14 اکتوبر۔ اتر پردیش فوڈ سیفٹی اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن نے بوتل کے پانی کی پاکیزگی کو لے کر ایک بڑا اقدم اٹھایا ہے۔ اب، ریاست میں نئ یونٹوں کو بیورو آف انڈین اسٹینڈرڈز (BIS) سے سرٹیفیکیشن حاصل کرنے کے بعد ہی فوڈ سیفٹی لائسنس یا رجسٹریشن جاری کیا جائے گا۔ تمام موجودہ یونٹوں کو 31 مارچ 2027 تک سرٹیفیکیشن حاصل کرنا ضروری ہے۔ آخری تاریخ تک سرٹیفیکیشن حاصل کرنے میں ناکام رہنے والی یونٹوں کے لائسنس یا رجسٹریشن معطل کر دیے جائیں گے، اور پیداوار بند ہو جائے گی۔ فوڈ سیفٹی اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن کی کمشنر ڈاکٹر روشن جیکب نے صحت عامہ کو سب سے زیادہ اہمیت دیتے ہوئے یہ حکم جاری کیا۔ یہ نظام اتر پردیش کی حدود میں فوری اثر سے نافذ کیا گیا ہے۔ ریاست میں کام کرنے والے مرکزی لائسنس یافتہ مینوفیکچرنگ یونٹوں کا بھی احاطہ کیا جائے گا۔ آرڈر کا واضح پیغام یہ ہے کہ پیک شدہ پانی کی پیداوار اور تجارت میں معیار کے معیارات کی تعمیل اب محض رسمی نہیں رہے گی، بلکہ لائسنس اور پیداوار جاری رکھنے کے لیے ایک لازمی شرط ہوگی۔ درحقیقت، گزشتہ ایک سال کے دوران، FSDA نے ریاست میں 811 پیکڈ پینے کے پانی اور پیکیجڈ منرل واٹر مینوفیکچرنگ یونٹوں کا معائنہ کیا اور نفاذ کی کارروائی کی۔ ریاست میں پیکیجڈ پینے کے پانی اور پیکیجڈ منرل واٹر مینوفیکچرنگ یونٹوں سے جمع کیے گئے 660 نمونوں میں سے 176 صحت کے لیے غیر محفوظ اور 337 غیر معیاری پائے گئے۔ اس کا مطلب ہے کہ ٹیسٹ کیے گئے نمونوں میں سے 513 مقررہ معیار پر پورا نہیں اترے۔ غیر محفوظ نمونوں میں ای کولی، کولیفارم بیکٹیریا، خمیر اور مولڈ جیسے مائکروجنزم پائے گئے۔ کچھ میں پانی صاف کرنے کے نظام میں خامیاں پائی گئیں، جبکہ دیگر میں حفظان صحت اور ذخیرہ کرنے کے معیارات کی خلاف ورزیاں پائی گئیں۔ مزید برآں، غیر معیاری نمونوں میں کیلشیم اور میگنیشیم جیسے معدنیات معمول کی سطح سے کم تھے۔ نشاندہی کی گئی خامیاں صرف کاغذی کارروائی تک محدود نہیں تھیں بلکہ پانی صاف کرنے، پیداواری عمل اور صفائی ستھرائی سے بھی متعلق تھیں۔ بہت سے یونٹوں میں پانی کے ذرائع کی جانچ کی رپورٹوں کی کمی تھی۔ صاف کرنے کی ضروری سہولیات، جیسے فلٹر، الٹرا وائلٹ (UV) ٹریٹمنٹ پلانٹس، اور اوزونیشن، بھی ملے۔ کچھ سہولیات پیداواری عمل کے دوران دستی مشقت کا استعمال کر رہی تھیں، جس سے حفظان صحت اور آلودگی کے خطرات لاحق ہو سکتے تھے۔ ان سنگین کمیوں کی روشنی میں، فوڈ سیفٹی اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن نے پیکڈ واٹر مینوفیکچرنگ یونٹوں پر اپنی ریگولیٹری گرفت سخت کر دی ہے۔ معیار کی جانچ اور جسمانی معائنہ کے دوران پائی جانے والی خامیوں کی بنیاد پر، FSDA نے 152 یونٹوں کے لائسنس یا رجسٹریشن معطل کر دیے۔ ان یونٹوں میں پیداوار اس وقت تک روک دی گئی جب تک کہ ضروری اصلاحات نہ کی جائیں۔ ضابطے کے مطابق جہاں غیر محفوظ نمونے پائے گئے وہاں پروڈکشن روکنے کے لیے بھی کارروائی کی گئی۔ 55 مرکزی لائسنس یافتہ یونٹوں کے لائسنس معطل کرنے کی سفارش کی گئی ہے۔ اس سلسلے میں، محکمہ کا نیا حکم کاروبار کے لیے واضح تعمیل کی آخری تاریخ مقرر کرتا ہے۔ نئے یونٹو کو BIS سرٹیفیکیشن لائسنس حاصل کرنے کی ضرورت ہوگی، جبکہ موجودہ یونٹوں کو اپنی اہلیت کو یقینی بنانے کے لیے مقررہ مدت کے اندر سرٹیفیکیشن حاصل کرنا ہوگا۔ آخری تاریخ کے بعد، سرٹیفیکیشن کی کمی کے نتیجے میں لائسنس یا رجسٹریشن کی معطلی اور پیداوار بند ہو جائے گی۔ FSDA آرڈر پیکیجڈ پانی کے کاروبار کے اردگرد ریگولیٹری پس منظر کا بھی خاکہ پیش کرتا ہے۔ فوڈ سیفٹی اینڈ اسٹینڈرڈز (فروخت پر پابندی اور پابندی) ریگولیشن، 2011 کے تحت، پیک شدہ پینے کے پانی اور پیک شدہ منرل واٹر کی فروخت کے لیے ISI سرٹیفیکیشن کی ضرورت تھی۔ فوڈ سیفٹی اینڈ اسٹینڈرڈز اتھارٹی آف انڈیا (FSSAI) نے 18 اکتوبر 2024 سے اس ضرورت کو ختم کر دیا۔ اس کے بعد، ان مصنوعات کو ہائی رسک فوڈ پروڈکٹس کے طور پر درجہ بندی کیا گیا اور لائسنسنگ مینوفیکچرنگ یونٹوں کے لیے BIS سرٹیفیکیشن کی ضرورت کو ہٹا دیا گیا۔ محکمہ کے مطابق، اس تبدیلی کے بعد ریاست میں پیکیجڈ پینے کے پانی اور پیکیجڈ منرل واٹر مینوفیکچرنگ یونٹوں کی تعداد میں اضافہ ہوا، اور فی الحال ان کی مجموعی تعداد 968 ہے۔ تاہم، معائنہ اور لیبارٹری ٹیسٹوں سے معیار، صفائی ستھرائی اور صاف کرنے میں سنگین خامیاں سامنے آئیں۔ نتیجتاً، محکمے نے مینوفیکچرنگ یونٹس کے معیاری احتساب کو مضبوط بنانے کے لیے سرٹیفیکیشن سسٹم کو بحال کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ڈاکٹر روشن جیکب، کمشنر، فوڈ سیفٹی اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن کے مطابق، پیکڈ پینے کے پانی کا کاروبار صارفین کے اعتماد پر منحصر ہے، جو پانی کی پاکیزگی اور حفاظت کو یقینی بناتا ہے۔ جب لیبارٹری ٹیسٹ پانی کے نمونوں میں نقصان دہ مائکروجنزموں یا صاف کرنے کے عمل میں نقائص کو ظاہر کرتے ہیں تو یہ مسئلہ صرف کاروباری ضوابط کی خلاف ورزی تک محدود نہیں ہے بلکہ صحت عامہ پر براہ راست اثر انداز ہوتا ہے۔ اس کو ذہن میں رکھتے ہوئے، ایف ایس ڈی اے نے یہ فیصلہ فوڈ سیفٹی اینڈ اسٹینڈرڈز ایکٹ 2006 کی متعلقہ دفعات کے تحت لیا ہے۔ حکم نامے میں نئی یونٹوں کے لائسنسنگ، موجودہ یونٹوں کے آپریشن اور مرکزی لائسنس یافتہ مینوفیکچررز کے لیے سرٹیفیکیشن کی وضاحت کی گئی ہے۔

اب، ریاست میں تمام متعلقہ اکائیوں کو مقررہ مدت کے اندر BIS سرٹیفیکیشن حاصل کرنے کی ضرورت ہوگی۔ 1. "نئی یونٹوں کے لیے" پیکیجڈ پینے کے پانی اور پیکڈ منرل واٹر کے نئے مینوفیکچرنگ یونٹس کو لائسنس یا رجسٹریشن صرف BIS سرٹیفیکیشن حاصل کرنے کے بعد جاری کیا جائے گا۔ 2. "پہلے سے آپریٹنگ یونٹوں" کے لیے۔ تمام موجودہ یونٹوں کو 31 مارچ 2027 تک BIS سرٹیفیکیشن حاصل کرنا ضروری ہے۔ ایسا کرنے میں ناکامی کے نتیجے میں ان کا لائسنس یا رجسٹریشن معطل ہو جائے گا اور جب تک وہ سرٹیفیکیشن حاصل نہیں کر لیتے ہیں، پیداوار روک دی جائے گی۔ 3. "مرکزی طور پر لائسنس یافتہ یونٹوں کے لیے" اتر پردیش میں کام کرنے والی مرکزی لائسنس یافتہ مینوفیکچرنگ یونٹوں کو بھی مقررہ وقت کی حد کے اندر BIS سرٹیفیکیشن حاصل کرنا ہوگا۔

مدارس میں سائنسی نمائشیں اور سیمینار منعقد کرنے کی ہدایت

ڈاکٹر کلام کے یوم پیدائش پر طلبہ میں سائنسی شعور بیدار ہوگا

لکھنؤ، 14 اکتوبر۔ اتر پردیش حکومت کے اقلیتی بہبود کے وزیر مملکت جناب دانش آزاد انصاری کی پہل پر محکمہ نے بھارت رتن، سابق صدر جمہوریہ اور عظیم سائنسدان ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام کے یوم پیدائش کے موقع پر ریاست کے مدارس میں سائنسی نمائشوں اور سیمیناروں کے انعقاد کے سلسلے میں ضروری ہدایات جاری کی ہیں۔ اس سلسلے میں اتر پردیش مدرسہ ایجوکیشن کونسل کے رجسٹرار نے ریاست کے تمام مدارس کو تقاریب کو یقینی بنانے کی ہدایت دی ہے۔ وزیر مملکت جناب دانش آزاد انصاری کا ماننا ہے کہ ڈاکٹر کلام کی زندگی ملک کے نوجوانوں بالخصوص اقلیتی برادریوں کے طلبہ کے لیے تحریک کا ذریعہ ہے۔ انہوں نے اپنی جدوجہد، سائنسی سوچ، محنت اور ہنر سے ثابت کیا کہ تعلیم اور علم کے ذریعے ہر نوجوان اپنے خوابوں کو پورا کر سکتا ہے۔ وزیر مملکت مسٹر انصاری نے کہا کہ وزیر اعظم جناب نریندر مودی کی رہنمائی اور وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی قیادت میں ریاستی حکومت اقلیتی برادریوں کے نوجوانوں کو تعلیم، سائنس، ٹیکنالوجی اور جدید مواقع سے جوڑنے کے لیے پر عزم ہے۔ ڈاکٹر کلام کا خواب تھا کہ ہندوستان کا ہر نوجوان علم اور سائنس کے ذریعے ملک کو نئی بلندیوں پر لے جائے۔ اس مقصد کے لیے مدارس کے طلبہ کو جدید تعلیم اور سائنسی سوچ سے جوڑنا ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ مدارس کے طلباء میں ٹیلنٹ کی کوئی کمی نہیں ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ انہیں صحیح پلیٹ فارم، رہنمائی اور مواقع فراہم کیے جائیں تاکہ وہ سائنس اور ٹکنالوجی کے شعبوں میں اپنے آپ کو قائم کر سکیں اور ایک ترقی یافتہ ہندوستان کی تعمیر میں موثر کردار ادا کر سکیں۔ ریاست بھر کے تمام مدارس میں ان تقریبات کے ذریعے طلباء کو ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام کے نظریات کو اپنانے، سائنسی مزاج پیدا کرنے اور تعلیم کے ذریعے اپنا مستقبل سنوارنے کی ترغیب ملے گی۔ یہ اقدام مدرسہ کی تعلیم کو علم، اختراع اور جدید سائنسی شعور سے جوڑنے کی جانب ایک اہم قدم ہے۔

لینگوتج یونیورسٹی میں کرکٹ ٹیم کے انتخاب کے لیے ٹرائل کا انعقاد

لکھنؤ، 14 اکتوبر 2026: خواجہ معین الدین چشتی لینگوتج یونیورسٹی میں یونیورسٹی سطح کے کھیلوں کے مقابلوں میں شرکت کے لیے کرکٹ (مرد) ٹیم کے انتخاب کی غرض سے یونیورسٹی کے کرکٹ نیٹ پریکٹس پچ پر ٹرائل کا انعقاد کیا گیا۔ ٹرائل ماہر کرکٹ کوچ آصف رضا خان کی نگرانی میں منعقد ہوا۔ یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا کی رہنمائی میں منعقدہ اس انتخابی عمل کا مقصد یونیورسٹی کی نمائندگی کے لیے باصلاحیت اور اہل کھلاڑیوں کا انتخاب کرنا اور انہیں آئندہ یونیورسٹی سطح کے مقابلوں میں اپنی کھیل صلاحیتوں کے مظاہرے کا موقع فراہم کرنا تھا۔ ٹرائل کے دوران کھلاڑیوں کی بلے بازی، گیند بازی، فیلڈنگ، تکنیکی مہارت، جسمانی صلاحیت اور کھیل کے تئیں ان کے جذبے کا باریک بینی سے جائزہ لیا گیا۔ کھلاڑیوں کی کارکردگی کی بنیاد پر ان کی کھیل صلاحیت، نظم و ضبط اور ٹیم کے ساتھ ہم آہنگی پیدا کرنے کی اہلیت کو بھی پرکھا گیا۔ اس انتخابی عمل کے ذریعے کھلاڑیوں کو اپنی صلاحیتوں اور کھیل کی مہارت کا مظاہرہ کرنے کا موقع ملا۔ اس موقع پر اسپورٹس کونسل کے رکن سکریٹری محمد شارق اور کونسل کے اراکین ڈاکٹر حسن مہدی، ڈاکٹر دیپیکا دیالو اور ڈاکٹر عارف عباس موجود رہے۔ انہوں نے انتخابی عمل کا مشاہدہ کیا اور کھلاڑیوں کی کارکردگی سے متعلق سرگرمیوں میں شرکت کی۔ یونیورسٹی کے رجسٹرار وکاس نے کہا کہ یونیورسٹی انتظامیہ طلبہ کی ہمہ جہت ترقی کے لیے تعلیمی سرگرمیوں کے ساتھ کھیل کود کو بھی فروغ دے رہی ہے۔ اسی سلسلے میں مختلف کھیلوں کی ٹیموں کے انتخاب کے لیے ٹرائل منعقد کیے جا رہے ہیں تاکہ طلبہ کو اپنی صلاحیتوں کو نکھارنے اور یونیورسٹی کی نمائندگی کرتے ہوئے اعلیٰ سطح کے مقابلوں میں شرکت کے مواقع حاصل ہو سکیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ کرکٹ ٹیم کے انتخاب کا یہ عمل یونیورسٹی میں کھیلوں کی ثقافت کو فروغ دینے کے ساتھ طلبہ میں نظم و ضبط، ٹیم اسپرٹ اور مسابقتی صلاحیتوں کو پروان چڑھانے کی سمت ایک اہم قدم ہے۔

کرامت حسین گرلز کالج کا دو روزہ ثقافتی میلہ 'شتیج' اختتام پذیر

غزل، لوک گیت، رقص اور فیشن شو میں طالبات نے دکھایا ہنر

لکھنؤ (پریس ریلیز) 14 اکتوبر۔ کرامت حسین مسلم گرلز پی۔ جی کالج میں انٹر کالجیٹ کلچرل فیسٹ، "شتیج" اختتام پذیر ہوا، یہ پروگرام 13 اور 14 اکتوبر 2026 کو منعقد ہوا۔ اس دو روزہ پروگرام میں لکھنؤ بھر کی یونیورسٹیوں اور کالجوں نے پرجوش شرکت کی۔ فیسٹ کی شاندار اختتامی تقریب ایس آر علی آڈیٹوریم میں منعقد ہوئی۔ پروگرام کی نظامت ڈاکٹر اسری بی بی صدیقی نے کی۔ دوسرے اور آخری دن، 14 اکتوبر 2026 کو غزل، گروپ لوک گیت (لوک موسیقی)، سولو ڈانس، اور ایک رنگارنگ فیشن شو کی متحرک فنکارانہ پیشکش سے روشن کیا گیا۔ اس تقریب کی مہمان خصوصی محترمہ مادھوی کُکریجا، صنعت کدہ، لکھنؤ کی بانی تھیں۔ اپنے کلیدی خطاب میں، محترمہ کُکریجا نے شرکاء اور انعام یافتگان کی ان کی غیر معمولی صلاحیتوں کی تعریف کی۔ کالج کی وراثت کو زبردست خراج تحسین پیش کرتے ہوئے، انہوں نے اودھ کی خواتین کی علمبردار شخصیات جیسے بیگم اعزاز رسول کو پیار سے یاد کیا، جن کی خواتین کی خواندگی، ایجنسی اور سماجی اصلاح کے لیے جرات مندانہ کوششیں ادارے کے بنیادی فکر سے گہرا تعلق رکھتی ہیں۔ انہوں نے کالج کی ترقی پسند خواتین کی بھرپور تاریخ کی یاد دہانی کروائی جنہوں نے اودھ کے ثقافتی اور تعلیمی منظرنامے کو تشکیل دیا۔ مزید برآں، محترمہ کُکریجا نے نوجوان طالبات پر زور دیا کہ وہ ثقافتی ورثے کی فعال ملکیت حاصل کریں۔ انہوں نے خاص طور پر قصہ گوئی (کہانی سنانے)، زبانی تاریخوں اور لوک داستانوں جیسی روایات کو وقت کے ساتھ ضائع ہونے سے بچانے اور محفوظ کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ اس بات پر روشنی ڈالتے ہوئے کہ ادبی اور ثقافتی تبادلے کے پروگرام کس طرح ایک فرد کی مجموعی شخصیت کو تشکیل دیتے ہیں اور اسے تقویت دیتے ہیں، انہوں نے نوجوانوں کو ماضی کی روایات کو جدید فنکارانہ اظہار کے ساتھ چلنے کی ترغیب دی۔ پرنسپل پروفیسر ہما خواجہ نے شکریہ ادا کیا۔ پروگرام کا اختتام مقابلہ جیتنے والوں میں انعامات اور سرٹیفکیٹس کی تقسیم کے ساتھ ہوا۔ دوسرے دن کے مقابلے کے نتائج (کالج وار) اس طرح ہیں۔ لوک رقص: پہلا انعام: کرامت حسین مسلم گرلز پی۔ جی کالج، لکھنؤ، دوسرا انعام: گرو نانک گرلز ڈگری کالج، تیسرا انعام: نویوگ کنیا مہاودیالیہ۔ غزل کا مقابلہ: پہلا انعام: کرامت حسین مسلم گرلز پی۔ جی کالج، دوسرا انعام: نویوگ کنیا مہاودیالیہ، تیسرا انعام: شری گرو نانک گرلز ڈگری کالج۔ لوک گیت مقابلہ: پہلا انعام: کرامت حسین مسلم گرلز پی۔ جی کالج، دوسرا انعام: شری جے نارائن مشرا پی جی کالج (KKC) تیسرا انعام: نویوگ کنیا مہاودیالیہ۔

سیلاب متاثرین کے لیے ایرا میڈیکل کالج کی امدادی مہم جاری

کشتی کے ذریعے گھر گھر راشن، ادویات اور سولر لائٹس تقسیم

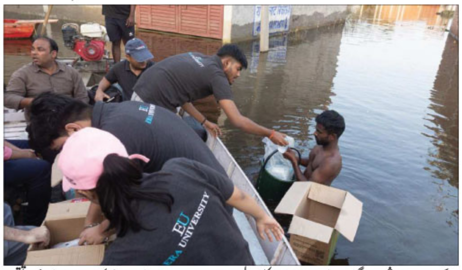

لکھنؤ۔ سیلاب کی تباہ کاریوں کا سامنا کرنے والے متاثرین کے لیے بدھ کے روز بھی ایرا لکھنؤ میڈیکل کالج کی امداد جاری رہی۔ بھوک، پیاس اور اندھیرے کی پریشانیوں سے نبرد آزما لوگوں تک ٹیم نے کشتی کی مدد سے ان کے دروازے تک کھانے پینے کی اشیاء، ادویات اور سولر لائٹ تقسیم کیں۔ یہ سامان ملنے سے ان کے چہرے کھل اٹھے۔ متاثرین نے نم آنکھوں سے ایرا میڈیکل کالج کا شکریہ ادا کیا۔ گزشتہ کئی دنوں سے ایرا لکھنؤ میڈیکل کالج کی جانب سے لڈو چوراہا، ماما کالونی اور داؤد پور میں سیلاب سے متاثرہ لوگوں کی مدد کی جا رہی ہے۔ بدھ کی صبح ایرا لکھنؤ میڈیکل کالج کی امدادی ٹیم سب سے پہلے براون کلاں کے سیٹھا گاؤں پہنچی۔ یہاں اب بھی درجنوں گھر پانی میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ یہاں پھنسے لوگوں کو اب بھی صبح سے کھانے پینے اور ضروری سامان پہنچنے کی امید رہتی ہے۔ ٹیم نے کشتی میں دال، چاول، پینے کا پانی، مچھر بھگانے والی اگربتی، بسکٹ کے پیکٹ، سولر لائٹ اور پکے ہوئے کھانے کے پیکٹ رکھ کر لوگوں کے دروازوں تک پہنچائے۔ اس مشکل وقت میں امدادی سامان پا کر لوگوں کے چہرے کھل اٹھے۔

سیٹھا گاؤں کے رہنے والے پریم پال نے بتایا کہ سیلاب کی وجہ سے بجلی منقطع ہے۔ رات ہوتے ہی اندھیرا چھا جاتا ہے۔ ایرا لکھنؤ میڈیکل کالج کی جانب سے سولر لائٹ ملنے سے کم از کم ایک کمرے میں تو روشنی رہے گی۔ اس کے علاوہ ایرا میڈیکل کالج کی ٹیم نے پورے گاؤں میں پوری سبزی کے پیکٹ بھی تقسیم کیے۔ ٹیم میں محمد تصور علی ہاشمی، ایم ایس ڈبلیو (آر ایس ٹی سی)، انتظامی افسر حسرت علی کے ساتھ طبی ٹیم بھی موجود تھی۔

"انکل، میری بہن کے لیے بھی ایک پیکٹ دے دیجیے"

سیٹھا گاؤں میں ایرا لکھنؤ میڈیکل کالج کی جانب سے امداد پہنچتے ہی لوگوں کی کافی بھیڑ جمع ہوگئی۔ یہاں ٹیم نے گاؤں میں رہنے والے خاندانوں کے تمام افراد کو پوری سبزی کے پیکٹ تقسیم کیے۔ یہاں نوجوانوں، بزرگوں اور خواتین کے ساتھ بڑی تعداد میں بچے بھی پہنچے۔ بھیڑ میں موجود پانچ سالہ ایک معصوم بچی نے کہا، "انکل، گھر پر میری بڑی بہن بھی ہے۔ کیا اس کے لیے بھی پوری سبزی کا ایک پیکٹ دے دیں گے؟" بچی کی معصوم آواز سنتے ہی ٹیم کے تصور علی نے اسے کھانے کا پیکٹ دینے کے ساتھ راشن اور ضروری سامان بھی فراہم کیا۔

گومتی کنج گاؤں کے لیے سہارا بنا ایرا

سیٹھا گاؤں میں سیلاب متاثرین تک امداد پہنچانے کے بعد ایرا لکھنؤ میڈیکل کالج کی ٹیم وہیں نہیں رکی۔ اس کی اگلی منزل براون کلاں گاؤں میں واقع گومتی کنج کالونی تھی، جہاں زندگی بھی ٹھہر سی گئی ہے۔ یہاں رہنے والے لوگ اب بھی روزمرہ کی ضروری اشیا کے لیے امداد پر منحصر ہیں۔ جب ٹیم کو یہاں رہنے والے متاثرین کے حالات کا علم ہوا تو اس نے بغیر کسی تاخیر کے کشتی میں ضروری سامان رکھا اور لوگوں کے دروازوں تک پہنچ گئی۔ کالونی میں رہنے والوں کے حالات انتہائی خراب ہیں۔ لوگوں کے گھروں میں پانی داخل ہو چکا ہے۔ جب ایرا لکھنؤ میڈیکل کالج کی ٹیم ضروری سامان لے کر کشتی کے ذریعے ان کے دروازوں تک پہنچی تو ان کے چہرے کھل اٹھے۔ ٹیم نے سیلاب میں پھنسے جانوروں کو بھی بسکٹ کھلائے۔

مسلسل امداد سے لوگوں کو مل رہی راحت

ایرا لکھنؤ میڈیکل کالج کی جانب سے گزشتہ کئی دنوں سے سیلاب متاثرین کی مسلسل مدد کی جا رہی ہے۔ کالج کی جانب سے انہیں کھانے پینے کی اشیا کے ساتھ ضروری ادویات اور او آر ایس بھی تقسیم کیا جا رہا ہے۔ اتوار کے روز بھی ایرا لکھنؤ میڈیکل کالج کی جانب سے بدنام لڈو چوراہا، ماما کالونی اور داؤد پور میں سیلاب سے متاثرہ لوگوں تک امداد پہنچانے کا کام کیا گیا۔ یہ مہم گزشتہ کئی دنوں سے جاری ہے۔

بی بی فاطمہ فاؤنڈیشن نے لکھنؤ میں سیلاب متاثرہ خاندانوں تک پہنچائی بڑی امداد

لکھنؤ، 14 اکتوبر۔ لکھنؤ کے فیض اللہ گنج علاقے میں آنے والے تباہ کن سیلاب کے درمیان بی بی فاطمہ فاؤنڈیشن نے بحران میں پھنسے شہریوں کی مدد کے لیے ایک بڑی امدادی مہم چلائی ہے۔ ادارے کے رضا کاروں نے پانی میں ڈوبے ہوئے علاقوں میں پہنچ کر متاثرہ خاندانوں کو ضروری سامان فراہم کیا۔ اسی سلسلے میں غنچہ خان، محمد امان خان اور رفعت خان کی قیادت میں فاؤنڈیشن کی dedicated ٹیم نے شدید متاثرہ علاقوں کا دورہ کیا اور گھر گھر جا کر ہنگامی امدادی سامان پہنچایا۔ سڑکوں کے زیر آب آنے اور انتہائی دشوار حالات کے باوجود، ٹیم نے ٹریکٹروں اور کشتیوں کا سہارا لیا، تاکہ سیلاب کے باعث دیگر علاقوں سے کٹ جانے والی رہائشی بستیوں تک امداد پہنچائی جا سکے۔ اس وسیع امدادی مہم کے ذریعے فاؤنڈیشن نے علاقے کے تقریباً ایک ہزار سیلاب متاثرہ خاندانوں کو خشک راشن اور پینے کا صاف و محفوظ پانی کامیابی کے ساتھ فراہم کیا۔ امدادی مہم کے دوران بی بی فاطمہ فاؤنڈیشن کے ایک نمائندے نے کہا، "ہمارا بنیادی مقصد مصیبت کی ہر گھڑی میں ضرورت مندوں کے ساتھ مضبوطی سے کھڑے رہنا اور بلا امتیاز انسانیت کی خدمت کرنا ہے، کیونکہ انسانیت ہی سب سے بڑا مذہب ہے۔" بحران کی اس گھڑی میں، جب صاف پانی اور خوراک جیسی بنیادی ضروریات کی شدید قلت پیدا ہو گئی تھی، بروقت مدد پہنچانے پر مقامی باشندوں نے فاؤنڈیشن کی ٹیم کے تئیں گہرے تشکر کا اظہار کیا۔

فیروزآباد میں ساڑھے چھ کوئنٹل غیر قانونی چرس کے ساتھ تین اسمگلر گرفتار

فیروزآباد، 14 اکتوبر (یو این آئی) فیروزآباد ضلع کے ٹنڈلا پولیس اسٹیشن اور ایس او جی ٹیم نے ایک مشترکہ کارروائی میں بدھ کی صبح ایک ٹرک کو ضبط کیا جس میں ساڑھے چھ کوئنٹل گانجہ، جسے اڑیسہ سے ہریانہ غیر قانونی طور پر اسمگل کیا جا رہا تھا، برآمد کیا گیا، جس کی مالیت تقریباً 5.3 کروڑ روپے ہے۔ ٹنڈلا علاقہ کے پولس افسر ارون کمار چورسیا نے بتایا کہ خفیہ اطلاع کی بنیاد پر قومی شاہراہ پر یوسینی کے قریب ایک ٹرک کو ضبط کر کے اس کی تلاشی لی گئی۔ غیر قانونی طور پر منتقل کی جا رہی 651 کلوگرام چرس برآمد کر لی گئی۔ ٹرک کے پیچھے ایک کار چل رہی تھی جس میں دو افراد سوار تھے۔ چار موبائل فون، اے ٹی ایم کارڈ، بینک کارڈ، آدھار کارڈ اور دیگر دستاویزات کے ساتھ کچھ نقدی بھی برآمد کی گئی۔ گرفتار افراد منشیات کی غیر قانونی اسمگلنگ، اوڈیشہ سے سامان لا کر دیگر علاقوں میں مہنگے داموں فروخت کرنے میں ملوث تھے۔

گاندھی ادبی نمائش میں ترقی یافتہ ہندوستان کا تصور نمایاں

مولانا آزاد میموریل اکیڈمی کی پہل، گاندھی جی کے افکار نئی نسل تک پہنچانے کی کوشش

لکھنؤ، 14 اکتوبر: مولانا آزاد میموریل اکیڈمی، لکھنؤ کی جانب سے گاندھی پکھواڑے کے تحت منعقدہ کتابی نمائش میں مہاتما گاندھی کی زندگی، شخصیت، جدوجہد اور تحریکِ آزادی میں ان کے کردار سے متعلق اہم کتابیں پیش کی گئی ہیں۔ نمائش میں حکومتِ ہند کے شعبۂ مطبوعات کے شائع کردہ 'دی کلیکٹڈ ورکس آف مہاتما گاندھی' کی 100 جلدیں خصوصی توجہ کا مرکز ہیں۔ اس کے علاوہ گاندھی جی کے افکار، سماجی اصلاح، عدم تشدد، سوراج اور قومی یکجہتی سے متعلق کتابیں بھی نمائش میں شامل ہیں۔ نمائش کا مقصد طلبہ، نوجوانوں اور عام شہریوں کو گاندھی جی کے افکار اور اصولوں سے روشناس کرانا ہے۔ گاندھی جی نے تحریکِ آزادی کو عوامی تحریک بنایا اور سچائی، عدم تشدد، سودیشی، سماجی مساوات اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو قومی تعمیر کی بنیاد قرار دیا۔ ان کا خواب ایک ایسے ہندوستان کا تھا جہاں ترقی کے ثمرات معاشرے کے آخری فرد تک پہنچیں اور تمام شہریوں کو عزت و احترام کے ساتھ یکساں مواقع حاصل ہوں۔ مولانا آزاد میموریل اکیڈمی کے جنرل سکریٹری ڈاکٹر عبدالقدوس ہاشمی نے کہا کہ گاندھی جی کے افکار آج بھی ترقی یافتہ ہندوستان کی تعمیر کے لیے اہمیت رکھتے ہیں۔ ملک کی حقیقی ترقی صرف معاشی اور تکنیکی پیش رفت سے ممکن نہیں، بلکہ سماجی انصاف، تعلیم، باہمی اعتماد، قومی یکجہتی اور بھائی چارے کو مضبوط بنانا بھی ضروری ہے۔ گاندھی جی نے مختلف مذاہب اور برادریوں کے درمیان ہم آہنگی قائم کرنے اور قومی اتحاد کو فروغ دینے کے لیے مسلسل کوششیں کیں۔ انہوں نے کہا کہ کتابی نمائش کے ذریعے نئی نسل کو تحریکِ آزادی کی تاریخ اور قومی رہنماؤں کے افکار سے جوڑنا اکیڈمی کا اہم مقصد ہے۔ گاندھی جی اور مولانا ابوالکلام آزاد جیسی عظیم شخصیات کے افکار ہمیں ایسے ہندوستان کی تعمیر کی ترغیب دیتے ہیں جہاں تنوع کا احترام ہو، باہمی محبت و بھائی چارہ فروغ پائے اور انسانیت کو اولین اہمیت حاصل ہو۔

ہائی کورٹ کی ہدایت کا خیر مقدم، تین ماہ میں پنچایت انتخابات کرائے جائیں: آرادھنا مشرا

لکھنؤ، 14 اکتوبر۔ اتر پردیش کانگریس کمیٹی کی صدر آرادھنا مشرا 'مونا' نے الہ آباد ہائی کورٹ کی جانب سے تین ماہ کے اندر پنچایت انتخابات کرانے کی ہدایت کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ یہ فیصلہ جمہوری نظام کو مضبوط بنانے کی سمت میں اہم ہے۔ پنچایتوں کی پانچ سالہ مدتِ کار ختم ہونے کے باوجود انتخابات نہ کرانا اور سبکدوش ہونے والے پردھانوں کو منتظم مقرر کر کے برقرار رکھنا، بی جے پی حکومت کے طرزِ کار پر سنگین سوالات کھڑے کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی حکومت پنچایت انتخابات ملتوی کر کے عوام کے جمہوری حقوق کو متاثر کر رہی تھی۔ اسے اندیشہ تھا کہ دیہی علاقوں میں عوام کی ناراضی انتخابات میں اس کے خلاف سامنے آسکتی ہے اور اس کا اثر آئندہ اسمبلی انتخابات پر بھی پڑ سکتا ہے۔ آرادھنا مشرا 'مونا' نے کہا کہ او بی سی ریزرویشن کا معاملہ بھی انتہائی سنگین ہے۔ ہائی کورٹ نے ریزرویشن کے لیے اعداد و شمار جمع کرنے کے عمل پر سوالات اٹھائے ہیں۔ آگرہ میں او بی سی آبادی تین لاکھ سے زیادہ ہونے کے مقابلے میں کمیشن کے سامنے صرف 179 افراد کے پہنچنے اور محض 29 افراد کے بیانات درج ہونے کی اطلاع پر عدالت نے تشویش ظاہر کی۔ یہ صورتِ حال ریزرویشن متعین کرنے کے عمل کی سنجیدگی اور شفافیت پر سوالات کھڑے کرتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ بدقسمتی کی بات ہے کہ بی جے پی حکومت ایک طرف او بی سی ریزرویشن کو یقینی بنانے کے لیے ضروری کارروائی وقت پر مکمل نہیں کر رہی اور دوسری طرف انتخابات ملتوی کر دیے گئے۔ سوال یہ ہے کہ کیا جان بوجھ کر اعداد و شمار جمع کرنے میں تاخیر کی گئی اور پنچایت انتخابات ملتوی کرنے کی بنیاد تیار کی گئی؟ کیا اس سے پسماندہ طبقات کی سیاسی نمائندگی پر منفی اثر نہیں پڑے گا؟ کانگریس کا مطالبہ ہے کہ ہائی کورٹ کی ہدایت کے مطابق تین ماہ کے اندر پنچایت انتخابات کرائے جائیں، او بی سی ریزرویشن کے لیے خاطر خواہ اور قابلِ اعتماد اعداد و شمار جمع کیے جائیں اور پسماندہ طبقات کے آئینی حقوق کے تحفظ کو یقینی بنایا جائے۔ جمہوریت اور سماجی انصاف کے ساتھ کسی بھی قسم کا سمجھوتہ قبول نہیں کیا جا سکتا۔

کمپیوٹر آپریٹروں کے امتحان اور زیر التواء ترقیوں پر ملازم تنظیموں کا احتجاج

لکھنؤ: جل کل محکمہ، میونسپل کارپوریشن لکھنؤ میں آؤٹ سورسنگ کمپیوٹر آپریٹروں کے لیے ٹائپنگ ٹیسٹ اور سی سی (CCC) سرٹیفکیٹ لازمی قرار دیے جانے، نیز مستقل ملازمین کی زیرِ التواء ترقیوں کے معاملے پر ملازم تنظیموں نے احتجاج درج کرایا ہے۔ جل کل، میونسپل کارپوریشن مستقل و آؤٹ سورسنگ ملازم یونین کے صدر نتن ترویدی نے کہا کہ گزشتہ 10 سے 15 سال سے کام کر رہے کمپیوٹر آپریٹروں پر اچانک نئی شرائط نافذ کرنے کے جواز پر دوبارہ غور کیا جانا چاہیے۔ اس کے ساتھ ہی اہل مستقل ملازمین کی زیرِ التواء ترقیوں کے معاملات کو جلد از جلد نمٹایا جائے۔ اتر پردیش جل کل ملازم یونین کے سینئر عہدیدار طوفانی نے بھی ملازمین کے مسائل کو جلد حل کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ ملازم تنظیموں نے خبردار کیا ہے کہ مقررہ مدت کے اندر مثبت کارروائی نہ ہونے کی صورت میں جل کل ہیڈ کوارٹر پر پُرامن دھرنا و مظاہرہ کیا جائے گا۔ اتر پردیش جل کل ملازم یونین کی جانب سے 23 اکتوبر 2026 کو دھرنا و مظاہرے کا اعلان کیا گیا ہے۔

لکھنؤ کے ہوٹل کی دسویں منزل سے گر کر ثمرین کی موت، نوجوان کے خلاف قتل کا مقدمہ درج

لکھنؤ: 14 اکتوبر (پی این ایس) ثمرین کی پیر کو لکھنؤ کے سیلسٹیل ہوٹل کی 10 ویں منزل سے مشتبہ حالات میں گر کر موت ہوگئی۔ خاندان کی شکایت کی بنیاد پر سلطان پور کے رہائشی اونیش کے خلاف قتل کا مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ پولیس ملزم کی گرفتاری کے لیے چھاپے مار رہی ہے۔ پیر کو دونوں افراد سیلسٹیل ہوٹل کے کمرہ نمبر 1037 میں ٹھہرے تھے۔ شام کے وقت ثمرین مشکوک حالات میں اس کمرے سے گر کر جاں بحق ہوگئی۔ اس واقعے کے بعد خاتون کے اہل خانہ نے نوجوان پر سنگین الزامات عائد کیے ہیں۔ ثمرین کی والدہ کا کہنا ہے کہ ملزم ثمرین کو زبردستی اپنی گاڑی میں بٹھا کر بات کرنے کے بہانے ہوٹل لے گئے۔ دونوں کے درمیان شادی کو لے کر جھگڑا ہوا۔ اس کے بعد، اس نے اس پر زبردستی کرنے کی کوشش کی اور جب اس نے مزاحمت کی تو اسے ہوٹل سے باہر دھکیل دیا۔ ثمرین لکھنؤ کے چوپٹیا کی رہنے والی تھی۔ اس کی شادی تقریباً چھ سال قبل ایک نوجوان سے ہوئی تھی لیکن تین سال قبل دونوں میں علیحدگی ہوگئی۔ ان کی شادی کے بعد ثمرین کے ہاں ایک بیٹا ہوا لیکن وہ تین سال قبل اسہال کی وجہ سے انتقال کر گیا۔ اپنے شوہر سے علیحدگی کے بعد، ثمرین اپنی ماں کے ساتھ چوپٹیا میں رہنے لگی۔ اس کے خاندان میں بہنیں تانیہ اور اریبہ بھی شامل ہیں۔ اس کی بڑی بہن شیبا شادی شدہ ہے۔ اس کے دو بھائی عمران اور عامر عمان میں کام کرتے ہیں۔

مین پوری میں کنٹریکٹ ملازمین کی غیر معینہ ہڑتال

مین پوری، 14 اکتوبر (یو این آئی) نیشنل ہیلتھ مشن (این ایچ ایم) کے تحت کام کرنے والے کنٹریکٹ افسران اور ملازمین کی غیر معینہ مدت کی ہڑتال بدھ کو چیف میڈیکل آفیسر (سی ایم او) کے دفتر کے احاطے میں زیرِ التواء مطالبات کو لے کر جاری رہی۔ اتر پردیش نیشنل ہیلتھ مشن کنٹریکٹ ایمپلائز سٹرگل کمیٹی کی ریاستی کال پر احتجاج کرنے والے ملازمین نے اپنے مطالبات پر کوئی ٹھوس فیصلہ ہونے تک جدوجہد جاری رکھنے کا اعلان کیا۔ انہوں نے ضرورت پڑنے پر بھوک ہڑتال شروع کرنے کا بھی انتباہ دیا۔ احتجاج کرنے والے ملازمین کا کہنا تھا کہ وہ اپنے مطالبات کے حوالے سے کافی عرصے سے آواز اٹھا رہے ہیں لیکن تاحال اس کا متوقع حل نہیں نکل سکا۔

اودھ نامہ

جائے احتجاج کی تبدیلی

جائے احتجاج خواہ ریاست سے متعلق ہو یا مرکز سے وہ محض زمین کا ایک ٹکڑا نہیں ہوتی بلکہ شہریوں اور اقتدار کے درمیان مکالمے کا ایک عوامی پلیٹ فارم ہوتی ہے۔ دھرنا گاہ کے ذریعے ہی شہری نہ صرف اپنے مطالبات پیش کرتے ہیں، بلکہ حکومت کو اس کی ذمہ داریوں کا احساس بھی دلاتے ہیں۔ اگر اس پلیٹ فارم کو اتنا دور، غیر سہل یا پابندیوں کا شکار بنا دیا جائے کہ وہاں پہنچنا اور اپنی آواز بلند کرنا ہی مشکل ہو جائے، تو معاملہ محض ٹریفک کے انتظام کا نہیں رہ جاتا بلکہ یہ سوال بن جاتا ہے کہ جمہوریت میں اختلافِ رائے کے لیے حقیقتاً کتنی جگہ باقی رہ گئی ہے۔ اگر کسی ملازم یا عوامی تنظیم کو اپنے مطالبات حکومت تک پہنچانے ہیں، طلبہ کو امتحان میں بے ضابطگیوں کے خلاف آواز اٹھانی ہے، کسانوں کو اپنی فصل کی مناسب قیمت کا مطالبہ کرنا ہے یا شہریوں کو کسی سرکاری پالیسی کی مخالفت کرنی ہے، تو ان کے لیے ضروری ہے کہ وہ احتجاج کے مقررہ مقام تک آسانی سے پہنچ سکیں اور وہاں مؤثر انداز میں اپنی بات پیش کر سکیں، لیکن اگر وہاں پہنچنے کے لیے طویل سفر کرنا پڑے، بنیادی سہولتیں دستیاب نہ ہوں، میڈیا کی توجہ کم ہو اور عام لوگوں تک احتجاج کی آواز پہنچانا مشکل ہو، تو اس کے عملی اثرات لازماً مرتب ہوں گے۔ یعنی احتجاج کو بے اثر کرنے کی کوشش۔

حقیقت تو یہ ہے کہ جمہوریت میں مظاہرہ، دھرنا اور احتجاج محض سڑک پر جمع ہونے والے کسی ہجوم کا نام نہیں ہے۔ یہ اقتدار کے سامنے شہریوں کی موجودگی اور ان کے اختلافِ رائے کی عوامی آواز ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب شہر کے درمیان یا اقتدار کے مرکز کے قریب واقع کسی قدیم احتجاجی مقام کو ختم کرکے مظاہرین کو شہر کے کنارے، دور دراز یا نسبتاً سنسان علاقے میں بھیج دیا جاتا ہے تو معاملہ صرف ٹریفک، سلامتی اور نظم وضبط تک محدود نہیں رہ جاتا۔ بلکہ یہ سوال بھی پیدا ہوجاتا ہے کہ کہیں تحریک کی آواز کو اقتدار کے کانوں اور آنکھوں سے دور تو نہیں کیا جارہا۔ حقیقت تو یہ بھی ہے کہ کسی بھی اقتدار کو مزاحمت کی آواز بھاتی ہی کب ہے۔ لکھنؤ میں جنرل پوسٹ آفس (جی پی او) کے قریب گاندھی مجسمے اور دارالشفا سے لکشمن میلہ میدان اور پھر ایکو گارڈن تک کا سفر ہو، پٹنہ میں بیلی روڈ اور آر بلاک سے گردنی باغ کی جانب منتقلی ہو یا دہلی میں بوٹ کلب سے جنتر منتر اور اب وہاں سے بھی آگے لے جانے کا فیصلہ، ان واقعات کو ایک ساتھ دیکھنے سے ایک خاص قسم کا رجحان سامنے آتا ہے۔ ہر مرتبہ وجوہات تقریباً یکساں ہوتی ہیں۔ ٹریفک، سلامتی، عام لوگوں کو ہونے والی پریشانی یا شہری انتظامات۔ لیکن کیا جمہوریت میں لوگوں کو پریشانی سے بچانے کا سب سے آسان طریقہ یہی ہے کہ اختلافِ رائے کو ہی شہر سے باہر کر دیا جائے۔ جیسے جیسے احتجاجی مقامات اقتدار کے مراکز سے دور ہوتے جاتے ہیں، یہ سوال بھی اہم ہوتا جاتا ہے کہ حکومت محض احتجاج کی جگہ تبدیل کررہی ہے یا مزاحمت کی سیاسی موجودگی اور اس کے اثرات کو ہی ختم کرنا چاہتی ہے۔ یہ سوال ان حالات میں اور اہمیت اختیار کر جاتا ہے کہ جب ارباب اقتدار کسی بھی طرح کے اختلاف اور مظہاروں کو پسند نہ کرتے ہوں اور مظاہرین کو فوراً غدار ملک دشمن یا غیر ملکی پشت پناہی جیسے سنگین الزامات لگانے کا ریکارڈ رکھتے ہوں۔ آپ دہلی میں سی اے اے، این آر سی کے خلاف احتجاج ہو، یا کسانوں کا مظاہرہ ہو یا پھر کاکروچ والوں کا مظاہرہ ہو۔ کیا کیا نہیں کہا گیا، کون سے مظالم نہیں ڈھائے گئے۔ کون سی رکاوٹیں نہیں پیدا کی گئیں۔ بس سیدھا سا اور نہایت آسان راستہ ہے کہ مظاہرین کو ملک مخالف کہہ دو اور پورے ملک کے عوام کو ان کے خلاف بھڑانے کی کوش شروع کر دو۔ ایسے لوگ بھلا احتجاج پر آنکھ بھنوں کیوں نہیں چڑھائیں گے۔ کاکروچ پارٹی نے اس سے پہلے احتجاج کیا اارا اپنے مطالبات منوا لئے اس پر حکومت نے اپنی غلطی یا خامی یا سستی یا کوتاہی تو تسلیم نہین کی ہاں یہ ضرور ہوا کہ مرکزی تعلیم کا استعفا لے لیا گیا۔ اب دوسری بار اپوزیشن اور کاکروچ اور دیگر تنظیموں نے ایس آئی آر اور چیف الیکشن کمشنر کے خلاف جو احتجاج کیا تو ایک بار پھر وہی طوفان بدتمیزی برپا کئے جانے کی خبریں آنے لگیں۔ بہر حال احتجاج جاری ہے میٹینگیں ہورہی ہیں ۔مظاہرے بھی ہورہے ہیں اور لوگ اپنے مطالبات پر اڑے ہوئے ہیں اور گیانیش کمار کا استعفے اور ایس آئی آر کے منسوخ کئے جانے کے مطالبات زور پکڑتے جارہے ہیں اور الیکشن میں ہونے والی بے ضابطگیوں کے ثبوت بھی پیش کر رہے ہیں تو حکومت نے وبال ٹالنے کے لئے جنتر منتر کو مظاہرے کے لئے بند کردیا اور دوسری متبادل جگہوں کی نشاندہی بھی کردی گئی۔ اس طرح احتجاج کرنے والے ارباب اقتدار کو پریشان نہیں کرسکیں گے۔

دہلی ہی نہیں، لکھنؤ، پٹنہ، حیدرآباد، چنئی، اور دیگر جگہوں پر بھی احتجاج کی جگہوں کو کئی بار تبدیل کیا گیا۔ نئے مقامات پر احتجاج کی اجازت مل جانا ایک بات ہے، لیکن کیا وہاں سے مظاہرین کی آواز اسی اثر کے ساتھ پارلیمنٹ، وزارتوں، میڈیا اور عام لوگوں تک پہنچ سکے گی؟ یہ ایک الگ سوال ہے۔ دہلی میں ہونے والی یہ تبدیلی جمہوریت میں اختلافِ رائے کے لیے جگہ کی دستیابی کے قومی سوال کو ایک بار پھر سامنے لے آتی ہے۔ نئے متعین احتجاجی مقامات کو ایک ساتھ دیکھیں تو ایک سنگین سوال بھی سامنے آتا ہے کہ کیا ترقی اور شہری انتظام کے نام پر ہمارے بڑے شہروں میں احتجاج کے لیے جگہ تو مختص کی جارہی ہے، لیکن اس جگہ کو بتدریج اقتدار اور عوامی زندگی سے دور بھی کیا جارہا ہے۔ اس قسم کے فیصلوں کو احتجاج کو بے اثر کرنے کی کوشش کے روپ میں بھی دیکھا جارہا ہے۔

یوپی میں کانگریس کیا اپنی زمین واپس حاصل کرسکے گی؟

ڈاکٹر مظفر حسین غزالی

جمہوریت میں حکومت کی طاقت صرف اس بات سے متعین نہیں ہوتی کہ اس کے پاس کتنی نشستیں ہیں، بلکہ اس بات سے بھی ہوتی ہے کہ عوام کو اپنے ووٹ، انتخابی عمل اور آئینی اداروں پر کتنا اعتماد ہے۔ جب یہ اعتماد متزلزل ہونے لگے تو مسئلہ کسی ایک انتخاب، ایک جماعت یا ایک انتخابی فہرست تک محدود نہیں رہتا، بلکہ پورا جمہوری نظام سوال کے دائرے میں آجاتا ہے۔ آج ملک میں خصوصی گہری نظرثانی، یعنی ایس آئی آر کے گرد جو تنازع پیدا ہوا ہے، اس کی اہمیت اسی لیے انتخابی انتظام کی بحث سے کہیں آگے نکل گئی ہے۔ اپوزیشن جماعتوں کا الزام ہے کہ ایس آئی آر کے طریقۂ کار سے بڑی تعداد میں اہل ووٹروں کے نام متاثر ہوئے ہیں اور انتخابی فہرستوں کی تیاری میں شفافیت اور طریقۂ کار کو لے کر سنگین سوالات پیدا ہوئے ہیں۔ دوسری طرف الیکشن کمیشن کا مؤقف ہے کہ انتخابی فہرستوں کی صفائی، مردہ، منتقل شدہ، متعدد مقامات پر درج یا غیر اہل افراد کے نام ہٹانا اس کی آئینی ذمہ داری ہے۔ یوں اصل سوال یہ نہیں کہ فہرستوں کی نظرثانی ہونی چاہیے یا نہیں، سوال یہ ہے کہ نظرثانی ایسی ہو جو ایک بھی اہل شہری کو اس کے حق رائے دہی سے محروم نہ کرے اور جس کے ہر مرحلے پر شفافیت، سماعت اور اپیل کا مؤثر حق موجود ہو۔ اسی سوال نے ایس آئی آر کو انتظامی عمل کے بجائے جمہوری مسئلہ بنا دیا ہے۔

30 ستمبر کو انڈیا اتحاد کی میٹنگ کے بعد جس انداز میں احتجاج کا اعلان کیا گیا، اس سے واضح ہوگیا کہ اپوزیشن نے اس مسئلے کو صرف پارلیمنٹ یا پریس کانفرنس تک محدود رکھنے کے بجائے ضلعی سطح تک لے جائے گی۔ 2 سے 8 اکتوبر ''جمہوریت بچاؤ مارچ'' پروگرام کے تحت انڈیا اتحاد بڑی ریلیاں کرے گا۔ یہ محض احتجاجی پروگرام نہیں بلکہ احتجاج کے مختلف دائروں کو ایک دوسرے سے جوڑنے کی کوشش ہے۔ سیاسی جماعت، پارلیمنٹ، عدالت، سول سوسائٹی، نوجوان اور عام ووٹر بھی اگر یہ سب ایک ہی سوال پر الگ الگ سطحوں پر متحرک ہوں تو کسی بھی حکومت یا ادارے کے لیے اسے محض سیاسی شور قرار دینا آسان نہیں رہتا۔

6 اکتوبر کو انڈیا اتحاد کے فیصلے کی عملی شکل سامنے آئی، جب اپوزیشن ارکان نے انتخابی کمیشن کی طرف مارچ کیا اور پولیس نے انہیں روکا۔ راہل گاندھی سمیت متعدد اپوزیشن رہنماؤں نے کمیشن سے ملاقات کا مطالبہ کیا، جبکہ کمیشن کی طرف کہا گیا کہ ملاقات کے لیے پہلے سے وقت لینا چاہئے۔ حالانکہ اپوزیشن لیڈران کا کہنا ہے کہ کمیشن کے وقت نہ دینے کی وجہ سے اسے یہ طریقہ اختیار کرنا پڑا۔ اپوزیشن کا احتجاج اس لحاظ سے اہم ہے کہ ایس آئی آر کا سوال اب کاغذی فہرستوں سے نکل کر سڑک پر آچکا ہے۔

راہل گاندھی نے اس پورے معاملے کو ''ووٹ چوری'' کے سیاسی استعارے میں تبدیل کیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ انتخابی عمل میں اگر شہری کے ووٹ کے حق کو نقصان پہنچتا ہے تو یہ محض انتظامی غلطی نہیں بلکہ جمہوریت کے بنیادی ڈھانچے پر حملہ ہے۔ 30 ستمبر کے بعد ان کے بیانات میں یہ مزید واضح ہوا کہ جمہوریت کسی فرد، حکومت یا جماعت سے بڑی ہے۔ راہل گاندھی صرف بی جے پی کو انتخابی میدان میں شکست دینے کی بات نہیں کررہے ہے، بلکہ انتخابی میدان کے قواعد اور اداروں کی ساکھ کو سیاسی بحث کا مرکز بنا رہے ہیں۔ اگر یہ حکمتِ عملی کامیاب ہوتی ہے تو آئندہ انتخابات کی بحث محض ''کون جیتے گا'' تک محدود نہیں رہے گی، بلکہ ''انتخابات کس اعتماد کے ساتھ ہوں گے'' یہ بھی مرکزی سوال بن سکتا ہے۔ تاہم اپوزیشن کا اصل امتحان یہ ہے کہ وہ الزام کو ثبوت، احتجاج کو تنظیم اور سیاسی نعرے کو عوامی مسئلے میں کس حد تک تبدیل کرپاتی ہے۔ صرف یہ کہنا کافی نہیں کہ ووٹ چوری ہورہی ہے؛ عوام کو یہ بھی سمجھانا ہوگا کہ کہاں، کیسے، کتنے ووٹ متاثر ہوئے، ذمہ داری کس کی ہے اور اصلاح کا عملی راستہ کیا ہے۔

ایس آئی آر کے خلاف موجودہ مزاحمت کی بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس کا دائرہ سیاسی جماعتوں سے باہر بھی پھیل رہا ہے۔ انڈیا اتحاد نے خود نوجوانوں اور سول سوسائٹی کو تحریک میں شامل کرنے کی اپیل کی ہے۔ یہ پہلو معمولی نہیں، بھارت کی جمہوریت صرف سیاسی جماعتوں سے نہیں بنتی۔ وکیل، صحافی، اساتذہ، طلبہ، سماجی کارکن، حقوقِ انسانی کے کارکن اور عام ووٹر بھی جمہوری نظام کے نگہبان ہیں۔ جب کسی شہری کو محسوس ہوتا ہے کہ اس کا نام ووٹر لسٹ میں نہیں ہے یا اس کے ووٹ کے حق تک پہنچنے کے لیے غیر ضروری رکاوٹیں پیدا ہوگئی ہیں تو وہ مسئلہ براہِ راست اس کی شہری زندگی کا مسئلہ بن جاتا ہے۔ یہاں احتجاج سے ایسی سیاست جنم لے سکتی ہے جو صرف حکومت بدلنے کے لیے نہیں بلکہ نظام کو جواب دہ بنانے کے لیے ہو۔ اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ سیاسی جماعتوں کو سول سوسائٹی کو اپنے ماتحت سمجھنے کے بجائے برابر کا شراکت دار سمجھنا ہوگا۔ اگر سیاسی جماعتیں ہر عوامی تحریک کا کریڈٹ لینے کی کوشش کریں گی تو تحریک کی توانائی تقسیم ہوسکتی ہے۔ لیکن اگر جماعتیں، سماجی تنظیمیں اور شہری گروہ اپنے اپنے دائرۂ کار میں رہ کر مشترکہ مقصد پر کام کریں تو احتجاج زیادہ وسیع اور مؤثر ہوسکتا ہے۔

ایس آئی آر کا قانونی پہلو سب سے حساس ہے۔ سپریم کورٹ نے 2025 میں بہار کے ایس آئی آر سے متعلق کارروائی کے دوران بڑی تعداد میں ڈرافٹ فہرست سے باہر رہ جانے والے ووٹروں کے معاملے پر انتخابی کمیشن سے تفصیلات طلب کی تھیں اور متاثرہ افراد کے لیے دعوے کا راستہ کھولنے کی ہدایات دی تھیں۔ 27 مئی 2026 کو عدالت کے سامنے یہ سوال بھی آیا کہ انتخابی نظرثانی کے عمل کے ذریعے شہریت کی وسیع پیمانے پر جانچ کس حد تک انتخابی کمیشن کے دائرۂ اختیار میں آتی ہے۔ عدالت کے سامنے کمیشن اور درخواست گزاروں کے اس معاملے پر ان کے مؤقف ریکارڈ ہوئے۔ اب فارم 6 سے متعلق تازہ تنازع نے قانونی بحث کو مزید اہم بنا دیا ہے۔ 6 اکتوبر کو سپریم کورٹ نے اس معاملے میں انتخابی کمیشن سے ریکارڈ طلب کیا اور واضح کیا کہ تبدیل شدہ فارم 6 کو عدالت کی منظوری حاصل ہونے کا دعویٰ درست نہیں۔ عدالت کا اس عمل کے قانونی پہلوؤں کو جانچنا بذاتِ خود اس مسئلے کی سنگینی کو ظاہر کرتا ہے۔ جمہوریت میں الیکشن کمیشن کی اصل طاقت اس کے قانونی اختیارات سے زیادہ اس کی غیر جانب داری ہے۔ حکومتیں آتی جاتی رہتی ہیں، جماعتیں جیتتی اور ہارتی ہیں، مگر انتخابی ادارے پر اعتماد برقرار رہنا چاہیے۔ اسی لیے ایس آئی آر کے معاملے میں اصل نقصان صرف یہ نہیں کہ کتنے نام شامل یا خارج ہوئے۔ اصل خطرہ یہ ہے کہ اگر ایک بڑا طبقہ یہ سمجھنے لگے کہ انتخابی فہرست قابلِ اعتماد نہیں تو انتخابات کے نتائج پر بھی اعتماد متاثر ہوگا۔ یہاں حکومت اور انتخابی کمیشن دونوں کے لیے ایک بنیادی اصول سامنے آتا ہے، شفافیت دفاع سے زیادہ مؤثر ہوتی ہے۔ اگر ہر حذف شدہ نام کی وجہ، ہر اعتراض کا ریکارڈ، ہر اپیل کا نتیجہ اور ہر اصلاح کا طریقہ عوام کے سامنے واضح ہو تو تنازع کی شدت کم ہوسکتی ہے۔ لیکن جب معلومات کے لیے سیاسی جماعتوں، عدالتوں یا صحافیوں کو بار بار سوال اٹھانے پڑیں تو شبہات بڑھتے ہیں۔

یہ کہنا قبل از وقت ہوگا کہ ایس آئی آر کے خلاف موجودہ احتجاج حکومت کی رخصتی کا پیش خیمہ بن چکا ہے۔ حکومتیں صرف احتجاج سے نہیں گرتیں اور احتجاج ہمیشہ انتخابی کامیابی میں تبدیل نہیں ہوتا۔ اس کے لیے وسیع عوامی حمایت، مسلسل تنظیم، واضح متبادل پروگرام اور سیاسی اتحاد ضروری ہوتا ہے۔ لیکن یہ ضرور کہا جاسکتا ہے کہ حالات ایک اہم موڑ پر پہنچ چکے ہیں۔ بی جے پی نے ان الزامات کو مسترد کرتے ہوئے اپوزیشن پر سیاسی مفاد کے لیے آئینی اداروں کو نشانہ بنانے کا الزام لگایا ہے۔ اس لیے آنے والے دنوں میں اصل مقابلہ صرف سڑک پر نہیں بیانیے کی سطح پر بھی ہوگا۔ ایک طرف حکومت کہے گی کہ انتخابی فہرستوں کی صفائی جمہوریت کی حفاظت ہے، دوسری طرف اپوزیشن کہے گی کہ اہل ووٹر کو فہرست سے نکالنا جمہوریت کو کمزور کرتا ہے۔ فیصلہ بالآخر شفاف اعداد و شمار، قانونی جانچ اور عوامی تجربے سے ہوگا۔

ایس آئی آر کے خلاف چوطرفہ احتجاج دراصل ہندوستانی جمہوریت کے ایک بڑے سوال کو سامنے لارہا ہے، کیا شہری اپنے ووٹ کے حق کو محض پانچ سال میں ایک دن استعمال ہونے والا حق سمجھتا ہے یا اسے اپنی مستقل شہری شناخت کا حصہ سمجھتا ہے؟ اگر دوسرا جواب درست ہے تو پھر ووٹر لسٹ میں نام کی موجودگی ایک معمولی انتظامی مسئلہ نہیں۔ یہ شہری کے جمہوری وجود کی ضمانت ہے۔ اسی لیے موجودہ احتجاج کی سب سے بڑی کامیابی حکومت گرانے کے بجائے یہ ہوگی کہ ہر شہری اپنے ووٹ، انتخابی فہرست اور انتخابی ادارے کے بارے میں پہلے سے زیادہ بیدار ہوجائے۔ سیاسی جماعتیں ایک دوسرے سے مقابلہ کرتی رہیں، مگر عوام کو یہ سمجھ آجائے کہ جمہوریت کسی جماعت کی جاگیر نہیں۔ ایس آئی آر کے خلاف موجودہ مزاحمت اسی معنی میں ایک ممکنہ بڑی تبدیلی کا اشارہ ہے۔ سیاست، سڑک، عدالت اور سول سوسائٹی، چاروں محاذ ایک ہی سوال پر جمع ہورہے ہیں؛ ووٹ کس کا ہے اور اس کی حفاظت کی ذمہ داری کس کی ہے؟

اس سوال کا جواب صرف حکومت یا الیکشن کمیشن کو نہیں دینا۔ سیاسی جماعتوں، عدالتوں، صحافت اور سب سے بڑھ کر عوام کو بھی دینا ہوگا۔ کیونکہ جمہوریت صرف ووٹ ڈالنے کا نام نہیں؛ ووٹ دینے کے حق کی حفاظت کا نام بھی ہے۔ اور جب عوام اپنے اس حق کی حفاظت کے لیے کھڑے ہوجائیں تو احتجاج محض احتجاج نہیں رہتا، وہ جمہوری بیداری کی علامت بن جاتا ہے۔

9810371907

وینس: اچھا صلہ دیا تو نے میرے پیار کا

ڈاکٹر سلیم خان

امریکہ کی محبت میں مودی جی نے ساری دنیا سے لڑائی کر لی۔ پچھلے سال ٹرمپ کے نائب صدر جے ڈی وینس اور ان کی ہند نژاد زوجہ اوشا کو ہندوستان بلا کر خوب پذیرائی کی لیکن اس احسان فراموش نے کھلے عام امریکہ میں زیر ملازمت ہندوستانی آئی ٹی پروفیشنلز کو 'بندھوا مزدور' کہہ دیا جو بھارت ماتا کی توہین تھی۔ پچھلے دنوں آر ایس ایس کے سربراہ موہن بھاگوت بڑے طمطراق سے امریکہ گئے تھے تاکہ ہندوستان کے حق میں ماحول سازی کرسکیں۔ انہوں ہندوستانی نژاد عوام کو امریکی قوانین پر عمل کرنے کی تلقین کرکے ٹرمپ انتظامیہ کا دل جیتنے کی کوشش کی۔ مسلمانوں کے بارے میں چکنی چپڑی باتیں کرکے اپنے دامن کے داغ دھونے سعی بھی کرڈالی مگر ان ساری کوششوں پر امریکہ کے نائب صدر جے ڈی وینس نے یہ کہہ کر پانی پھیر دیا کہ H-1B ویزا پر امریکہ میں کام کرنے والے غیر ملکی ملازمین یعنی ''بندھوا مزدور'' کو بعض کمپنیاں کم تنخواہ پر رکھ کر امریکی ملازمین کی حق تلفی کرتی ہیں۔ وشوگرو مودی کی زبان سے اس اہانت آمیز تبصرے کی مذمت میں ایک لفظ نہیں نکلا۔ وزارت خارجہ کی جانب سے معمولی احتجاج ہوگیا بس اور ٹائیں ٹائیں فش۔

جے ڈی وینس کے اس بیان سے امریکہ میں زیر ملازمت جن ہندوستانی پروفیشنلز کی توہین ہوئی وہ ٹیکنالوجی، تحقیق اور دیگر شعبوں میں کام کرتے ہیں۔ یہ لوگ نہ صرف مشہور ہندوستانی اداروں مثلاً ٹاٹا کنسلٹنسی سروسز، انفوسس، وپرو اور ایچ سی ایل میں کام کرتے ہیں بلکہ مائیکروسافٹ، ایڈوب، کاگنیزنٹ اور کیپ جیمینی جیسی امریکی کمپنیوں میں بھی زیر ملازمت ہیں۔ یہ معاملہ صرف زبانی بیان بازی تک محدود نہیں تھا بلکہ امریکی وزیر محنت نے بھی اعلان کردیا کہ نامزد اداروں کی نئی درخواستیں قبول نہیں کی جائیں گی اور زیر التوا درخواستوں پر کارروائی روک دی جائے گی۔ امریکی نائب صدر جے ڈی وینس نے بعض اداروں پر مقامی ملازمین کی جگہ غیر ملکی کارکن بھرتی کرنے اور ملازمتوں کے ضابطوں سے بیجا فائدہ اٹھانے کے الزامات بھی لگائے۔ اس کے برعکس ہندوستانی ٹیکنالوجی صنعت کی نمائندہ تنظیم کا دعویٰ ہے کہ اس کے اداروں نے امریکہ میں مقامی بھرتیاں بڑھائی ہیں۔ ان بیانات نے مودی جی کو پچھلے سال اپریل میں جے ڈی وینس کے ہندوستانی دورہ یاد آگیا ہوگا۔ وینس، اوشا اور 3 بچوں سمیت پہلے دورے پر آئے تھے۔ ان بچوں کو ہندوستانی لباس میں اکشر دھام مندر کے اندر دیکھ کر سے ہندتوا نواز جھوم اٹھے تھے مگر اب اس خوشی پر خاک پڑ گئی ہے۔

جے ڈی وانس کی زوجہ اوشا وینس کے والدین کا تعلق آندھرا پردیش سے تھا مگر وہ خود کیلیفورنیا میں پیدا ہوئیں۔ 2013 میں ان کی ییل لا اسکول میں جے ڈی سے ملاقات ہوئی اور 2014 میں شادی ہوگئی۔ امریکہ کے نائب صدر جے ڈی وینس نے ہندوستان کے چار روزہ دورے پر امریکہ کے ساتھ دوطرفہ تجارتی معاہدے پر بھی بات چیت کرکے ٹیرف اور مارکیٹ تک رسائی جیسے متعدد مسائل کو حل کرنے کی کوشش کی تھی۔ وزارت خارجہ کے ترجمان رندھیر جیسوال نے دورے کا مقصد بھارت-امریکہ جامع عالمی اسٹریٹجک شراکت داری کو مزید مضبوط بنانا بتایا تھا۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے نائب صدر وینس اور ان کی اہلیہ کے اعزاز میں عشائیہ دیا تھا۔ اس سے قبل دونوں رہنماؤں نے وسیع البنیاد مذاکرات بھی کیے۔ امریکہ کے نائب صدر کا وہ پہلا دورہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے تقریباً 60 ممالک بشمول ہندوستان پر سخت ٹیرف عائد کرنے کے بعد ہوا تھا اس لیے وہ خاصی اہمیت کا حامل تھا۔ دہلی میں دوطرفہ تجارتی معاہدے کو جلد حتمی شکل دے کر دونوں ممالک کے تعلقات کی مجموعی رفتار کو تیز کرنے کے بعد وینس اور ان کے اہل خانہ جے پور و آگرہ کی سیر و تفریح کے لیے نکل گئے۔ ایسا لگتا ہے کہ سنگ دل وینس پر ہندوستانی مہمان نوازی کا کوئی اثر نہیں ہوا۔

ٹرمپ انتظامیہ کی جانب سے ٹیکنالوجی جائنٹ مائیکروسافٹ سمیت بھارتی آئی ٹی کمپنیوں اور امریکی جامعات کو ایچ ون بی ویزہ پروگرام کے تحت معطل کرنے کا فیصلہ کرنے کے بعد اس کا جواز پیش کرنے کی ذمہ داری نائب صدر جے ڈی وینس کو سونپی گئی۔ انہوں نے مائیکروسافٹ سمیت آٹھ ٹیکنالوجی کمپنیوں پر غیر ملکی ملازمین کے لیے گرین کارڈ پروگرام کے غلط استعمال کا سنگین الزام لگا دیا۔ امریکی انتظامیہ کے مؤقف کی حمایت میں وہ بولے کہ ان کمپنیوں کی بھرتیوں سے امریکی شہریوں کے روزگار کے مواقع متاثر ہورہے ہیں۔ امریکی نائب صدر جے ڈی وینس نے وائٹ ہاؤس میں پریس کانفرنس کے دوران کہا کہ مائیکروسافٹ نے امریکی ملازمین کو ملازمتوں سے نکالنے کے بعد بڑی تعداد میں غیر ملکی کارکنوں کے لیے ویزے اور گرین کارڈ حاصل کیے۔ ان کے مطابق مائیکروسافٹ نے گزشتہ برس تقریباً 6 ہزار امریکی ملازمین کو نکالا، جبکہ اسی عرصے میں کمپنی نے غیر ملکی کارکنوں کے لیے 6 ہزار 300 ایچ ون بی ویزے حاصل کیے اور تقریباً 3 ہزار گرین کارڈ بھی حاصل کیے۔ ان اعداد و شمار کی روشنی میں وہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ مائیکروسافٹ نے ہر ایک امریکی ملازم کو نکالنے کے مقابلے میں ڈیڑھ غیر ملکی کارکن کو ملازمت دینے کا انتظام کیا۔

جے ڈی وینس نے مائیکروسافٹ کی عظمت کا اعتراف کرتے ہوئے اسے بہترین امریکی کارکنوں کو ملازمت دینے کی صلاح دی۔ انہوں نے الزام لگایا کہ گرین کارڈ کے لیے درخواست دینے سے پہلے کمپنیوں کو امریکی اخبارات میں ملازمتوں کے اشتہارات دینے کی شرط پوری کرنا ہوتی ہے مگر بعض کمپنیاں چھوٹے شہروں کے اخبارات میں اشتہار دے کر غیر ملکی کارکنوں کو بھرتی کرنے کی اجازت حاصل کر لیتی ہیں کیونکہ انہیں مقامی افراد کی جانب سے درخواستیں موصول نہیں ہوتیں۔ وینس کے مطابق اس طریقے سے امریکی کارکنوں کی جگہ غیر ملکی ملازمین کو لایا جارہا ہے۔ ان الزامات کی تردید میں مائیکروسافٹ کا کہنا ہے کہ گزشتہ مالی سال میں کمپنی کی جانب سے جمع کرائی گئی تقریباً 6 ہزار ایچ ون بی ویزا درخواستوں میں سے 80 فیصد پہلے سے کام کرنے والے ملازمین کے ویزوں کی مدت میں توسیع یا ان کی حیثیت تبدیل کرنے کے لیے تھیں۔ اس طرح وضاحت کی گئی کہ یہ درخواستیں نئے لوگوں کو بھرتی کرنے کے لیے نہیں تھیں۔ مائیکروسافٹ نے یہ بھی بتایا کہ نئے ملازمین پہلے سے قانونی طور پر امریکہ میں موجود تھے۔ یہ افراد امریکہ آنے والے نئے تارکین وطن نہیں تھے اور ایسے لوگ امریکہ کے اندر مائیکروسافٹ کی مجموعی تعدادِ ملازمین کا صرف ایک فیصد تھے۔

ایچ ون بی ویزا امریکہ میں ایسے غیر ملکی ماہرین کو ملازمت دینے کے لیے استعمال ہوتا ہے جن کی مہارت ناگزیر ہو۔ ٹیکنالوجی کمپنیوں میں اس ویزے کے تحت منظور ہونے والی تقریباً تین چوتھائی درخواستیں ہندوستانیوں کی ہوتی ہیں۔ امریکی شہریت اور امیگریشن سروسز کے اعداد و شمار کے مطابق، ایچ ون بی ویزے حاصل کرنے والے امریکی اداروں میں مائیکروسافٹ پانچویں نمبر پر ہے، جبکہ ایمیزون پہلے نمبر پر ہے۔ جے ڈی وینس نے غیر ملکی ملازمین کی بھرتی پر اعتراض کرتے ہوئے امیگریشن پروگراموں کا غلط استعمال کا سنگین الزام بھی لگادیا۔ سابق امریکی انتظامیہ میں شہریت اور امیگریشن سروسز کے سینئر مشیر ڈگ رینڈ نے جے ڈی وینس کے اعلان کو غیر واضح قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ اگر حکومت واقعی یہ سمجھتی ہے کہ ایچ ون بی ویزے پر کام کرنے والے افراد کا استحصال ہوتا ہے تو پھر کمپنیوں کو ان ملازمین کے لیے گرین کارڈ حاصل کرنے سے روکنا مناسب اقدام نہیں۔ ڈگ رینڈ کے مطابق گرین کارڈ کے بعد ملازم کا امیگریشن کے لیے اپنے آجر پر انحصار نہیں رہتا کیونکہ وہ مستقل رہائشی بن جاتا ہے اور ملازمت تبدیل کر کے بہتر تنخواہ کے لیے بات چیت کرسکتا ہے لیکن مقامی لوگوں کی بیروزگاری سے پریشان وینس کو استحصال ختم کرنے میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔

ٹرمپ انتظامیہ کی کارروائی صرف ٹیکنالوجی کمپنیوں تک محدود نہیں ہے بلکہ غیر ملکی طلبہ اور امریکی جامعات بھی اس کے نشانے پر ہیں۔ امریکی محکمہ ہوم لینڈ سکیورٹی کی تجویز کے مطابق امریکہ میں تعلیم حاصل کرنے والے بین الاقوامی طلبہ کو تعلیم کے دوران یا بعد میں متعلقہ شعبے میں کام کرنے کی اجازت دینے والے پروگرام کے لیے فی طالب علم 70 ہزار ڈالر فیس عائد کی جاسکتی ہے۔ اس تجویز کے تحت متعلقہ تعلیمی اداروں کو یہ فیس ادا کرنا ہوگی۔ جے ڈی وینس نے نو امریکی یونیورسٹیوں کے خلاف جے ون ویزا پروگرام میں مبینہ بے ضابطگیوں کی تحقیقات کا مطالبہ بھی کردیا ہے۔ یہ ویزا غیر ملکی شہریوں کو تبادلے کے پروگراموں کے تحت عارضی طور پر امریکہ میں تعلیم حاصل کرنے یا کام کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ وینس نے ہارورڈ، ییل، اسٹینفورڈ، براؤن یونیورسٹی، یونیورسٹی آف پٹسبرگ، یونیورسٹی آف کیلیفورنیا ڈیوس، کیلیفورنیا انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی، ایریزونا اسٹیٹ یونیورسٹی اور میساچوسٹس انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی پر نشانہ سادھا ہے۔ ٹرمپ انتظامیہ کے ان اقدامات کو ایک طرف امریکی ملازمین کے تحفظ اور امیگریشن نظام میں مبینہ بے ضابطگیوں کے خلاف کارروائی قرار دیا جارہا ہے مگر اس کے برخلاف ناقدین کو خدشہ ہے کہ غیر ملکی ماہرین اور طلبہ کے لیے مواقع محدود کرنے سے امریکی اداروں کی عالمی صلاحیتوں کو اپنی جانب راغب کرنے کی کوششیں متاثر ہوسکتی ہیں۔ یہ تمام اقدامات ہندوستانیوں کے لیے مشکلات کے ساتھ امریکی معاشرے میں زلزلے کے جھٹکوں کی علامات ہیں۔ اس چل چلاو کی بیلا پر علامہ اقبال کا یہ شعر صادق آتا ہے کہ۔

گیا دورِ سرمایہ داری گیا ☆ تماشا دکھا کر مداری گیا

☆☆☆

برطانیہ کے خلاف ہٹلر اور اس کے جنرلوں کا اعلان جنگ — ایک غلط فہمی کا نتیجہ

غلام غوث، بنگلور

1918 میں برطانیہ اور فرانس کے ساتھ ہوئے معاہدے کی بنیاد پر جرمنی فوج اور ایرفورس بڑھا نہیں سکتا تھا۔ اس لئے بغیر شور شرابے کے خفیہ طریقہ سے ہٹلر نے جنگی ٹینک، ایر کرافت اور دوسرا جنگی سامان بنانے لگا۔ 1935 میں اس کے پاس 2500 ایر کرافت، لاکھوں کی فوج اور بے شمار جنگی ساز و سامان تیار ہوگیا۔ ہٹلر اپنے بجٹ کا 52 فیصد حصہ ملٹری پر خرچ کرنے لگا جبکہ دوسرے ممالک صرف دس یا بیس فیصد خرچ کر رہے تھے۔ ہٹلر نے اپنے ہی 70,000 جرمن معزور لنگڑے، لولے اور ذہنی طور پر معزور بچوں کو یہ کہہ کر مروا دیا کہ وہ جرمنی کے لئے فائدہ مند نہیں ہیں اور وہ ملک پر بوجھ ہیں۔ اس نے لاکھوں یہودیوں کی املاک ضبط کرلی اور انہیں مخصوص کیمپوں میں رکھ کر انہیں مروا دیا۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب جرمنی قلاش تھا تو اس نے کہاں سے روپے لائے۔ ہٹلر نے ایک پانزی اسکیم چلائی جو "یاماشا کرت" نامی شخص کی اسکیم تھی۔ ہٹلر نے اسے جرمنی کی سنٹرل بینک کا چیرمین بنا دیا اور آگسٹ 1934 میں منسٹر وف فائنانس بنا دیا گیا۔ اس کا کام تھا خفیہ طریقہ سے سرمایہ لانا اور ملٹری ساز و سامان بنانے کے لئے روپے مہیا کرنا۔ شاکرت نے ایک پانزی کمپنی MEO بنائی جو صرف کاغذی کمپنی تھی۔ اس کا سرمایہ صرف ایک ملین بتایا گیا اور اس کا کام دوسری کمپنیوں کو مشورے دینا بتایا تھا۔ اس کی نہ کوئی آفس تھی اور نہ کوئی ملازم۔ کمپنیوں کو ہزاروں ٹینک اور ایر کرافت بنانے کا آرڈر دیا جاتا اور انہیں روپے دینے کے بجائے Promisary note دیے جاتے جن میں وعدہ کیا جاتا کہ آنے والے پانچ سالوں میں 1939 تک انہیں چار فیصد سود کے ساتھ روپے لوٹائے جائیں گے۔ کمپنیاں ان نوٹوں کو سنٹرل بینکوں میں جمع کرا کر نقدی لیتے تھے۔ اس تمام بزنس کو پراویٹ بزنس بتایا جاتا۔ حکومت کا اس میں کوئی ہاتھ نظر نہیں آتا تھا۔ یہ سب دوسرے ممالک کو گمراہ کرنے کے لئے تھا تاکہ انہیں معلوم نہ ہو کہ جرمنی دوبارہ جنگ کے لئے تیار ہورہا ہے۔ اس طرح کمپنیاں کام کرنے لگیں، لوگوں کو ملازمت ملنے لگی اور جنگی ساز و سامان بھی بننے لگا۔ جرمنی نے بارہ بلین جرمن کرنسی اس طرح پیدا کیے۔ 1936 تک جرمنی نے عالمی معاہدے کی تمام پابندیوں کو توڑ چکا تھا۔ جو Promisary Note کاغذی کمپنی نے دیے وہ روپے 1939 میں بنکوں کو لوٹانا تھا مگر حکومت کے پاس کوئی نقدی نہیں تھی۔ ایسے میں ان کے پاس ایک ہی راستہ تھا اور وہ یہ کہ دوسرے ممالک سے حاصل کرنا۔ اس لئے جرمنی نے سب سے پہلے آسٹریا کو طاقت کے بل پر 1938 مارچ میں قبضہ کیا۔ آسٹریا کے پاس بے شمار سونا، معدنیات اور دولت تھی۔ اس کے دوسرے سال چیکو سلاویہ پر قبضہ کیا اور ایسے ہی تمام پڑوسی ممالک پر قبضہ کرکے وہاں کی تمام دولت، اناج، تیل، لوہا، کاپر، کوئلہ اور دیگر چیزیں جرمنی لے آیا۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ جنگیں شروع کرنا ہٹلر کی معاشی مجبوری اور حماقت تھی۔ اس طرح اس نے تمام جرمنی سے چھینے گئے ٹکڑوں کو دوبارہ جرمنی میں شامل کیا۔ برطانیہ اور فرانس اس لئے خاموش رہے کیونکہ وہ سب صرف جرمنی کے الگ کئے ہوئے ٹکڑے تھے۔ ان کی خاموشی کا فائدہ اٹھا کر ہٹلر نے 1939 میں پولینڈ پر قبضہ کرلیا اور اس کی تمام دولت پر قبضہ کرلیا۔ اس کا فائدہ اٹھا کر روس نے بھی پولینڈ کے ایک حصہ پر قبضہ کرلیا اور دونوں مین ایک دوسرے پر حملہ نہ کرنے کا معاہدہ کرلیا گیا۔ مگر اندر ہی اندر ہٹلر روس کی کمیونسٹ حکومت کو ختم کرنا چاہتا تھا۔ اب جرمنی ایک بہت بڑی طاقت بن چکا تھا اور عوام بھی اس کامیابی سے خوش تھے، ہٹلر نے پولینڈ کا تمام سونا اور دولت پر قبضہ کرلیا اور اس سے اپنی فوجی طاقت کو بڑھانے لگا۔ اس کے دل میں ہمیشہ سے فرانس کے خلاف غصہ اور دشمنی تھی کیونکہ فرانس نے جرمنی کو مجبور کرکے اس کے ساتھ ایک شرمناک معاہدہ کیا تھا۔ اس لئے اس کا دوسرا نشانہ فرانس تھا مگر وہ جانتا تھا کہ اگر اس نے فرانس پر حملہ کیا تو برطانیہ اس کے خلاف میدان میں اتر جائے گا۔ اگر ہٹلر فرانس پر 1940 میں حملہ نہ کرتا اور جو اس نے حاصل کیا اسی پر خاموش رہتا تو آج متحدہ جرمنی کبھی برباد نہ ہوتا۔ ہٹلر کی بیوقوفی، حرص اور ضد نے جرمنی اور اس کی قوم کو بربادی کے اندھیرے غار میں ڈال دیا۔ ابتدائی کامیابی سے ہٹلر کو یہ غلط احساس ہوگیا کہ وہ ہر محاذ پر کامیاب ہوتا رہے گا اور برطانیہ، فرانس اور امریکہ ایسے ہی خاموش رہیں گے۔ شروع ہی سے جرمنی کے فارن منسٹر" رپن ٹرآپ Rippan Trap "نے ہٹلر کو یقین دلا دیا تھا کہ برطانیہ اور فرانس جرمنی کے خلاف جنگ نہیں کریں گے بلکہ خاموشی اختیار کریں گے۔

ہوا بھی ایسا ہی۔ دونوں ممالک سمجھتے تھے کہ جرمنی اس سے آگے نہیں بڑھے گا۔ مگر جب اس نے 1.9.1939 کو پولینڈ پر حملہ کیا تو برطانیہ اور فرانس دونوں نے جرمنی کو الٹی میٹم دے دیا کہ وہ اپنی افواج کو واپس بلالے۔ جب جرمنی نے اس کا جواب نہیں دیا تو دونوں نے اعلان جنگ کردیا۔ (آج جو امریکہ اور اسرائیل نے ایران پر حملہ کیا ہے وہ اسی خیال کے تحت کہ کوئی بھی مسلم ملک ایران کے ساتھ کھڑا نہیں ہوگا اور وہ صرف ایک ہفتہ کے اندر ایران کو شکست دے دیں گے۔ حالانکہ کسی بھی مسلم ملک نے جنگ میں ایران کا ساتھ نہیں دیا مگر ایران لوہے کے چنے ثابت ہوا کیونکہ ایران نے ایسے دن کے آنے کا اندیشہ کرتے ہوئے لاکھوں راکٹ، میزئل اور ڈرونس تیار کرلیے تھے)۔ جو جرمن عوام 1938 سے لے کر 1942 تک جرمن فوجوں کی جنگوں میں کامیابی پر خوشیاں مناتے تھے اور ہٹلر کو اپنا ہیرو سمجھتے تھے وہ 1942 کے بعد اپنی بڑھتی ہوئی شکستوں کو لے کر رنجیدہ اور خوفزدہ رہنے لگے۔ 1941 میں جب جرمنی نے 6 لاکھ فوج کے ساتھ آپریشن باربروسہ کا نام دے کر سوویت یونین پر اچانک حملہ کردیا اور لاکھوں روسیوں کو موت کے گھاٹ اتارتے ہوئے ماسکو، لینن گراڈ اور اسٹالن گراڈ تک پہنچ گئے تب تک جرمن عوام خوشیاں منانے لگے۔ مگر جب 1943 میں انہیں سخت سردی اور برف باری کا سامنا ہوا اور ہزاروں جرمن مرنے لگے اور شکست نظر آنے لگی تب جرمن شہری رنج و غم میں مبتلا ہوگئے۔ فیلڈ مارشل پالس Palu نے شکست تسلیم کرتے ہوئے ہزاروں فوجیوں کو لے کر ہتھیار ڈال دیے۔ اسے دیکھ کر ہٹلر نے کہا کہ انہیں ہتھیار ڈالنے کے بجائے خودکشی کرلینا چاہیے تھا۔ جرمن سپاہیوں نے نہ صرف روسیوں کو بھوک و پیاس کی تکلیف دے کر مارا تھا اور ان کی عورتوں کی عزت بھی لوٹ لیے تھے۔ مگر جب روسیوں نے 1944 میں جرمنی کا گھیراو کیا تو وہ اتنے غصہ میں بھرے ہوئے تھے کہ انہوں نے ہر کسی کو مار دیا اور عورتوں کا وہی حال کیا جو جرمنوں نے ان کی عورتوں کا کیا تھا۔ افسوس اس بات پر کرنا ہے کہ عوام جو پڑھی لکھی تھی اور عقلمند تھی وہ اس پاگل ہٹلر کی باتوں میں کیوں آگئے اور دنیا کے آٹھ کروڑ انسانوں کو مروا دیا اور شہروں کو برباد کروا دیا۔ آخری وقت میں بھی ہٹلر نے کہا کہ جو قوم جنگ جیت نہیں سکتی اس کا مرجانا ہی اچھا ہے۔ یعنی جرمن عوام خود سپردگی کرنے کے بجائے خودکشی کرلینا تھا۔ ایسا تو صرف ایک پاگل ہی کہہ سکتا ہے۔ فیلڈ مارشل ولہلم کیٹل جو ہٹلر کے نہایت ہی وفادار اور بھروسے مند ملٹری کمانڈر تھے اور جو ہمیشہ ہٹلر کی ہاں میں ہاں ملاتے تھے انہوں نے جرمنی کی شکست کے بعد نیورمبرگ ٹرئیل کے دوران کہا کہ وہ ہٹلر کی ہاں میں ہاں ملانے کے لئے اس لئے مجبور تھے کہ ہٹلر کو اس کے خیالات سے اتفاق نہ کرنا منظور نہیں تھا۔ وہ اسے ملک کے ساتھ غداری قرار دیتا تھا اور انہیں مروا دیتا تھا۔ ہٹلر نے قریب چالیس جنرلوں کو مروا دیا اور ہرنا کامی کا سہرا ان کے سر باندھتا تھا۔ کسی بھی معاملہ میں شکست کے لئے اپنے آپ کو ذمہ دار نہیں سمجھتا تھا۔ سوچنا یہ ہے کہ کیا آج بھی مسلم اور یوروپی ملکوں میں ایسا نہیں ہورہا ہے۔

فون: 9980827221

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی- وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

حضرت مولانا ڈاکٹر سعید الرحمن ندوی ندوہ کے سرخیل

محمد قمر عالم ندوی
محلہ کریمیہ، گڑھول شریف
، سیتامڑھی، بہار، انڈیا

برصغیر میں مادر علمی دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ کو الگ ہی مقام ومرتبہ اور شناخت حاصل ہے، یہی وجہ ہے کہ ملک کے کونے کونے میں ندوہ کا نام روز روشن کی طرح عیاں اور تابندہ ہے، ملک وبیرون ملک سے جوق درجوق طالبان علوم نبوت علمی تشنگی کی سیرابی کے لئے دارالعلوم ندوۃ العلماء کا سفر کرتے ہیں اور یہاں سے تعلیم وتربیت اور قلب وجگر کو منور ومجلہ کر کے سکون وطمینان پاتے ہیں، اب بھی ندوہ میں کئی ملکوں کے طلباء تعلیم حاصل کرتے ہیں اور یہاں کی آب وہوا میں پوری طرح سے گھل مل جاتے ہیں، عالم وفاضل کے ساتھ اچھے باکمال شخصیت بن کر ہی رخصت ہوتے ہیں اور دنیا کی مختلف میدان میں جا کر اپنی قابلیت وصلاحیت، علم وہنر کا لوہا منواتے ہیں۔

دارالعلوم ندوۃ العلماء کے عربی زبان وادب کے عظیم اسکالر، استاذ الاساتذہ ومہتمم حضرت مولانا ڈاکٹر سعید الرحمان ندوی کی شخصیت سے کون واقف نہیں، داراعلوم ندوۃ العلماء کے سرخیل تھے، ندوہ کی شان وشوکت اور درس تدریس کے ساتھ عربی زبان وادب کے ترجمان تھے، آپ کی کامیابی کا چرچا زبان زدعام تھا، حضرت مولانا درس وتدریس کے ساتھ دفتر اہتمام بھی دیکھتے تھے اور ہر باریق سے باریق چیز پر گہری نگاہ رکھتے تھے، خلاف معمول کچھ بھی برداشت کرنا تو دور کی بات ہے دیکھنا بھی پسند نہیں تھا، مولانا سعید الرحمان ندوی وقت کے بہت پابند اور وعدہ کے پکے تھے، کوئی معمولی سی معمولی کام کو کل کے لئے چھوڑنا اور ٹالنا گوارا نہیں کرتے تھے جو بھی کام ہوتا خواہ چھوٹا ہو یا بڑا وقت پر پایہ تکمیل تک پہنچانے کے بعد ہی دفتر اہتمام سے اٹھتے تھے، مولانا کے ٹائم ٹیبل کے بارے میں ندوہ میں مشہور تھا کہ گھڑی غلط ہوسکتا ہے لیکن مولانا کا ٹائم غلط نہیں ہوسکتا ہے، اس بات کا گواہ راقم الحروف خود ہے حضرت مہتمم سے عالیہ رابعہ سیکشن الف میں الادب العربی پڑھنے کا شرف حاصل ہوا، وقت جیسے شروع ہوتا درجہ میں حاضر ہوجاتے تھے، حاضری کے بعد پہلے عبارت خوانی کراتے باریک بینی کے ساتھ تشریح وتوضیح کرتے معنی مطلب کی عبارت بالا کی روشنی میں مثال کے ساتھ سمجھاتے تھے، حضرت مولانا ڈاکٹر سعید الرحمن ندوی کی زندگی گوناگوں صلاحیت وکردار کے مالک شخص تھے، اگران کی زندگی کے ہرگوشے پر روشنی ڈالی جائے تو کوئی جلد منظر عام پر آسکتی ہے لیکن بات پوری نہیں ہوسکتی۔

حضرت مولانا ڈاکٹر سعید الرحمان اعظمی ندوی ندوہ کے جامع مسجد کے امام وخطیب اور بہترین مقرر بھی تھے، کئی سالوں سے مسلسل امامت وخطابت کی ذمہ داری بحسن وخوبی کے ساتھ انجام دیتے تھے، اذان سے پہلے مسجد تشریف لے جاتے، قرآن کریم کی تلاوت کا خوب پابندی کے ساتھ اہتمام کرتے تھے، حضرت مولانا سعید الرحمان ندوی کا جمعہ کا خطبہ عربی زبان میں عصر حاضر کے موضوع پر بہت عمدہ ہوتا تھا، اہل عرب بھی ایک عجمی کی عربی زبان دانی پر ملکہ وقدرت تامہ دیکھ کر عش عش کرنے لگتے تھے، خوب داد وتحسین سے نوازتے تھے، اکثر وبیشتر فجر کی نماز میں لمبی سورہ کی تلاوت کرتے اور ٹھہر ٹھہر کر نماز پڑھاتے تھے، نماز پڑھنے والے مقتدیوں کو سکون واطمینان ملتا تھا۔

جمعہ کے دن آذان سے پہلے ندروہ کے طلباء واساتذہ کرام اور شہر کی اہم شخصیات سے مسجد کھچا کھچ بھر جاتا اور حضرت مولانا ڈاکٹر سعید الرحمن ندوی عربی زبان میں فصاحت وبلاغت وطلاقت ولسانی اور فراٹے کے ساتھ عربی زبان میں خطبہ دیتے تھے جن لوگوں کو عربی زبان سمجھ میں آتا تھا، ان کو لطف ملتا تھا، ذہن ودماغ کے بند دریچے کھل جاتا تھا اور جس کو نہیں سمجھ میں آتا وہ بوریت محسوس کرتا اور خطبہ ختم ہونے کا انتظار کرتا تھا، حضرت مولانا کی عربی زبان دانی پر عرب حضرات بھی عش عش کرتے تھے اور غور سے سنتے بھی تھے، حضرت مولانا سعید الرحمان ندوی کو عربی زبان وادب پر مہارت تامہ حاصل تھا، عربی پڑھنا، عربی لکھنا اور بولنا ان کے گھر کی لونڈی تھی، عربی زبان وادب میں اچھا تجربہ رکھتے تھے۔

عبقری شخصیت حضرت مولانا ڈاکٹر سعید الرحمن ندوی ماہنامہ عربی مجلہ البعث الاسلامی کے اڈیٹر اور اس مجلہ کے بانیوں میں شمار ہوتا تھا، اس مجلہ کی شروعات محمد الحسنی اور استاد محترم حضرت مولانا ڈاکٹر سعید الرحمان ندوی نے کیا تھا اور بہت کم سالوں میں البعث الاسلامی کو علمی وادبی حلقوں میں ہاتھوں ہاتھ لیا گیا اور خوب داد وتحسین شرف قبولیت سے نوازا گیا، حضرت مولا محمد الحسنی کے انتقال کے بعد البعث الاسلامی کی ترویج واشاعت میں بڑھ چڑھ کر نہ صرف حصہ لیا بلکہ حضرت مولانا سعید الرحمن ندوی نے اہم رول ادا کیا، شروع سے ابتک تقریبا ۴۳ سالوں تک البعث الاسلامی کی ادارت کی ذمہ حسن وخوبی کے ساتھ انجام دیا جو کہ بہت بڑی بات ہے۔

حضرت مولانا ڈاکٹر سعید الرحمان ندوی اعظمی کی پیدائش ۱۴ مئی ۱۹۳۴ء کو اعظم گڑھ میں ہوئی، ابتدائی طور پر گھریلو تعلیم وتربیت اور عمومی تعلیم اپنے والدین خاص کر والد محترم اور برادر معظم ومشفق جناب عزیز الرحمن ہیں، اس کے بعد جامعہ مفتاح العلوم مئو سے عالمیت وفضیلت کی سند حاصل کی، اس کے بعد تخصص فی الادب عربی میں ندوۃ العلماء سے کیا، آپ کے اساتذہ کے اسماء گرامی یہ ہیں: حضرت مولانا مفتی سعید ندوی سابق مفتی عام دارالعلوم ندوۃ العلماء، استاد حضرت مولانا عبدالحفیظ بلیاوی، حضرت مولانا ابوالعرفان ندوہ رحمہم اللہ جمیعا۔ مزید علمی استفادے کے لئے بغداد میں بھی قیام کی اا اور وہاں معروف عالم دین ڈاکٹر تقی الدین ہلالی سے مراکشی استفادہ کیا، وہاں گیارہ مہینے قیام کیا وہاں کی درس تدریس علم وحکمت اور آب وہوا کو قریب سے جانا اور سمجھا، اس کے بعد ندوہ واپس آگئے، دارالعلوم ندوۃ العلماء دریس کے دوران انہوں نے عربی زبان وادب کی تعلیم کے ساتھ علمی وفکری تربیت میں نمایاں کردار ادا کیا۔

حضرت مولانا ڈاکٹر سعید الرحمان ندوی شروع دن سے البعث الاسلامی کے شریک ادارت رہے، اس مجلہ کی ترقی میں اپنی انتھک کوشش صرف کردی، البعث الاسلامی کے بانی حضرت مولانا محمد الحسنی کے انتقال کے بعد مدیر اعلی کے منصب پر فائز ہوئے، اس وقت سے لیکر آخر عمر تک اس اہم منصب پر فائز رہے، صحافت عربی اردو زبان وادب البعث الاسلامی کے مدیر اعلی کی حیثیت سے اس کی علمی اور فکری راوایت کو آگے بڑھایا۔

مولانا کی عربی زبان وادب میں بے مثال خدمات کے اعتراف کرتے ہوئے حکومت ہند ۱۹۹۴ میں انہیں صدر جمہوریہ ہند ایوارڈ سے بھی نوازا گیا، مولانا نے ۲۰۰۰ میں منصب اہتمام کی ذمہ داری سنبھالی اور اس کے ساتھ ہی امام وخطیب کی ذمہ داری انجام دیتے رہے، ندوۃ العلماء کے ساتھ ساتھ عالمی رابطہ عالمی رابطہ اسلامی کے رکن اور دینی تعلیمی کونسل کے نائب صدر کے ساتھ مختلف علمی دینی اور تعلیمی اداروں سے وابستہ رہے۔

حضرت مولانا ڈاکٹر سعید الرحمن ندوی عربی زبان وادب میں کئی درجن کتابیں تصنیف وتالیف کی ہیں، جو کہ عربی اردو زبان ادب کے طلباء واساتذہ کے لئے بہت اہم اور مفید ثابت ہوں گی، ان میں اہم کتابیں مندرجہ ذیل ہیں، شعراء الرسول فی ضوء الواقع والقریض، الدعوہ الاسلامیہ: منجزات، مشکلات، طرق المعالجہ، ارتالیس سال شفقتوں کے سائے میں، اسلام اور مغرب، اسوہ حسنہ کے آئینہ میں، اسلامی ثقافت اور ندوۃ العلماء، قافلہ علم وادب، علم التصریف، ساعد مع العارفین، تذکرہ اہل دل وغیرہ ہیں۔

استاد محترم حضرت مولانا سعید الرحمان ندوی دوتین سالوں سے بیمار اور بستر مرض پر تھے، درازی عمر کی وجہ سے بہت زیادہ کمزور ولاگر ہوگئے تھے، سفر سے بھی گریز کرتے تھے اور ندوۃ سے متصل مکام نگرا اپنے گھر پر ہی رہتے تھے، حضرت مولانا سعید الرحمن ندوی کی خدمت میں عبداللہ مخدومی ندوی اور فرمان ندوی وغیرہم بہت اہم رول ادا کیا، اللہ انہیں بھی نعم البدل عطا فرمائے۔

۷ اکتوبر ۲۰۲۶ بمطابق ۲۴ ربیع الثانی ۱۴۴۸ ہجری بروز بدھ عصر کے وقت روح قفس عنصری سے پرواز کرگئی، اناللہ وانا الیہ راجعون، دوسری دن صبح ۸ بجے نماز جنازہ دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ کے ناظم حضرت مولانا بلال حسنی ندوی مدظلہ العالی نے ندوہ کے وسیع وعریض میدان میں ادا کرائی اور پچاس ہزاروں سے زائد فرزاندان توحید اور طلباء واساتذہ کرام اور شہر کی معزز شخصیات کی موجودگی میں ڈالی گنج کے شہر خموشاں میں سپرد خاک کردیا گیا، پسماندگان میں بیٹا اور بیٹی کے ساتھ بیوہ کو چھوڑ کر دنیا سے رخصت ہوگئے، اللہ حضرت کی بال بال اور کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے اور قبر کے مراحل کو آسان فرمائے، اور ہم سب کے استاد محترم حضرت مولانا سعید الرحمان ندوی کی مغفرت فرمائے آمین ☆☆☆

(مولانا) محمد معروف سیدپوری
مہتمم نور القرآن، لکھنؤ

دنیا تیزی سے بدل رہی ہے۔ علم و تحقیق کے نئے دروازے کھل رہے ہیں، ٹیکنالوجی انسانی زندگی کا رخ متعین کر رہی ہے اور کامیابی کے معیار مسلسل تبدیل ہو رہے ہیں۔ ایسے دور میں ہر زندہ قوم اپنے حالات کا جائزہ لیتی ہے، اپنی کمزوریوں کو پہچانتی ہے اور مستقبل کی تعمیر کے لیے نئی راہیں تلاش کرتی ہے۔ ملت اسلامیہ کے سامنے بھی آج یہی بنیادی سوال ہے کہ ہم بدلتے ہوئے حالات میں اپنی نئی نسل کو کس قدر تیار کر رہے ہیں اور آنے والے کل کے لیے ہماری عملی تیاری کیا ہے؟

ہماری گفتگو میں ملت کے مسائل، تعلیمی پسماندگی، نوجوانوں کی بے چینی اور معاشرتی انتشار کا ذکر اکثر ہوتا ہے، لیکن ضرورت اس بات کی ہے کہ شکایتوں سے آگے بڑھ کر حل کی طرف قدم اٹھایا جائے۔ قوموں کی تقدیر محض جذباتی نعروں سے نہیں بدلتی؛ اس کیلئے علم، کردار، محنت، منصوبہ بندی اور مسلسل جدوجہد درکار ہوتی ہے۔ ہمیں یہ سمجھنا ہوگا کہ دوسروں کی غلطیوں کی نشاندہی سے پہلے اپنی ذمہ داریوں کا احساس پیدا کرنا ہی حقیقی اصلاح کی پہلی منزل ہے۔

تعلیم کسی بھی قوم کی ترقی کی بنیاد ہے۔ مسلمانوں کے لیے ضروری ہے کہ دینی تعلیم کے ساتھ عصری علوم، سائنسی شعور، زبان وادب اور جدید ٹیکنالوجی کے میدانوں میں بھی اپنی صلاحیتوں کو فروغ دیں۔ دینی تعلیم انسان کو اخلاقی سمت عطا کرتی ہے، جبکہ عصری علوم زندگی کے عملی مسائل حل کرنے اور معاشرے کی تعمیر میں کردار ادا کرنے کے مواقع فراہم کرتے ہیں۔ ان دونوں کو ایک دوسرے کے مقابل کھڑا کرنے کے بجائے علم، تحقیق اور کردار کی مشترکہ بنیاد پر آگے بڑھنا چاہیے۔

ہمارے مدارس، اسکولوں اور تعلیمی اداروں کو طلبہ کی ذہنی و اخلاقی تربیت پر خصوصی توجہ دینی چاہیے۔ تعلیم کا مقصد صرف امتحان میں کامیابی یا ملازمت کا حصول نہیں، بلکہ ایسے افراد تیار کرنا ہے جو سچائی، دیانت، تحمل اور خدمت خلق کو اپنی زندگی کا حصہ بنائیں۔ اگر ہر محلے میں مستحق طلبہ کی مدد، تعلیمی رہنمائی اور کیریئر مشاورت کا مستقل نظام قائم ہوجائے تو محدود وسائل کے باوجود نئی نسل کے لیے ترقی کے امکانات وسیع ہوسکتے ہیں۔ اس پورے عمل میں معلم کا کردار غیر معمولی اہمیت رکھتا ہے۔ استاد صرف کتاب نہیں پڑھاتا، بلکہ وہ ذہن بناتا، کردار سنوارتا اور مستقبل کی بنیاد رکھتا ہے۔

اس کی گفتگو، اس کا طرزِ عمل اور اس کی دیانت طلبہ کے دل ودماغ پر گہرے اثرات مرتب کرتی ہے۔ آج معلم کی ذمہ داری پہلے سے زیادہ بڑھ گئی ہے، کیونکہ نئی نسل معلومات کے ایک ایسے سیلاب میں زندگی گزار رہی ہے جہاں صحیح اور غلط میں امتیاز کرنا ایک بڑا چیلنج بن چکا ہے۔ استاد کو طلبہ میں مطالعے، تحقیق، سوال کرنے، دلیل سمجھنے اور اختلاف کو برداشت کرنے کی صلاحیت پیدا کرنی ہوگی۔ گھریلو تربیت بھی اسی قدر ضروری ہے۔ بچہ سب سے پہلے اپنے گھر سے سچائی، احترام، ذمہ داری اور اخلاق کا سبق سیکھتا ہے۔ والدین کی عملی زندگی ان کی نصیحتوں سے زیادہ مؤثر ہوتی ہے۔ موجودہ دور

مسلمانوں کے لیے ضروری ہے کہ دینی تعلیم کے ساتھ عصری علوم، سائنسی شعور، زبان وادب اور جدید ٹیکنالوجی کے میدانوں میں بھی اپنی صلاحیتوں کو فروغ دیں۔ دینی تعلیم انسان کو اخلاقی سمت عطا کرتی ہے، جبکہ عصری علوم زندگی کے عملی مسائل حل کرنے اور معاشرے کی تعمیر میں کردار ادا کرنے کے مواقع فراہم کرتے ہیں۔ ان دونوں کو ایک دوسرے کے مقابل کھڑا کرنے کے بجائے علم، تحقیق اور کردار کی مشترکہ بنیاد پر آگے بڑھنا چاہیے۔

میں موبائل فون اور سوشل میڈیا نے بچوں کے سامنے نئے امکانات بھی پیدا کیے ہیں اور نئے خطرات بھی۔ اس لیے والدین کو محض پابندیاں عائد کرنے کے بجائے بچوں کے ساتھ اعتماد کا رشتہ قائم کرنا، ان کی سرگرمیوں پر نظر رکھنا اور انہیں مفید مشاغل کی طرف راغب کرنا چاہیے۔

نوجوان کسی قوم کا سب سے قیمتی سرمایہ ہوتے ہیں۔ ان کی صلاحیتوں کو پہچاننا، انہیں صحیح رہنمائی فراہم کرنا اور تعلیم و روزگار کے مواقع سے جوڑنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ نوجوانوں سے صرف قربانی اور ذمہ داری کا مطالبہ کافی نہیں، انہیں اعتماد، حوصلہ اور آگے بڑھنے کے مواقع بھی دینے ہوں گے۔ محلے اور قصبے کی سطح پر مطالعاتی حلقے، ہنرمندی کے پروگرام، کیریئر رہنمائی اور سماجی خدمت کی سرگرمیاں شروع کی جاسکتی ہیں۔ جب نوجوانوں کو مقصد ملتا ہے تو ان کی توانائی تعمیری قوت میں تبدیل ہوجاتی ہے۔ ڈیجیٹل دور نے معلومات کو عام کردیا ہے، مگر ہر معلومات کو علم سمجھ لینا ایک بڑی غلطی ہے۔ سوشل میڈیا پر غیر مصدقہ خبریں پھیلانا، تحقیق کے بغیر کسی الزام کو آگے بڑھانا اور اختلاف کی بنیاد پر دوسروں کی کردار کشی کرنا معاشرتی اعتماد کو نقصان پہنچاتا ہے۔ قرآن مجید کی سورۂ حجرات میں خبر کی تحقیق کی ہدایت آج بھی ہمارے لیے بنیادی رہنمائی فراہم کرتی ہے۔ ہمیں سوشل میڈیا کو افواہوں اور نفرت کے بجائے علم، اصلاح، خیر خواہی اور مثبت مکالمے کا ذریعہ بنانا چاہیے۔

ملت کی اجتماعی قوت کیلئے باہمی احترام اور تعاون بھی ضروری ہے۔ علمی، فکری اور فقہی اختلافات اپنی جگہ، لیکن انہیں دشمنی میں تبدیل کردینا کسی کے مفاد میں نہیں۔ ہمیں اختلاف کے باوجود مشترکہ مسائل کے حل کیلئے متحد ہونا سیکھنا ہوگا۔ تعلیم، غربت، بے روزگاری، صحت اور ضرورت مندوں کی مدد ایسے میدان ہیں جہاں تعاون کے وسیع امکانات موجود ہیں۔ کامیاب معاشرے وہ ہوتے ہیں جو اختلاف کے باوجود اجتماعی مفاد کو فراموش نہیں کرتے۔ اسی طرح خدمت خلق کو محض وقتی جذبے کے بجائے مستقل اجتماعی ذمہ داری بنانا ہوگا۔ کسی غریب بچے کی تعلیم کا انتظام، کسی بیمار کی مدد، کسی بے روزگار نوجوان کی رہنمائی اور کسی ضرورت مند خاندان کی باعزت کفالت بظاہر چھوٹے کام ہیں، لیکن ان کے اثرات بہت دور تک پہنچتے ہیں۔ اس کیلئے شفاف نظام، دیانت دارانہ انتظام اور مستحق افراد کی عزتِ نفس کا تحفظ ضروری ہے۔ خدمت وہی حقیقی ہے جس میں احسان جتانے کے بجائے انسانیت کی بھلائی کو مقدم رکھا جائے۔

ہم اپنی اجتماعی سرگرمیوں میں منصوبہ بندی اور احتساب کو بھی جگہ دیں۔ ہر ادارہ اگر اپنے مقاصد واضح کرے، ذمہ داریاں تقسیم کرے اور اپنے کاموں کا باقاعدہ جائزہ لیں تو بہت سی کمزوریاں دور ہوسکتی ہیں۔ محض بڑے اعلانات کافی نہیں، اصل اہمیت اس بات کی ہے کہ ان اعلانات سے عام انسان کی زندگی میں کتنی بہتری آئی۔ قوموں کی تعمیر مسلسل محنت، دیانت دارانہ کوشش اور عملی نتائج سے ہوتی ہے۔ یاد رکھیے، قوموں کا مستقبل کسی ایک تقریر، ایک جلسے یا ایک شخصیت سے نہیں بنتا، یہ اس وقت تعمیر ہوتا ہے جب استاد اپنی ذمہ داری نبھاتا ہے، والدین اپنی اولاد کی تربیت کرتے ہیں، نوجوان اپنے وقت کی قدر کرتے ہیں اور اہل ثروت اپنی صلاحیتوں اور وسائل کو معاشرے کی بھلائی کیلئے استعمال کرتے ہیں۔ آئیے، ہم شکایت سے اصلاح، انتشار سے اتحاد اور خوابوں سے عملی جدوجہد کی طرف قدم بڑھائیں۔

رابطہ نمبر: 9648997110

سیاسی بیداری اور نئی انتخابی ترجیحات کا فیصلہ ضروری

تعلیم، روزگار، تناسب کے حساب سے نمائندگی اور حقوق کا جائزہ ضروری

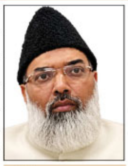

سید شاہ واصف حسن واعظی
سجادہ نشین خانقاہ عالیہ وارثیہ حسنیہ لکھنؤ
9235555776

اترپردیش کے 2027 کے اسمبلی انتخابات کے حوالے سے اس سلسلے کی پہلی دو قسطوں میں ملی قیادت کی حکمت عملی، اجتماعی مشاورت، جمہوری نظام کی شفافیت اور ووٹر لسٹوں کی درستگی جیسے اہم امور پر گفتگو کی جاچکی ہے۔ پہلی قسط میں اس ضرورت پر زور دیا گیا تھا کہ ملت کو نعروں سے زیادہ صحیح فکر اور درست حکمت عملی درکار ہے، جب کہ دوسری قسط میں انتخابی نظام کی شفافیت اور حق رائے دہی کے تحفظ کو بنیادی اہمیت دی گئی۔ اب اسی سلسلے میں ایک اور اہم سوال پر غور ضروری ہے کہ انتخابی سیاست میں مسلمانوں کی ترجیحات کیا ہونی چاہئیں اور سیاسی جماعتوں کی کارکردگی جانچنے کے لیے کون سے پیمانے اختیار کیے جائیں۔

یہ سوال محض کسی ایک جماعت کی حمایت یا مخالفت کا نہیں، بلکہ مسلم سماج کے تعلیمی، معاشی، سماجی اور سیاسی مستقبل سے تعلق رکھتا ہے۔ انتخابات کے دوران مختلف طبقات کی اہمیت بڑھ جاتی ہے، سیاسی جماعتیں وعدے کرتی ہیں اور عوام کے سامنے ترقی کے متعدد منصوبے پیش کیے جاتے ہیں۔ تاہم اصل ضرورت یہ ہے کہ ان وعدوں کو عملی اقدامات اور ان کے نتائج کی روشنی میں پرکھا جائے۔ کسی سیاسی رہنما کی تقریر، انتخابی جلسے میں کیا گیا اعلان یا منشور میں شامل کوئی وعدہ اسی وقت اہمیت رکھتا ہے جب اس پر عمل درآمد بھی ہو اور عوام اس کے نتائج محسوس کرسکیں۔

اترپردیش میں مسلمان ایک اہم ووٹر طبقہ ہیں، لیکن مسلم سماج کو ایک یکساں سیاسی اکائی سمجھنا درست نہیں ہوگا۔ اس کے اندر معاشی حیثیت، تعلیمی سطح، پیشہ ورانہ ضروریات اور علاقائی مسائل کے اعتبار سے نمایاں فرق پایا جاتا ہے۔ شہری علاقوں کے مسائل دیہی علاقوں سے مختلف ہوسکتے ہیں۔ کہیں تعلیم اور روزگار بنیادی ضرورت ہیں، کہیں چھوٹے کاروبار اور روایتی دست کاری کو سہارا درکار ہے، جب کہ بعض علاقوں میں صحت، سڑک، بجلی، پانی اور شہری سہولتوں کے مسائل زیادہ اہم ہوسکتے ہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ سیاسی ترجیحات کا تعین عمومی نعروں کے بجائے مقامی حالات اور عوامی ضروریات کی بنیاد پر کیا جائے۔

تعلیم مسلم سماج کے مستقبل کا ایک بنیادی مسئلہ ہے۔ سرکاری اسکولوں کا معیار، اعلیٰ تعلیم تک رسائی، پیشہ ورانہ تربیت، وظائف اور مسابقتی امتحانات کی تیاری ایسے شعبے ہیں جن پر خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ مدارس نے دینی تعلیم اور مذہبی رہنمائی کے میدان میں اہم خدمات انجام دی ہیں، جب کہ جدید علوم اور پیشہ ورانہ مہارتوں کی اہمیت بھی اپنی جگہ مسلم ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ دونوں کے درمیان غیر ضروری تقابل کے بجائے ایسا ماحول پیدا کیا جائے جس میں مسلم نوجوان دینی شناخت برقرار رکھتے ہوئے سائنس، ٹیکنالوجی، طب، قانون، انتظامی خدمات اور کاروبار کے میدانوں میں بھی آگے بڑھ سکیں۔

اس مقصد کے لیے صرف حکومت سے مطالبات کافی نہیں ہوں گے۔ تعلیمی اداروں، سماجی تنظیموں، اہل علم، صاحب استطاعت افراد اور خود والدین کو بھی اپنی ذمہ داری ادا کرنا ہوگی۔ وظائف، لائبریریاں، رہنمائی مراکز اور امتحانی تیاری کے معیاری ادارے نوجوانوں کے لیے مفید ثابت ہوسکتے ہیں۔ ساتھ ہی حکومت سے یہ مطالبہ بھی کیا جانا چاہیے کہ سرکاری تعلیمی سہولتوں تک منصفانہ رسائی، اسکولوں میں معیاری تعلیم اور ضرورت مند طلبہ کی معاونت کو یقینی بنایا جائے۔ تعلیمی ترقی کے لیے حکومتی اقدامات اور سماجی کوششوں کا باہمی تعاون ناگزیر ہے۔

روزگار اور معاشی خودکفالت کا مسئلہ بھی اسی قدر اہم ہے۔ مسلم سماج کے مختلف طبقات تجارت، چھوٹے کاروبار، دست کاری، مزدوری اور غیر منظم شعبوں سے وابستہ ہیں۔ ان شعبوں میں کام کرنے والوں کو سرمایہ، جدید تربیت، بہتر مارکیٹنگ اور ڈیجیٹل ذرائع تک رسائی کی ضرورت ہوسکتی ہے۔ سیاسی جماعتوں کو چاہیے کہ وہ نوجوانوں کے لیے روزگار کے مواقع پیدا کرنے، ہنرمند افراد کی صلاحیتوں کو فروغ دینے اور چھوٹے کاروباروں کی معاونت کے سلسلے میں واضح منصوبے پیش کریں۔ ان منصوبوں کے لیے مالی وسائل، نفاذ کے طریقۂ کار اور نتائج جانچنے کے پیمانے بھی عوام کے سامنے ہونے چاہئیں۔

یہاں ایک اہم بات کو بھی پیش نظر رکھنا ہوگا کہ معاشی مسائل کا حل صرف انتخابی وعدوں سے ممکن نہیں۔ مسلم سماج کے اندر بھی تعلیم، ہنرمندی، کاروباری تربیت اور معاشی منصوبہ بندی کے فروغ کے لیے منظم کوششوں کی ضرورت ہے۔ نوجوانوں کو روایتی شعبوں کے ساتھ نئے کاروباری امکانات سے روشناس کرانا، چھوٹے تاجروں کو جدید تجارتی طریقوں کی تربیت دینا اور ہنرمند افراد کو وسیع منڈیوں تک رسائی فراہم کرنا مفید اقدامات ہوسکتے ہیں۔ تاہم ان کوششوں کی بنیاد زمینی حقائق، معتبر اعداد و شمار اور مقامی ضروریات پر ہونی چاہیے۔

سیاسی نمائندگی کے معاملے میں بھی متوازن نقطۂ نظر اختیار کرنا ضروری ہے۔ اسمبلی میں مسلم نمائندوں کی تعداد اہم ہوسکتی ہے، لیکن اسے کامیابی یا ناکامی کا واحد پیمانہ نہیں بنایا جاسکتا۔ نمائندگی کی اصل افادیت اس بات سے بھی ظاہر ہوتی ہے کہ منتخب نمائندے عوامی مسائل کو کس حد تک اٹھاتے ہیں، قانون سازی میں کیا کردار ادا کرتے ہیں، ترقیاتی منصوبوں کی نگرانی کیسے کرتے ہیں اور اپنے حلقے کے لوگوں کے لیے کس حد تک جواب دہ رہتے ہیں۔ اسی طرح سیاسی جماعتوں کے رویے کا جائزہ لیتے وقت امیدواروں کی تعداد کے ساتھ ان کے عملی کردار، پالیسیوں اور عوامی مسائل پر موقف کو بھی سامنے رکھنا چاہیے۔

یہیں ملی قیادت اور سماجی اداروں کی ذمہ داری بھی اہم ہوجاتی ہے۔ جیسا کہ اس سلسلے کی پہلی قسط میں عرض کیا گیا تھا، ملت کو نعروں سے زیادہ صحیح فکر اور درست حکمتِ عملی کی ضرورت ہے۔ اس حکمت عملی کا تقاضا ہے کہ ملی ادارے عوام کے سیاسی فیصلے اپنے ہاتھ میں لینے کے بجائے ان میں سیاسی شعور پیدا کریں۔ مختلف حلقوں کے مسائل کا جائزہ لیا جائے، امیدواروں کی سابقہ کارکردگی اور انتخابی منشور کے بارے میں مستند معلومات فراہم کی جائیں اور عوام کو اپنے فیصلے آزادانہ طور پر کرنے کا موقع دیا جائے۔ کسی جماعت کی مستقل حمایت یا مخالفت کے بجائے اصولوں اور کارکردگی کی بنیاد پر فیصلہ کرنے کا رویہ زیادہ مفید ہوگا۔

آئینی حقوق، قانون کی حکمرانی اور شہری تحفظ بھی انتخابی ترجیحات میں شامل ہونے چاہئیں۔ مساوات، مذہبی آزادی، اظہارِ رائے اور منصفانہ قانونی کارروائی جمہوری نظام کی بنیادی اقدار ہیں۔ ان امور کو محض کسی ایک طبقے کے مطالبات سمجھنے کے بجائے تمام شہریوں کے مشترکہ حقوق کے طور پر پیش کرنا چاہیے۔ اگر کسی شہری کو امتیازی سلوک یا قانونی حقوق کے حصول میں دشواری کا سامنا ہو تو غیر جانب دارانہ تحقیقات اور قانون کے منصفانہ اطلاق کا مطالبہ کیا جانا چاہیے۔ اس ضمن میں جذباتی ردعمل یا غیر مصدقہ اطلاعات کے بجائے مستند شواہد اور قانونی طریقۂ کار کو ترجیح دینا ضروری ہے۔

دوسری قسط میں ووٹر لسٹوں کی درستگی اور انتخابی شفافیت پر جو توجہ دلائی گئی تھی، اس کا عملی تقاضا بھی یہی ہے کہ ہر اہل شہری اپنے حق رائے دہی کے تحفظ کے لیے بیدار رہے۔ ووٹر فہرست میں اپنے نام، پتے اور متعلقہ تفصیلات کی تصدیق کرے، کسی غلطی کی صورت میں مقررہ طریقۂ کار کے تحت رجوع کرے اور اپنے خاندان اور محلے کے دیگر اہل افراد کو بھی اس سلسلے میں آگاہ کرے۔ سیاسی جماعتوں اور سماجی تنظیموں کو بھی چاہیے کہ وہ شکایات کی صورت میں متاثرہ افراد کی رہنمائی کریں اور متعلقہ انتخابی حکام تک معاملات پہنچانے میں مدد دیں۔ سیاسی شعور کا تقاضا صرف یہ نہیں کہ ووٹر انتخابات کے دن اپنا ووٹ ڈالے، بلکہ یہ بھی ہے کہ وہ پورے دورِ حکومت میں اپنے منتخب نمائندوں کی کارکردگی پر نظر رکھے۔ عوام کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنے نمائندوں سے تعلیم، روزگار، صحت، ترقیاتی منصوبوں اور انتخابی وعدوں کی تکمیل کے بارے میں سوال کریں۔ جمہوریت میں احتساب کا عمل انتخابات کے بعد ختم نہیں ہوتا، بلکہ اس کی اصل اہمیت پورے دورِ حکومت میں برقرار رہتی ہے۔

2027 کے اترپردیش اسمبلی انتخابات کے تناظر میں مسلمانوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی سیاسی ترجیحات واضح کریں، اپنے حقوق کے بارے میں بیدار رہیں اور فیصلے کرتے وقت جذبات کے بجائے مستند معلومات اور عملی کارکردگی کو اہمیت دیں۔ ملی قیادت کا کردار بھی اسی وقت مؤثر ہوگا جب وہ اجتماعی مشاورت، درست معلومات اور عوامی جواب دہی کو فروغ دے گی۔ انتخابات گزر جائیں گے، سیاسی حالات بدلیں گے، لیکن تعلیم، روزگار، معاشی استحکام، قانونی تحفظ اور باوقار شہری زندگی کے مسائل اپنی جگہ باقی رہیں گے۔ اس لیے ضرورت وقتی نعروں کی نہیں، بلکہ ایسی مستقل اور متحدہ فکر کی ہے جو مسائل کی درست نشاندہی کرے اور جمہوری وقانونی ذرائع سے ان کے حل کی راہ ہموار کرے۔

تاہم ان تمام ترجیحات کو عملی شکل دینے کیلئے ایک بنیادی سوال ابھی باقی ہے: مسلم سماج اپنے منتشر وسائل، تعلیمی وسماجی اداروں اور نوجوانوں کی صلاحیتوں کو کس طرح ایک مؤثر اجتماعی قوت میں تبدیل کرسکتا ہے؟ محض مسائل کی نشاندہی اور انتخابی حکمت عملی پر گفتگو کافی نہیں، بلکہ اس کے لیے زمینی سطح پر منظم کوششوں، مشترکہ منصوبہ بندی اور مسلسل عوامی رابطے کی ضرورت ہے۔

☆☆☆

ممتا نے آشوتوش اور سورو کی گرفتاری کی مذمت کی

نئی دہلی، (یواین آئی) مغربی بنگال کی سابق وزیر اعلیٰ اور ترنمول کانگریس کی سربراہ ممتا بنرجی نے بدھ کے روز کاکروچ جنتا پارٹی (سی جے پی) سے جڑے آشوتوش رانکا اور سورو داس کی گرفتاری کی مذمت کی۔ محترمہ بنرجی نے الزام لگایا کہ اس کارروائی کا مقصد نوجوانوں کی پوری نسل کو ڈرانا اور ان کی آواز کو دبانا ہے۔ انہوں نے جمہوری اور آئینی حقوق کے تحفظ کے لیے متحد ہو کر احتجاج کرنے کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ جمہوریت کی حفاظت کی لڑائی جاری رہنی چاہیے۔ انہوں نے اپنے واٹس ایپ چینل پر ایک پوسٹ میں کہا، ”ہم نے اور ہم سے پہلے کی کئی نسلوں نے اپنے جمہوری حقوق کے لیے مضبوطی سے لڑائی لڑی ہے۔ ہمیں ایسا کرنا جاری رکھنا چاہیے۔ سابق وزیر اعلیٰ نے گرفتاریوں کو اختلافِ رائے کو دبانے کی کوشش قرار دیتے ہوئے کہا، ”یہ وقت ہم سب کے لیے ہے کہ ہم اپنے عظیم جمہوری نظام کے تحفظ کے لیے متحد ہو کر لڑنے کا عزم کریں اور کھڑے ہوں۔ یہ ایک پوری نسل کو ڈرانے اور خاموش کرانے کی کوشش ہے۔ یہ قابلِ قبول نہیں ہے۔“ انہوں نے کہا، ”ہمیں اپنے آئینی حقوق کو کبھی نہیں چھوڑنا چاہیے۔

’13 کروڑ لوگوں کو درانداز کہنا ہندوستانیت کی توہین ہے‘

ملکارجن کھڑگے نے امت شاہ کے بیان پر کی تنقید

نئی دہلی۔(ایجنسی) کانگریس کے صدر ملکارجن کھڑگے نے خصوصی گہری نظر ثانی (ایس آئی آر) اور جنتر منتر پر احتجاجی مظاہرے سے متعلق معاملے کو لے کر مودی حکومت پر سخت تنقید کی ہے۔ انہوں نے الزام لگایا ہے کہ ایس آئی آر کے تحت ووٹر لسٹ سے باہر کیے گئے 13.3 کروڑ ہندوستانیوں کو درانداز بتانا ہندوستانیت کی توہین ہے۔ کھڑگے نے جنتر منتر کو طے شدہ احتجاجی مظاہرے کے مقام کی فہرست سے ہٹائے جانے کو مخالفت کرنے کے اختیارات پر حملہ بتایا اور چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کو بچانے کا الزام لگایا ہے۔ کانگریس کے صدر ملکارجن کھڑگے نے سوشل میڈیا پر لکھا ہے کہ پہلے ووٹ چوری اور اب مخالفت کرنے کے حق کی چوری، بی جے پی کی تاناشاہی کو ظاہر کرتی ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ اقتدار سے سوال کرنے والوں کو جیل بھیجا جا رہا ہے، نوجوانوں پر لاٹھی چلائی جا رہی ہے اور انہیں حراست میں لیا جا رہا ہے۔ انہوں نے خاتون مظاہرین کے ساتھ پولیس کی کارروائی پر بھی سوال اٹھائے۔ کھڑگے نے کہا کہ مودی اور شاہ کی پالیسیوں کے خلاف لوگ آواز اٹھاتے رہیں گے اور حکومت سے جواب طلب کریں گے۔ کانگریس کے جنرل سکریٹری جے رام رمیش نے بھی ایس آئی آر سے متعلق مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ سے براہ راست 3 سوالات کیے ہیں۔ انہوں نے پوچھا کہ ایس آئی آر کے دوران کتنے دراندازوں کی شناخت

ہوئی، کتنے لوگوں کے نام ووٹر لسٹ سے ہٹائے گئے اور کتنے لوگوں کو ملک سے بے دخل کیا گیا؟ جے رام رمیش نے کہا کہ تقریباً 100 کروڑ ہندوستانی شہریوں کو ایس آئی آر کے عمل سے گزرنا پڑا ہے اور انہیں اس کے نتائج جاننے کا حق حاصل ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ دراندازوں کا مسئلہ اٹھا کر حکومت ووٹر لسٹ سے بڑی تعداد میں ہندوستانی شہریوں کے نام ہٹائے جانے کے سوال سے توجہ ہٹا رہی ہے۔ جے رام رمیش نے دعویٰ کیا کہ ایس آئی آر کے ذریعے تقریباً 14 کروڑ ہندوستانی شہریوں کو ان کے آئینی حق رائے دہی سے محروم کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے سوال اٹھایا کہ کیا حکومت ووٹر لسٹ سے خارج کیے گئے ان لوگوں کو درانداز مان رہی ہے؟ انہوں نے وزیر داخلہ سے یہ بھی پوچھا کہ اگر ملک میں دراندازوں کی تعداد بڑھی ہے تو اس کے لیے حکومت کی جواب دہی کیا ہے؟

گیانیش کمار کے خلاف احتجاج کے دوران پولیس اہلکاروں نے طالبات کے ساتھ مارپیٹ کی: کے سی وینوگوپال

نئی دہلی: کانگریس کے رکن پارلیمان کے سی وینوگوپال نے کہا ہے کہ چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے خلاف احتجاج کے دوران پولیس اہلکاروں نے طالبات کے ساتھ مارپیٹ کی۔ وہ بدھ کو لیڈی ہارڈنگ اسپتال میں زخمی طالبات سے ملاقات کے بعد صحافیوں سے گفتگو کر رہے تھے۔ اسپتال سے باہر آ کر وینوگوپال نے کہا کہ طلبہ پُرامن طور پر احتجاج میں شریک تھے اور نعرے لگا رہے تھے، لیکن پولیس انہیں وہاں سے لے گئی۔ ان کے بقول، اس وقت موقع پر کوئی خاتون پولیس افسر یا خاتون کانسٹیبل موجود نہیں تھی۔ وینوگوپال نے کہا کہ بعد میں دو طالبات کو خاتون کانسٹیبلوں کے ذریعے لے جایا گیا اور ان پر تشدد کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ طالبہ اتھیرا کے مطابق، پولیس نے پوچھا تھا کہ کیا وہ وہاں صرف اسی صورت میں آئیں گی جب خاتون پولیس اہلکار موجود ہوں۔ وینوگوپال کا الزام ہے کہ اس کے بعد طالبات کو مارا پیٹا گیا۔ نیشنل اسٹوڈنٹس یونین آف انڈیا (این ایس یو آئی) کے قومی صدر ونود جاکھڑ نے بھی واقعے کو سنگین قرار دیا۔ ان کا کہنا تھا کہ ملک میں ایسے حالات پیدا ہو رہے ہیں جہاں آواز اٹھانے والے طلبہ کو تشدد کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ جاکھڑ کے مطابق، ان کی دو خاتون ساتھیوں کو بری طرح مارا گیا اور انہیں پوری رات اسپتال میں زیرِ علاج رہنا پڑا۔ اس سے ایک روز قبل، منگل کو انڈین یوتھ کانگریس (آئی وائی سی) کے قومی انچارج منیش شرما اور جاکھڑ نے احتجاج کے بعد زخمی کارکنوں کی عیادت کے لیے لیڈی ہارڈنگ اسپتال کا دورہ کیا تھا۔ آئی وائی سی کے بیان کے مطابق، تنظیم کے قومی انچارج کنہا کمار بھی بعد میں اسپتال پہنچے اور زخمی کارکنوں کی خیریت دریافت کی۔ این ایس یو آئی نے راجیو چوک میٹرو اسٹیشن پر چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے استعفے کے مطالبے کے لیے احتجاج کیا تھا۔ پولیس نے مظاہرے کے دوران جاکھڑ سمیت متعدد افراد کو حراست میں لیا۔ تنظیم نے الزام لگایا کہ پولیس نے مظاہرین کے خلاف ضرورت سے زیادہ طاقت استعمال کی۔ جاکھڑ نے کہا کہ این ایس یو آئی کے ارکان پُرامن انداز میں احتجاج کر رہے تھے۔

شیوا.جی پارک میں اُدھو ٹھاکرے کی دسہرہ ریلی کو منظوری

شندے گروپ کی عدم دلچسپی سے مقابلے کی صورت حال ختم

ممبئی، (یواین آئی): ممبئی کے تاریخی شیوا.جی پارک میں شیوسینا (یو بی ٹی) کے سربراہ اُدھو ٹھاکرے کی زیر قیادت 20 اکتوبر کو دسہرہ ریلی منعقد ہوگی۔ برہن ممبئی میونسپل کارپوریشن (بی ایم سی) کے جی نارتھ وارڈ نے ریلی کے انعقاد کے لیے پارٹی کو اجازت دے دی ہے۔ اس سال شیوا.جی پارک میں دسہرہ ریلی منعقد کرنے کے لیے کسی دوسری سیاسی جماعت نے درخواست نہیں دی، جبکہ نائب وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے کی قیادت والے شیوسینا گروپ نے بھی اس میدان کے لیے دعویٰ پیش نہیں کیا۔ شیوا.جی پارک میں دسہرہ ریلی کی اجازت ملنے کے ساتھ ہی اُدھو ٹھاکرے کی پارٹی کے لیے اس تاریخی روایت کو برقرار رکھنے کی راہ ہموار ہوگئی ہے۔ تاہم، اس مرتبہ ریلی کی سیاسی اہمیت اس امکان کے باعث بھی بڑھ گئی ہے کہ مہاراشٹر نونرمان سینا (ایم این ایس) کے سربراہ

راج ٹھاکرے اس میں شرکت کر سکتے ہیں اور دونوں بھائی ایک ہی اسٹیج پر دکھائی دے سکتے ہیں۔ گزشتہ چند ماہ کے دوران دونوں رہنماؤں کی متعدد مواقع پر مشترکہ موجودگی نے اس قیاس آرائی کو تقویت دی ہے، تاہم ریلی میں راج ٹھاکرے کی شرکت کے بارے میں تاحال کوئی حتمی اعلان نہیں کیا گیا ہے۔ شیوسینا کے بانی بال ٹھاکرے نے شیوا.جی پارک میں دسہرہ ریلی کی روایت قائم کی تھی، جو وقت گزرنے کے ساتھ پارٹی کی سیاسی شناخت کا ایک اہم حصہ بن گئی۔ تاہم، 2022 میں پارٹی کی تقسیم کے بعد اس روایت پر دونوں دھڑوں کے دعوؤں کے باعث کئی مرتبہ تنازع پیدا ہوا۔ اسی سال اُدھو ٹھاکرے اور ایکناتھ شندے، دونوں گروپوں نے میدان میں ریلی منعقد کرنے کی اجازت طلب کی تھی۔ معاملہ بمبئی ہائی کورٹ پہنچا، جہاں سے اُدھو ٹھاکرے گروپ کو ریلی منعقد کرنے کی اجازت ملی، جبکہ شندے گروپ نے باندرہ کرلا کمپلیکس (بی کے سی) میں اپنی ریلی منعقد کی۔ سال 2024 میں بھی شیوا.جی پارک میں دسہرہ ریلی کے انعقاد کے لیے مختلف درخواستیں موصول ہوئی تھیں، تاہم بعض درخواستیں واپس لیے جانے کے بعد اُدھو ٹھاکرے گروپ کے لیے میدان میں ریلی منعقد کرنے کی راہ صاف ہوگئی تھی۔ گزشتہ سال بھی دونوں گروپوں نے الگ الگ مقامات پر اپنی ریلیاں منعقد کی تھیں۔

سنجوئے گھوش گراس روٹس لیڈرشپ ایوارڈز 2026 کے فاتحین کا اعلان

نئی دہلی، پریس ریلیز۔ ملک کے دور دراز علاقوں میں محروم دیہی برادریوں، خواتین اور نوعمر لڑکیوں کی سماجی ترقی کو مضبوط بنانے کی سمت میں کام کرنے والی غیر منافع بخش تنظیم چرخہ ڈیولپمنٹ کمیونیکیشن نیٹ ورک نے ’سنجوئے گھوش گراس روٹس لیڈرشپ ایوارڈز 2026‘ کے فاتحین کا اعلان کر دیا ہے۔ اس سال روپا سنگھ، دھیرج اور سنترا چورٹھیا کو اس ایوارڈ سے نوازا جائے گا۔ ان کا انتخاب تین اراکین پر مشتمل ایک آزاد جیوری نے کیا ہے۔ اس ایوارڈ کے لیے ملک بھر سے کل 81 درخواستیں موصول ہوئی تھیں۔ اتر پردیش کے علی گڑھ ضلع کے پورنا گاؤں کی رہنے والی روپا سنگھ نے وگیان فاؤنڈیشن کے ساتھ کام کرتے ہوئے خود امدادی گروپوں کے ذریعے خواتین کو منظم کرنے اور انہیں اپنے حقوق، تعلیم اور صنفی تشدد کے بارے میں بیدار کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ اپنی زندگی کے تجربات کو سماجی تبدیلی کی کوششوں میں بدلنے والی روپا آج بھی اپنے علاقے کی خواتین کے ساتھ مل کر اس سمت میں کام کر رہی ہیں۔ ان کا مقصد ایک ایسے معاشرے کی تعمیر کرنا ہے جہاں ہر عورت عزت کے ساتھ زندگی گزار سکے، اپنے فیصلے خود لے سکے اور برابری کے ساتھ آگے بڑھ سکے۔ چھتیس گڑھ کے دنتے واڑہ میں بچپن بناؤ ادارے کے ساتھ کام کرنے والے دھیرج نوجوانوں کی ترقی اور قیادت، صنف اور جنسیت، تعلیم اور اعلیٰ تعلیم تک رسائی، آدیواسی نوجوانوں کی ترقی اور سماجی ترقی کے شعبوں میں سرگرم ہیں۔ اس کے ساتھ ہی وہ فیلوشپ اور صلاحیتوں کو فروغ دینے سے متعلق کاموں میں بھی تعاون دے رہے ہیں۔ دھیرج اپنی شناخت ایک نسوانی حقوق کے حامی سماجی کارکن کے طور پر کرتے ہیں اور انہیں سماجی شعبے میں چھ سال سے زیادہ کا تجربہ ہے۔ ان کی خاص دلچسپی نوجوانوں اور سماج میں حاشیے پر رہنے والی صنفی شناختوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے مسائل پر کام کرنے اور ان کے حقوق اور ترقی کو فروغ دینے میں ہے۔

زوبین گرگ موت معاملہ

ضمانت ملنے کے بعد امرت پروا مہنتا فاسٹ ٹریک عدالت میں پیش

گوہاٹی: (ایجنسی) آسام کے معروف گلوکار زوبین گرگ کی موت کے معاملہ میں ملزم گلوکارہ امرت پروا مہنتا بدھ کو گوہاٹی کی فاسٹ ٹریک عدالت میں پیش ہوئیں۔ گوہاٹی ہائی کورٹ سے ضمانت ملنے کے بعد انہیں منگل کو ہافلانگ سب جیل سے رہا کیا گیا تھا۔ رہائی کے بعد عدالت میں حاضری ان کی ضمانت کی شرائط میں شامل تھی۔ گوہاٹی ہائی کورٹ نے 9 اکتوبر کو مہنت کی ضمانت منظور کی تھی۔ اسپیشل پبلک پراسیکیوٹر ضیاء الحق قمر کے مطابق جسٹس پرانجل داس نے انہیں 50 ہزار روپے کے ذاتی مچلکہ اور اتنی ہی رقم کے دو ضمانتی مچلکوں پر رہا کرنے کا حکم دیا۔ عدالت نے درخواست پر کئی روز تک دلائل سننے کے بعد فیصلہ محفوظ کر لیا تھا۔ زوبین گرگ کی موت کے مقدمے میں مہنت ضمانت پانے والی پہلی ملزم ہیں۔ وہ اس مقدمے کے ایک اور ملزم اور گرگ کے سابق بینڈ ساتھی شیکھر جیوتی گوسوامی کے ساتھ ہافلانگ سب جیل میں قید تھیں۔ گرگ 19 ستمبر 2025 کو سنگاپور میں لزارس جزیرے کے قریب

سمندر میں تیراکی کے دوران ہلاک ہوئے تھے۔ وہ نارتھ ایسٹ انڈیا فیسٹیول میں شرکت اور پرفارم کرنے کے لیے سنگاپور گئے تھے۔ رپورٹس کے مطابق وہ اس وقت نشے کی حالت میں تھے۔ ان کی موت کے بعد آسام میں غم و غصے کی فضا پیدا ہوئی اور واقعے کی مکمل تحقیقات کا مطالبہ زور پکڑ گیا۔ سنگاپور کے اسٹیٹ کورونر نے 25 مارچ کو گرگ کی موت کو حادثاتی طور پر ڈوبنے کا واقعہ قرار دیا تھا۔ تحقیقات میں سازش یا انہیں زبردستی پانی میں دھکیلنے کا ثبوت نہیں ملا۔ تاہم آسام میں عوامی مطالبات اور ریاست میں 60 سے زیادہ ایف آئی آر درج ہونے کے بعد حکومت نے پولیس کے کرائم انویسٹی گیشن ڈپارٹمنٹ (سی آئی ڈی) کے تحت خصوصی تحقیقاتی ٹیم (ایس آئی ٹی) قائم کی۔ ایس آئی ٹی نے تحقیقات کے سلسلے میں سنگاپور کا دورہ کیا اور متعدد گواہوں سے پوچھ گچھ کی۔ دسمبر 2025 میں گوہاٹی کی عدالت میں دائر چارج شیٹ میں سات افراد کو ملزم نامزد کیا گیا، جن میں سے چار پر قتل کا الزام عائد کیا گیا۔ یہ استغاثہ کے الزامات ہیں اور ان پر حتمی فیصلہ عدالت کرے گی۔

ممبئی میں گرین پٹاخوں کے نام پر مضر کیمیکلز کی فروخت کا انکشاف

ممبئی، (یواین آئی): تہواروں کے موسم میں ممبئی کی فضائی وصوتی آلودگی پر قابو پانے کی کوششوں کے درمیان گرین کریکرز کے نام پر فروخت کیے جانے والے پٹاخوں میں مضر کیمیائی اجزا کی موجودگی کا معاملہ سامنے آیا ہے۔ آواز فاؤنڈیشن کی جانب سے حاصل کردہ 17 پٹاخوں کے نمونوں کی کیمیائی جانچ میں بیریم سمیت متعدد نقصان دہ مادّوں کی موجودگی کا دعویٰ کیا گیا ہے، جبکہ بعض پٹاخوں پر کیو آر کوڈ سرے سے موجود نہیں تھے اور چند پر درج کوڈ مبینہ طور پر جعلی پائے گئے۔ تنظیم نے اس انکشاف پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس سے مطالبہ کیا ہے کہ جعلی گرین پٹاخوں کی فروخت اور استعمال کے خلاف سخت اقدامات کیے جائیں اور متعلقہ قوانین وضوابط پر مؤثر انداز میں عمل درآمد یقینی بنایا جائے۔ آواز فاؤنڈیشن کے مطابق، تنظیم نے 9 اور 10 اکتوبر کو ممبئی کے محمد علی روڈ اور کرلا علاقوں سے 17 پٹاخے خریدے تھے، جنہیں کیمیائی تجزیے کے لیے بھیجا گیا۔

خشک سالی سے بے حال مہاراشٹر میں فڑنویس حکومت مہمان نوازی کے لیے خرید رہی ہے 44 گاڑیاں!

ممبئی (ایجنسی) مہاراشٹر میں خشک سالی نے کسانوں کی حالت خستہ کر دی ہے۔ کسانوں کی اس بے حالی کے درمیان ریاستی حکومت نے وی آئی پی مہمانوں کی مہمان نوازی کے لیے 44 نئی گاڑیاں خریدنے کی منظوری دی ہے۔ ان گاڑیوں کی مجموعی قیمت 12 کروڑ 68 لاکھ روپے بتائی گئی ہے۔ ان میں تقریباً 4.08 کروڑ روپے کی بلٹ پروف لینڈ کروزر 300 بھی شامل ہے۔ حکومت کے اس فیصلے پر سیاسی تنازعہ کھڑا ہونے کا اندیشہ ہے، کیونکہ ریاست کے کئی حصوں میں کسان خشک سالی کی مار جھیل رہے ہیں۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق ریاستی حکومت نے مختلف زمروں کی مجموعی طور پر 44 گاڑیاں خریدنے کی انتظامی منظوری دی ہے۔ ان گاڑیوں کا استعمال ریاست کے دورے پر آنے والے وی آئی پی اور وی وی آئی پی مہمانوں کے لیے کیا جائے گا۔ اس خریداری میں عام استعمال کی گاڑیوں کے ساتھ سیکورٹی کے پیش نظر تیار کی گئی ایک خصوصی گاڑی بھی شامل ہے۔ اس خریداری میں سب سے زیادہ بحث تقریباً 4 کروڑ 7 لاکھ 68 ہزار روپے کی لینڈ کروزر 300 کو لے کر ہو رہی ہے۔ یہ این آئی جے 3 / بی 6 سطح کی سیکورٹی والی بلٹ پروف گاڑی ہے۔ حکومت کی منظوری کے مطابق خریدی جانے والی گاڑیوں میں 32 ٹویوٹا انووا کرسٹا شامل ہیں۔ ہر گاڑی کی تخمینہ شدہ قیمت 20.71 لاکھ روپے ہے۔ اس کے علاوہ فی گاڑی

30 لاکھ روپے کی قیمت والی 2 ٹویوٹا فارچیونر بھی خریدی جائیں گی۔ وی آئی پی مہمانوں کی سیکورٹی کے لیے ایک بلٹ پروف لینڈ کروزر 300 خریدی جائے گی، جس کی قیمت 4.07 کروڑ روپے سے زیادہ ہے۔ اس کے علاوہ فی گاڑی 11.59 لاکھ روپے کی قیمت والی 7 ماروتی سوزوکی ارٹیگا بھی خریدی جائیں گی۔ گاڑیوں کی فہرست میں 9 لاکھ روپے کی ایک ٹاٹا 207 ٹوئنگ گاڑی اور 31 لاکھ روپے کی ایک اربانیا بس بھی شامل ہے۔ ان تمام گاڑیوں کو ملا کر مجموعی طور پر 44 گاڑیاں خریدنے کی منظوری دی گئی ہے۔

جنتر منتر پر احتجاج کی بحالی کے لیے یوتھ کانگریس کا مارچ، پولیس نے کارکنوں کو حراست میں لے لیا

نئی دہلی: انڈین یوتھ کانگریس نے بدھ کو دارالحکومت میں جنتر منتر پر پُرامن احتجاج کا حق بحال کرنے اور چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے استعفے کے مطالبے کے ساتھ مارچ نکالا۔ پولیس نے پارلیمنٹ اسٹریٹ تھانے کے قریب مظاہرین کو آگے بڑھنے سے روک دیا اور کئی کارکنوں کو حراست میں لے لیا۔ یوتھ کانگریس کے قومی صدر اُدے بھانو چب کی قیادت میں مارچ پٹیل چوک میٹرو اسٹیشن سے شروع ہوا اور جنتر منتر کی جانب روانہ ہوا۔ اس مہم کو ’جنتر منتر واپس لاؤ‘ کا نام دیا گیا ہے۔ چب نے کہا کہ جنتر منتر ملک کے عوام کا ہے اور جمہوری حقوق و آئینی آزادیوں کی علامت ہے۔ ان کے مطابق شہریوں کو کسی خوف یا من مانے پابندیوں کے بغیر اپنے مسائل اٹھانے کا حق ملنا چاہیے۔ یوتھ کانگریس کی جانب سے جاری بیان میں کہا گیا کہ پُرامن احتجاج جمہوریت کا بنیادی اصول ہے اور شہریوں کو اپنی آواز بلند کرنے کے لیے مقررہ عوامی مقامات تک رسائی حاصل ہونی چاہیے۔ تنظیم نے اعلان کیا کہ جنتر منتر کو مظاہروں کے لیے دوبارہ کھولنے کی مہم جمہوری اور آئینی طریقے سے جاری رہے گی۔ بیان کے مطابق پولیس کی رکاوٹ اور کارکنوں کی حراست سے یہ جدوجہد ختم نہیں ہوگی۔ یہ مارچ

ایسے وقت میں ہوا ہے جب دہلی پولیس نے جنتر منتر کو احتجاج کے لیے مقررہ مقامات کی فہرست سے خارج کرنے کا حکم جاری کیا ہے۔ خبر کے مطابق اب دہلی میں احتجاج کی اجازت صرف تین مقامات پر ہوگی۔ پولیس کے اس فیصلے پر مختلف حلقوں کی جانب سے سوال اٹھائے جا رہے ہیں۔ یوتھ کانگریس نے جنتر منتر پر پابندی کو احتجاج کے حق سے جوڑتے ہوئے کہا کہ شہریوں کو عوامی مقامات پر پُرامن طریقے سے اپنے مطالبات پیش کرنے کا موقع ملنا چاہیے۔ تنظیم نے چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے استعفے کا مطالبہ بھی مارچ کے ایجنڈے میں شامل کیا، تاہم پولیس نے مظاہرین کو منزل تک پہنچنے نہیں دیا۔

ترنگا لہرانا کب سے جرم ہوگیا؟ سی جے پی رہنماؤں کی گرفتاری پر آدتیہ ٹھاکرے کا اظہار برہمی

ممبئی، (یواین آئی) شیوسینا (یو بی ٹی) کے رکن اسمبلی آدتیہ ٹھاکرے نے دہلی کے جنتر منتر پر قومی پرچم لہرا کر احتجاج کرنے والے کاکروچ جنتا پارٹی (سی جے پی) کے رہنماؤں کو گرفتار کر کے عدالتی تحویل میں بھیجے جانے پر مرکزی حکومت کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ انہوں نے سوال اٹھایا کہ آخر اپنے ہی ملک میں ترنگا تھامنا نوجوان ہندوستانیوں کے لیے کب سے جرم بن گیا ہے؟ آدتیہ ٹھاکرے نے کہا کہ جمہوریت کی بحالی تک موجودہ حکومت اور محب وطن نوجوانوں کے درمیان جدوجہد جاری رہے گی۔ انہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر اپنی پوسٹ میں سی جے پی رہنماؤں آشوتوش رانکا اور سورو داس کی گرفتاری پر اعتراض کرتے ہوئے کہا کہ محض جنتر منتر پر قومی پرچم تھامنے کے باعث انہیں جیل بھیج دیا گیا ہے۔ اس سے قبل کانگریس کے رکن پارلیمنٹ راہل گاندھی نے بھی اس معاملے پر مرکزی حکومت کو ہدفِ تنقید بنایا تھا۔

267 ہندوستانی شہری روسی فوج میں ہوئے تھے شامل، 51 جاں بحق اور 77 لاپتہ، حکومت نے سپریم کورٹ میں بتایا

سپریم کورٹ ’دویا بنام یونین آف انڈیا‘ معاملے کی سماعت کر رہا تھا۔ اسی دوران وزارت خارجہ نے روسی فوج میں شامل ہوئے ہندوستانی شہریوں کی مکمل تفصیلات فراہم کیں۔

نئی دہلی۔(ایجنسی) مرکزی حکومت نے بدھ (14 اکتوبر) کو سپریم کورٹ میں بتایا کہ روس-یوکرین جنگ میں تقریباً 267 ہندوستانی شامل ہوئے تھے، جن میں 51 کی موت ہو چکی ہے اور 77 اب بھی لاپتہ ہیں۔ ان میں سے 7 کے لاپتہ ہونے کی تصدیق روسی افسران نے کی ہے۔ جبکہ 139 ہندوستانیوں کو حکومت ہند کے ذریعہ روسی فیڈریشن کے ساتھ کیے گئے مسلسل سفارتی تعاون کے تحت پہلے ہی فوجی خدمات سے آزاد کرا دیا گیا ہے۔ واضح رہے کہ سپریم کورٹ ’دویا بنام یونین آف انڈیا‘ معاملے کی سماعت کر رہا تھا۔ اسی دوران وزارت خارجہ نے روسی فوج میں شامل ہوئے ہندوستانی شہریوں کی مکمل تفصیلات فراہم کیں۔ سی جے آئی سوریہ کانت کی صدارت والی بنچ نے وزارت خارجہ سے کہا کہ وہ متاثرہ ہندوستانیوں کے خاندانوں کو مدد اور معاوضہ پانے کے لیے مدعو کرتے ہوئے ایک پبلک نوٹس جاری کرنے پر غور کرے۔ سپریم کورٹ نے نوٹ کیا کہ وزارت خارجہ متاثرہ خاندانوں سے ذاتی طور پر رابطہ کر رہی ہے اور امید ظاہر کی کہ افسران معاوضے کے دعووں میں مدد کریں گے۔ سپریم کورٹ نے روس سے معاوضہ پانے میں آ رہی دقتوں، ڈی این اے شناخت اور لاشوں کو واپس لانے میں ہو رہی تاخیر پر بھی غور کیا۔ وزارت خارجہ نے بتایا کہ ہندوستانی سفارت خانہ روسی افسران سے مسلسل فالو اپ کر رہا ہے۔ سپریم کورٹ نے سماعت کے دوران سکندر سنگھ کے معاملے پر بھی غور کیا، جو روس میں 8 سال کی سزا کاٹ رہا ہے اور اس امید پر بھی کہ کیا وہ اپنی باقی سزا ہندوستان میں کاٹ سکتا ہے؟ دوسری جانب عرضی گزار نے ان ایجنٹوں کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کر رہے ہیں، جن پر ہندوستانی شہریوں کو روسی فوج میں بھرتی کرنے میں شامل ہونے کا الزام عائد ہوا ہے۔ اس سے قبل 7 اکتوبر کو وزارت خارجہ کے ترجمان رندھیر جیسوال نے ہفتہ واری میڈیا بریفنگ میں اس کے بارے میں اطلاع دی تھی۔ انہوں نے کہا تھا کہ ہم روسی فوج کے ساتھ باقی رہ جانے والے ہندوستانی شہریوں کے بارے میں اپڈیٹ کے لیے روسی افسران سے رابطہ کر رہے ہیں۔ ساتھ ہی انہوں نے ہندوستانی شہریوں کو روسی فوج میں شامل ہونے کی کسی بھی پیشکش سے دور رہنے کی اپیل کی تھی۔

انڈیا گیٹ پر انکیتا کے اہلِ خانہ سے راہل اور پرینکا کی ملاقات

دشینت گوتم کو گورنر بنانے پر احتجاج، سی بی آئی تحقیقات مکمل ہونے تک تقرری روکنے کا مطالبہ کیا

نئی دہلی (ایجنسی) کانگریس کے رہنما اور لوک سبھا میں قائدِ حزبِ اختلاف راہل گاندھی بدھ کی رات انڈیا گیٹ پہنچے، جہاں انہوں نے کانگریس کی جنرل سکریٹری اور رکنِ پارلیمان پرینکا گاندھی کے ساتھ انکیتا بھنڈاری کے اہلِ خانہ سے ملاقات کی۔ خاندان نے انڈیا گیٹ پر دھرنا دیا اور بھارتیہ جنتا پارٹی کے رہنما دشینت کمار گوتم کو گورنر مقرر کیے جانے کے فیصلے کی مخالفت کی۔ خیال رہے کہ انکیتا بھنڈاری کا 2022 میں اتراکھنڈ میں قتل کیا گیا تھا۔ اس معاملے میں گوتم پر بھی الزامات لگائے گئے تھے۔ کانگریس کی ایکس پوسٹ میں کہا گیا کہ انکیتا پر گوتم کو ’سروس‘ فراہم کرنے کے لیے دباؤ ڈالا گیا تھا اور انکار پر انہیں قتل کیا گیا۔ پارٹی نے الزام عائد کیا کہ وزیر اعظم نریندر مودی نے گوتم کو سکم کا گورنر مقرر کر کے نوازا ہے اور حکومت متاثرہ خاندان کی آواز دبانے کی کوشش کر رہی ہے۔

انکیتا کی والدہ نے کہا کہ گوتم کو گورنر مقرر کیے جانے کی خبر سے انہیں گہرا صدمہ پہنچا ہے۔ انہوں نے صدرِ جمہوریہ سے اپیل کی کہ سی بی آئی کی تحقیقات مکمل ہونے تک تقرری کا عمل روک دیا جائے۔ ان کے بقول، صدر خود ایک خاتون ہیں اور ان کے دکھ کو سمجھ سکتی ہیں۔ والدہ نے کہا کہ وہ انصاف ملنے تک دھرنے پر بیٹھی رہیں گی اور گوتم کو کوئی عہدہ نہیں دیا جانا چاہیے۔ انکیتا کے والد ویریندر سنگھ بھنڈاری نے بھی صدر سے درخواست کی کہ تحقیقات مکمل ہونے تک گوتم کو گورنر مقرر نہ کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ گوتم کو جیل میں ہونا چاہیے۔ کانگریس رہنما پون کھیڑا نے بھی تقرری پر بی جے پی کو تنقید کا نشانہ بنایا۔ انہوں نے سوال اٹھایا کہ بی جے پی کب تک زیادتی کرنے والوں کے ساتھ کھڑی رہے گی اور کہا کہ انکیتا کی والدہ اس معاملے پر سامنے آنے کے بعد سے مسلسل رو رہی ہیں۔ سماجی کارکن یوگیتا بھایانا نے بتایا کہ گوتم کو گورنر بنائے جانے کی خبر کے بعد وہ پریشان ہو گئیں۔ انہوں نے انکیتا کے خاندان سے رابطہ کیا، جس کے بعد اہلِ خانہ نے انہیں دہلی آنے کو کہا۔ خاندان کا مطالبہ ہے کہ سی بی آئی تحقیقات مکمل ہونے تک

تقرری روکی جائے اور انکیتا کے قتل کے معاملے میں انصاف یقینی بنایا جائے۔

کانگریس نے ایس آئی آر پر امت شاہ سے تین سوالوں کا جواب مانگا

نئی دہلی، (یواین آئی) کانگریس نے مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ سے اسپیشل انٹینسیو ریویژن (ایس آئی آر) کے تحت پکڑے گئے دراندازوں کی تعداد، ووٹر لسٹ سے ہٹائے گئے دراندازوں کی تعداد اور ملک سے نکالے گئے دراندازوں کی تعداد بتانے کا مطالبہ کیا ہے۔ کانگریس کے جنرل سکریٹری جے رام رمیش نے بدھ کے روز سوشل میڈیا ایکس پر کہا کہ ملک کے 100 کروڑ لوگوں کو ایس آئی آر کے عمل سے گزرنا پڑا ہے اور انہیں اس کے نتائج جاننے کا حق ہے۔ انہوں نے سوال کیا کہ ایس آئی آر کا دفاع کرنے والے وزیر داخلہ بتائیں کہ کتنے دراندازوں کا پتہ لگایا گیا، کتنے لوگوں کے نام ووٹر لسٹ سے ہٹائے گئے اور کتنے دراندازوں کو ملک سے باہر نکالا گیا۔

ہندوتوا کے غنڈوں والے بیان پر ادھیکاری نے بھٹاچاریہ کو قانونی کارروائی کی وارننگ دی

کولکاتا، 14 اکتوبر (یواین آئی) مغربی بنگال کے وزیر اعلیٰ شوبھیندو ادھیکاری نے بدھ کے روز سی پی آئی (ایم) کے رہنما اور سینئر وکیل وکاس رنجن بھٹاچاریہ کو خبردار کیا کہ ان کے خلاف قانونی کارروائی کو انجام تک پہنچایا جائے گا۔ مسٹر بھٹاچاریہ نے الزام لگایا تھا کہ کولکاتا میں ان کے گھر پر ہوئے حملے کے پیچھے ہندوتوا کے غنڈے تھے۔ مسٹر ادھیکاری نے کہا کہ کوئی بھی قانون سے بالاتر نہیں ہے۔ مسٹر ادھیکاری نے نبنا میں کابینہ کی میٹنگ کے بعد نامہ نگاروں سے کہا کہ کارروائی کی جا رہی ہے۔ نوٹس بھیجے جا رہے ہیں۔ پیش نہ ہونے پر بھی ان کے خلاف کارروائی ہوگی۔ وہ کون ہیں؟ کیا وہ شیر یا چیتے ہیں؟ کیا وہ قانون سے بالاتر ہیں؟ واضح رہے کہ 8 اکتوبر کو پوربالوک میں مسٹر بھٹاچاریہ کے گھر پر حملہ ہوا تھا، جب ایک شخص نے گھر پر شراب کی بوتلیں اور دیگر چیزیں پھینکیں، جس سے کھڑکیوں کے شیشے ٹوٹ گئے۔ بعد میں پولیس نے اس واقعے کے سلسلے میں بابا گھائت کو گرفتار کیا۔ مسٹر بھٹاچاریہ نے بعد میں سوشل میڈیا پر الزام لگایا کہ ان کے گھر پر ہندوتوا کے غنڈوں نے حملہ کیا تھا۔

اعظم خان کی مشکلوں میں اضافہ: انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ نے نئی ایف آئی آر درج کر لی

رامپور: 14 اکتوبر (پی این ایس) سماجوادی پارٹی کے سینئر رہنما محمد اعظم خان اور محمد علی جوہر یونیورسٹی سے جڑے معاملے میں انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ED) کی دستاویزات میں کئی سنگین الزامات کا انکشاف کیا گیا ہے۔ ان اہم دستاویزات میں یونیورسٹی کی تعمیر پر ہوئے کروڑوں روپے کے اخراجات، سرکاری فنڈز کے مبینہ غلط استعمال اور ٹرسٹ کو ملنے والے ملکی و غیر ملکی چندے کی باریک بینی سے کی جانے والی جانچ سے جڑے کئی سنسنی خیز اور اہم نکات سامنے آئے ہیں، جنہوں نے اعظم خان کی مشکلات میں مزید اضافہ کر دیا ہے۔ ای ڈی کی جانب سے ان تمام مالی بے ضابطگیوں کی تفتیش مکمل کرنے کے بعد اب متعلقہ قانونی دفعات کے تحت باقاعدہ ایف آئی آر (FIR) درج کرنے اور اگلی سخت قانونی کارروائی کرنے کی سفارش اور درخواست بھی کی گئی ہے۔ تحقیقاتی ایجنسی کے مطابق یونیورسٹی کے فنڈز کی منتقلی اور زمینوں کے حصول میں مروجہ قوانین کی کھلی خلاف ورزی کی گئی ہے، جس پر اب قانون کے مطابق کارروائی کو آگے بڑھایا جا رہا ہے۔

انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ کی دستاویز کے مطابق، جوہر یونیورسٹی کیمپس میں بنی عمارتوں کی تعمیراتی لاگت 494 کروڑ 46 لاکھ روپے بتائی گئی ہے۔ دوسری طرف، مالیاتی سال 2013-14 سے 2024-25 تک ٹرسٹ کے انکم ٹیکس ریٹرن میں کل سرمایہ کاری کا خرچ (Capital Expenditure) صرف 78 کروڑ 32 لاکھ روپے دکھایا گیا ہے۔ اس طرح، دونوں اعداد و شمار کے درمیان تقریباً 416 کروڑ 14 لاکھ روپے کا بڑا فرق پایا گیا ہے۔ ED کی دستاویز میں اس فرق کو لے کر سنگین سوالات اٹھائے گئے ہیں۔ ہمارے یہاں جو تھانہ عظیم نگر ہے، جس کے تحت جوہر یونیورسٹی آتی ہے، وہاں انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ED) نے بہت تفصیلی جانچ کی تھی۔ جس سلسلے میں سرکاری فنڈز کا غلط استعمال کیا گیا ہے، یعنی کوئی سرکاری عمارت کہیں اور دکھا کر اس کے پیسے جوہر یونیورسٹی کی تعمیر میں لگائے گئے ہیں، اس کے متعلق ED کی تحریر آئی تھی۔ جس پر مقدمہ نمبر 224/26 اور بھارتیہ نیائے سنہیتا (BNS) کی دفعات 61، 316، 318، اور انسدادِ کرپشن ایکٹ 1988 کی دفعات 13 اور 13 (2) کے تحت کیس درج کر لیا گیا ہے۔ اس معاملے کی تفتیش دائرہ افسر (CO) ٹانڈہ کی طرف سے کی جائے گی۔ ‘‘۔:۔۔۔ انیل کمار سنگھ، پولیس سپرنٹنڈنٹ (SP) دستاویز میں الزام لگایا گیا ہے کہ سرکاری ٹھیکوں (Contracts) سے جڑا تعمیراتی مواد یونیورسٹی کیمپس کی عمارتوں میں استعمال کیا گیا۔ ایک ٹھیکیدار کے بیان کے حوالے سے بتایا گیا ہے کہ تقریباً 186 کروڑ روپے کے سرکاری ٹھیکے تھے، جن میں سے 30 سے 40 فیصد رقم کا تعمیراتی مواد جوہر یونیورسٹی بھیجا گیا۔ اس کے علاوہ، اتر پردیش جل نگم کے ذریعے یونیورسٹی کیمپس میں پنڈال، ہاسٹل اور ہسپتال کی تعمیر کے لیے 23 کروڑ 41 لاکھ روپے منظور ہونے کی بات کہی گئی ہے۔ وہیں، ودھایک ندھی (MLA Fund) سے بھی اس نجی کیمپس میں 6 کروڑ 60 لاکھ روپے کے تعمیراتی کام کرائے جانے کا ذکر ہے۔

ED کی دستاویز میں ٹھیکیداروں اور دیگر اداروں سے مولانا محمد علی جوہر ٹرسٹ' کو ملنے والے چندے کی جانچ کا بھی ذکر ہے۔ اس میں ایک ویلفیئر سوسائٹی کی طرف سے مالیاتی سال 2013-14 سے 2016-17 کے درمیان 6 کروڑ 23 لاکھ 50 ہزار روپے بطور دان (چندہ) دیے جانے کی معلومات شامل ہیں۔ دستاویز میں سرکاری فنڈز کے مبینہ غلط استعمال، ٹرسٹ کے مالیاتی لین دین اور دیگر ممکنہ بے ضابطگیوں کو لے کر سخت قانونی کارروائی کی ضرورت پر زور دیا گیا ہے۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ کے مطابق، ED کی اس تفصیلی رپورٹ کے بعد باقاعدہ مقدمہ قائم کر دیا گیا ہے، جس میں جوہر ٹرسٹ اور دو افراد کو نامزد کیا گیا ہے۔ اب دستیاب شواہد اور ثبوتوں کی بنیاد پر اگلی قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

اعظم خان پر نئی مصیبت

نامور اردو شعرا کے ہاتھوں 'عکسِ کارواں' کا اجرا

کاروانِ خلوص جیسا اہم ادارہ اردو دنیا میں دوسرا نہیں: منصور عثمانی

امروہہ: امروہہ کے مشہور ادبی مرکز 'نواب منزل' میں ثقافتی ادارے 'کاروانِ خلوص' کا 70 واں یومِ تاسیس نہایت وقار و احترام کے ساتھ منایا گیا۔ اس تاریخی موقع پر ادارے کے اراکین کی یادوں اور خدمات پر مشتمل کتاب 'عکسِ کارواں' کا اجرا عمل میں آیا۔ تقریب میں ملک کے مختلف حصوں سے تشریف لائے نامور اردو شعرا، دانشوروں اور ادیبوں نے شرکت کی اور امروہہ کو اردو ادب کی زرخیز سرزمین قرار دیا۔ تقریب کی صدارت محبوب حسین زیدی نے کی، جبکہ نظامت کے فرائض پروفیسر ناشر نقوی نے نہایت خوش اسلوبی اور موثر انداز میں انجام دیے۔ تقریب میں پروفیسر الف ناظم، معروف شاعر اظہر عنایتی، مشہور ناظمِ مشاعرہ ڈاکٹر منصور عثمانی، ڈاکٹر جاوید نسیمی، نجم خان حسن پوری اور شکیل غوث رام پوری سمیت کئی اہم ادبی شخصیات موجود تھیں۔ اس موقع پر ڈاکٹر منصور عثمانی نے امروہہ کی شاندار اور تابناک تاریخ پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ نواب منزل ہمیشہ سے علم و ادب کا گہوارہ رہی ہے اور یہاں صدیوں سے نامور شعرا اور اردو کے دانشوروں کی محفلیں سجتی رہی ہیں۔ پروفیسر ناشر نقوی نے کاروانِ خلوص سے وابستہ عظیم شعرا، جون ایلیا، کیف بھوپالی، کنور مہندر سنگھ بیدی، علی سردار جعفری اور کمال امروہوی سے متعلق یادگار واقعات اور سنہری یادیں سامعین کے ساتھ شیئر کیں۔ پروفیسر الف ناظم نے امروہہ کو تہذیب کا مرکز قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہاں کی فضا میں اردو تہذیب اور گنگا جمنی ثقافت آج بھی پوری آب و تاب کے ساتھ زندہ ہے۔ ادیب و قلم کار سراج مہدی اور ڈاکٹر مصباح احمد صدیقی نے کاروانِ خلوص کی ادبی و ثقافتی خدمات پر روشنی ڈالتے ہوئے اسے ایک اہم تہذیبی ادارہ قرار دیا۔ تقریب کا سب سے بڑا مرکزِ توجہ معروف شاعر اظہر عنایتی کی دل نشیں آواز اور ان کی پُراثر شاعری رہی۔ ان کی خوب صورت غزلوں نے سامعین کے دل و دماغ پر ایسا اثر ڈالا کہ پورا ہال تالیوں اور واہ واہ کی صداؤں سے گونج اٹھا۔ سامعین کے پُرزور اصرار پر انہوں نے یکے بعد دیگرے کئی عمدہ غزلیں پیش کیں اور محفل کو اپنے کلام سے مسحور کر دیا۔ ان کی شاعری نے محفل میں اردو ادب کی دل آویز فضا قائم کر دی۔ یہ شاندار تقریب اردو زبان، تہذیب اور ادب کی تاریخ میں ایک نئے باب کا اضافہ ثابت ہوئی، جسے امروہہ کے ادب دوست طویل عرصے تک یاد رکھیں گے۔ آخر میں مراد علی خان نے تمام مہمانوں اور شرکا کا شکریہ ادا کیا۔ تقریب میں مولانا ڈاکٹر احسان اختر سروش، ڈاکٹر جاوید نسیمی، نجم خان حسن پوری، حافظ احمد حسین، ببلو خان رام پوری، پرویز نقوی (امریکہ)، رضا کمال نقوی، اعجاز حیدر نقوی، ڈاکٹر مصباح احمد صدیقی، پنڈت بھون شرما، اسلم عثمانی، کوثر علی عباسی، اویس مصطفیٰ رضوی، حبیب احمد صدیقی، سرتاج عالم منصوری، انجینئر سہیل مرتضیٰ، حاجی خورشید انور، منصور احمد، شمیم احمد ایڈوکیٹ۔

آگرہ ڈویژنل کمشنر کے دفتر پر کانگریس کا احتجاج، ڈی اے پی کی بلیک مارکیٹنگ اور باجرے کی خریداری پر ہنگامہ

آگرہ: 14 اکتوبر (پی این ایس) کانگریس کارکنوں اور کسانوں نے ڈی اے پی کی بلیک مارکیٹنگ اور باجرے کی خریداری شروع نہ کرنے کے خلاف ڈویژنل کمشنر کے دفتر پر احتجاج کیا۔ مظاہرین نے پلے کارڈز کے ساتھ ڈویژنل ربیع پروڈکشن سیمینار میں داخل ہونے کی کوشش کی، لیکن پولیس نے انہیں روک دیا۔ پولیس اور مظاہرین کے درمیان ہاتھا پائی ہوئی۔ کسانوں نے لیوی کو منسوخ کرنے کا مطالبہ کیا اور الزام لگایا کہ وہ ڈی اے پی (ڈائمونیم فاسفیٹ) کھاد حاصل کرنے سے قاصر ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ ڈی اے پی کی بلیک مارکیٹنگ کی جا رہی ہے جس سے ربیع کی پیداوار متاثر ہو رہی ہے۔ مزید برآں، باجرے کی خریداری ابھی شروع نہیں ہوئی تھی، جس کی وجہ سے کسانوں کو اپنی پیداوار بیچنے کے لیے جدوجہد کرنا پڑ رہی تھی۔ پولس نے کانگریس لیڈروں اور کسانوں کو دفتر میں داخل ہونے سے روک دیا جس سے ان کے درمیان جھڑپیں ہوئیں۔ مظاہرین نے حکومت کے خلاف نعرے لگائے اور مطالبہ کیا کہ ان کے مطالبات پورے کیے جائیں۔ بستی نیوز، اتر پردیش کے بستی ضلع میں اسقاط حمل کی کوشش کے دوران ایک نابالغ لڑکی کی حالت تشویشناک ہوگئی۔ یہ الزام لگایا گیا ہے کہ جھولا چھاپ نے سرجری کے دوران اس کی چھوٹی آنت کا بیشتر حصہ نکال دیا۔ اس کا بچہ دانی اور پیشاب کا مثانہ بھی پھٹ گیا۔ نازک حالت میں لڑکی کو پہلے بستی کے کالی میڈیکل کالج میں داخل کرایا گیا، جہاں سے اسے بی آر ڈی میڈیکل کالج گورکھپور ریفر کر دیا گیا۔ وہ اس وقت لائف سپورٹ پر ہے اور ڈاکٹروں کی نگرانی میں زیر علاج ہے۔

اسقاط حمل کی کوشش کے دوران حالت بگڑی: رپورٹس کے مطابق لڑکی کے ساڑھے پانچ ماہ کی حاملہ ہونے کا پتہ چلنے کے بعد اس کے گھر والے اسے اسقاط حمل کے لیے ایک جھولا چھاپ کے پاس لے گئے۔ جمعہ کی رات وہاں سرجری کی گئی۔ الزام ہے کہ لڑکی کی آنت کاٹ دی گئی اور اس سے بہت زیادہ خون بہنے لگا۔ اس کی بچہ دانی اور پیشاب کی نالی کو بھی نقصان پہنچا۔ ہفتہ کی صبح جب اس کی حالت خراب ہوئی تو اس کے گھر والے اسے کالی میڈیکل کالج لے گئے۔ ڈاکٹروں نے خون کو روکنے کے لیے سرجری کی تاہم نوجوان کی حالت تشویشناک ہے۔ اس کے بعد اسے بہتر علاج کے لیے گورکھپور کے بابا راگھوداس میڈیکل کالج (بی آر ڈی میڈیکل کالج) ریفر کیا گیا۔

ہنگامی سرجری، پیٹ میں بچی صرف 10 سینٹی میٹر آنت:

ڈاکٹر درگیش ترپاٹھی کی قیادت میں ڈاکٹروں کی ایک ٹیم، جنرل سرجری کے شعبہ میں ایسوسی ایٹ پروفیسر نے بی آر ڈی میڈیکل کالج میں ہفتے کی رات دیر گئے اس نوجوان کی ہنگامی سرجری کی۔

ڈاکٹر درگیش کے مطابق لڑکی کی بہت زیادہ چھوٹی آنت نکال دی گئی تھی۔ اس کے پیٹ میں صرف 10 سینٹی میٹر چھوٹی آنت باقی ہے۔ عام طور پر چھوٹی آنت تقریباً 12 فٹ لمبی ہوتی ہے۔ آنت کی اتنی کم مقدار باقی رہنے سے جسم کی خوراک کو ہضم کرنے اور غذائی اجزاء کو جذب کرنے کی صلاحیت پر شدید اثر پڑ سکتا ہے۔ آپریشن کے بعد نوجوان لڑکی کی حالت مستحکم بتائی گئی تاہم خطرہ ابھی ختم نہیں ہوا۔ اسے لائف سپورٹ پر رکھا گیا ہے۔

امیٹھی میں سیاسی مساوات تبدیل: راکیش پرتاپ بی جے پی میں شامل

ابھے سنگھ اور ونود چترویدی بھی ہوئے بھاجپائی

امیٹھی: 14 اکتوبر (پی این ایس) گوری گنج سے تین بار سماج وادی پارٹی کے ایم ایل اے راکیش پرتاپ سنگھ بدھ کو بھارتیہ جنتا پارٹی میں شامل ہو گئے۔ ان کے ساتھ ایودھیا کے گوسائی گنج سے ایم ایل اے ابھے سنگھ اور جالون کے کالپی سے ایم ایل اے ونود چترویدی بھی بی جے پی میں شامل ہوگئے۔ بی جے پی کے ریاستی صدر پنکج چودھری اور قومی جنرل سکریٹری اسمرتی ایرانی نے گوری گنج کے جامو روڈ پر راکیش پرتاپ سنگھ کی رہائش گاہ منگلم میں منعقدہ ایک تقریب میں تینوں ممبران اسمبلی کو پارٹی میں شامل کیا۔ ریاستی صدر نے انہیں بھگوا پٹکا پہنایا۔ تقریب میں ریاستی حکومت کے کئی وزراء، ایم ایل ایز اور پارٹی عہدیدار موجود تھے۔ اس موقع پر کارکنوں اور حامیوں کی بڑی تعداد جمع تھی۔ رہائش گاہ کے سامنے لگائے گئے پنڈال میں تقریباً 5000 کرسیوں کا انتظام کیا گیا تھا۔ تینوں ایم ایل ایز نے بھی بی جے پی کے ٹول فری نمبر پر کال کر کے پارٹی میں باضابطہ شمولیت اختیار کی۔ راکیش پرتاپ سنگھ پہلی بار 2012 میں ایس پی کے ٹکٹ پر گوری گنج سے ایم ایل اے منتخب ہوئے تھے۔ اس کے بعد انہوں نے 2017 اور 2022 کے اسمبلی انتخابات میں کامیابی حاصل کی۔ 2024 کے راجیہ سبھا انتخابات میں انہوں نے ایس پی کے موقف کے برعکس بی جے پی امیدوار کے حق میں ووٹ دیا۔ اس کے بعد، ایس پی نے انہیں جون 2025 میں نکال دیا، اب، وہ رسمی طور پر بی جے پی میں شامل ہوگئے ہیں۔ راکیش پرتاپ سنگھ نے اس تقریب سے پہلے دعویٰ کیا تھا کہ گوری گنج اسمبلی حلقہ سے تقریباً 700 گاؤں کے پردھانی، سابق پردھان، علاقائی پنچایت ممبران، سابق ایریا پنچایت ممبران اور ضلع پنچایت ممبران ان کے ساتھ بی جے پی میں شامل ہوں گے۔ مقامی سیاست پر اب گہری نظر رکھی جائے گی کہ اس دعوے کی بنیاد پر کتنے عوامی نمائندے اور حامی بی جے پی میں شامل ہوتے ہیں۔ راکیش پرتاپ سنگھ کے بی جے پی میں شامل ہونے سے گوری گنج اسمبلی حلقہ میں پارٹی کی حکمت عملی اور مقامی قیادت کی حرکیات پر اثر پڑ سکتا ہے۔ ان کی ذاتی حمایت کی بنیاد آئندہ اسمبلی انتخابات میں اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔ اس کے ساتھ ہی ایس پی کو اپنے دیرینہ حامیوں کو برقرار رکھنے کا چیلنج درپیش ہوگا۔ بی جے پی کے لیے نئے اور پرانے کارکنوں کے درمیان ہم آہنگی پیدا کرنا بھی اہم ہوگا۔

محترمہ شہلا حیدر کے انتقال پر علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سوگوار

خواتین کی تعلیم کے لیے ان کے کنبہ کی خدمات کو خراج عقیدت پیش کیا گیا

علی گڑھ، 14 اکتوبر: علی گڑھ مسلم یونیورسٹی نے اپنی ممتاز سابق طالبہ شہلا حیدر کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے۔ ان کے کنبہ نے علی گڑھ میں خواتین کی تعلیم کے فروغ کے لیے نمایاں خدمات انجام دی ہیں، جنہیں ہمیشہ قدر و احترام کے ساتھ یاد رکھا جائے گا۔ شہلا حیدر، اے ایم یو کے ویمنس کالج کی پہلی پرنسپل ممتاز جہاں حیدر اور معروف سائنس داں پروفیسر حیدر خان کی صاحبزادی تھیں۔ وہ اے ایم یو کی تاریخ سے گہرا تعلق رکھنے والے شیخ عبداللہ عرف پاپا میاں اور اعلیٰ بی کے نام سے معروف وحید جہاں بیگم کی نواسی تھیں۔ ان دونوں شخصیات کی مخلصانہ کوششوں نے علی گڑھ میں خواتین کی تعلیم کی بنیاد استوار کی۔ شہلا حیدر ممتاز سفارت کار و دانشور سلمان حیدر کی بہن بھی تھیں۔ وائس چانسلر پروفیسر نعیمہ خاتون نے ان کے انتقال پر گہرے دکھ کا اظہار کرتے ہوئے کہا، "شہلا حیدر کا انتقال ان تمام لوگوں کے لیے ایک بڑا نقصان ہے، جو علی گڑھ کے شاندار تعلیمی و سماجی ورثے سے محبت رکھتے ہیں۔ خواتین کی تعلیم کے فروغ کے لیے اپنی زندگیاں وقف کرنے والے علمبرداروں کے کنبہ سے تعلق رکھنے والی محترمہ شہلا حیدر نے ہمدردی، خدمت اور سماجی ذمہ داری کی اقدار کو آگے بڑھایا۔ ضرورت مندوں کے لیے ان کی فیاضی اور ویمنس کالج سے ان کی دیرینہ وابستگی علی گڑھ اور اس کے اصولوں سے ان کی گہری محبت کی عکاس تھی۔ ان کی یاد ہمیشہ مشعلِ راہ بنی رہے گی اور خواتین کی تعلیم کے لیے ان کے کنبہ کی خدمات کو ہمیشہ یاد کیا جاتا رہے گا۔" محترمہ شہلا حیدر صحافت کے شعبے سے وابستہ رہیں۔ انھوں نے ڈائریکٹریٹ آف ایڈورٹائزنگ اینڈ ویژول پبلسٹی (ڈی اے وی پی) کی ڈائریکٹر کے طور پر بھی خدمات انجام دیں۔ پیشہ ورانہ سرگرمیوں کے ساتھ انہوں نے سماجی خدمت اور فلاحی سرگرمیوں کے ذریعہ بھی نمایاں شناخت قائم کی۔ وہ ضرورت مند کنبوں اور بالخصوص ان لڑکیوں کی مالی مدد کرتی تھیں جنہیں شادی کے اخراجات پورے کرنے کے لیے تعاون درکار ہوتا تھا۔ دوسروں کی مدد کے لیے اپنے وسائل بروئے کار لانے کے جذبے اور فیاضی کے باعث انہیں وسیع پیمانے پر قدر و احترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ شہلا حیدر اے ایم یو کی سماجی و ثقافتی سرگرمیوں میں گہری دلچسپی رکھتی تھیں اور ویمنس کالج کی یومِ تاسیس کی تقریبات میں باقاعدگی سے شرکت کرتی تھیں۔ اس طرح وہ ادارے اور اس کے بنیادی مقاصد سے اپنی وابستگی کو برقرار رکھے ہوئے تھیں۔ اے ایم یو برادری غم زدہ کنبہ کے دکھ میں شریک ہے اور شہلا حیدر کی خدمات، فیاضی اور علی گڑھ کے تعلیمی ورثے سے ان کی دیرینہ وابستگی کو خراجِ عقیدت پیش کرتی ہے۔

المناک حادثہ: موٹر سائیکل کو 200 میٹر تک گھسیٹ کر لے گئی ٹریکٹر ٹرالی

انجینئر کی موت نے لوگوں میں خوف و ہراس پھیلا دیا

متھرا: 14 اکتوبر (پی این ایس) متھرا کے سوریر تھانہ علاقے میں کھیر-تنتیگاؤں روڈ پر سداما گڑھی گاؤں کے قریب ایک ٹریکٹر-ٹرالی ڈرائیور نے بائک سوار دو نوجوانوں کو کچل دیا۔ ایک نوجوان کی موقع پر ہی موت ہو گئی، جبکہ دوسرا شدید زخمی ہو گیا۔ سریر پولیس نے کال پر جواب دیتے ہوئے انکوائری رپورٹ تیار کر کے متوفی کی لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا۔ شدید زخمی شخص کو اسپتال میں داخل کرایا گیا۔ جھارکھنڈ کے مرکاچو تھانہ کے ڈیبوا گاؤں کا رہنے والا شنکر رانا بھڈانوارا گاؤں میں جاری جل نگم ٹینک کی تعمیر کے کام کا ٹھیکیدار ہے۔ وہ رایا میں رہتا ہے۔ وہ بدھ کو بس کے ذریعے تانتیگاؤں پہنچے اور بنگال کے رہنے والے رگھوناتھ کو، جو بھڈانوارہ میں ٹینک کی تعمیر کے کام کا انجینئر تھا، کو اپنی بائک پر تانتیگاؤں بلایا۔ دونوں بائک پر بھڈانوارہ جا رہے تھے۔ جب وہ سداما گڑھی گاؤں کے قریب پہنچے تو بھڈانوارہ سے آنے والی ایک ٹریکٹر ٹرالی بائیک پر سوار نوجوانوں پر چڑھ دوڑی اور بائیک کو تقریباً 200 میٹر تک گھسیٹ کر لے گئی۔ جس کے نتیجے میں بنگال سے تعلق رکھنے والے انجینئر رگھوناتھ کی موقع پر ہی موت ہو گئی جبکہ دوسرا نوجوان شدید زخمی ہو گیا۔ اطلاع ملنے پر اسٹیشن ہاؤس آفیسر ارون کمار پولیس ٹیم کے ساتھ جائے وقوعہ پر پہنچے اور رگھوناتھ کی لاش کی تحقیقاتی رپورٹ تیار کر کے پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دی۔ زخمی نوجوان کو اسپتال میں داخل کرایا گیا۔ ٹریکٹر ٹرالی ڈرائیور ٹریکٹر ٹرالی سمیت فرار ہو گیا۔ پولیس نے رگھوناتھ کے گھر والوں کو مطلع کر دیا ہے اور ٹریکٹر ٹرالی ڈرائیور کی تلاش کر رہی ہے۔

اے ایم یو کے ویمنس کالج میں ابھرتی ہوئی ادبی صلاحیتوں کی آبیاری کے لیے رائٹرز فورم کا آغاز

علی گڑھ، 14 اکتوبر: خواتین کو ادب کے ذریعہ اپنے خیالات کے اظہار اور ممتاز ادیبوں سے تبادلہ خیال کا موقع فراہم کرنے کے مقصد سے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے ویمنس کالج نے ویمنس رائٹرز فورم کا آغاز کیا۔ اس کی افتتاحی تقریب اور تخلیقی تحریر سے متعلق ایک ورکشاپ میں ادباء و ماہرین، اساتذہ اور طالبات نے شرکت کی۔ پرنسپل پروفیسر شگفتہ امتیاز نے اس اقدام کا خیر مقدم کرتے ہوئے زبان و ادب کی اہمیت پر زور دیا، جبکہ پروفیسر نازیہ حسن نے ایک متحرک ادبی کمیونٹی تشکیل دینے کے سلسلہ میں فورم کے وژن کو پیش کیا۔ افتتاحی تقریب میں مصنفہ اور آزاد صحافی زہرہ نقوی اور شاعر و اردو اسکالر ڈاکٹر معید رشیدی نے ادب کے ذریعے انسانی تجربات کو سمجھنے اور معاشرے سے مکالمہ کرنے کے مختلف پہلوؤں پر اظہارِ خیال کیا۔ صنف، ادب، مذہب اور سیاست جیسے موضوعات پر لکھنے والی زہرہ نقوی "دی ریلیکٹنٹ مدر: اے اسٹوری نو ون وانٹس ٹو ٹیل" کی مصنفہ ہیں۔ ڈاکٹر معید رشیدی نے شاعری اور ادبی تحقیق پر گفتگو کرتے ہوئے تحریر کے تخلیقی امکانات کو اجاگر کیا۔ اس موقع پر ڈاکٹر نازش بیگم کی کتاب "کتھیاونیاس سے شِلپ سوندریہ تک: کہانی پروَاہ کا سمیکشاتمک پاٹھ" کی بھی رونمائی کی گئی۔ یہ کتاب کہانی پروَاہ کے ادبی فن اور جمالیاتی پہلوؤں کا تنقیدی مطالعہ ہے۔ مختلف زبانوں میں طالبات کی جانب سے پیش کی گئی نظموں نے فورم کے کثیر لسانی رجحان کی عکاسی کی۔ افتتاحی تقریب کے بعد منعقدہ کریئیٹیو رائٹنگ ورکشاپ میں طالبات کو فنِ تحریر کے عملی پہلوؤں سے روشناس کرایا گیا۔ زہرہ نقوی نے "دیکھنے کے انداز: ایک مشاہد اور کھوجی کے طور پر ادیب" کے عنوان سے منعقدہ نشست میں تحریری صلاحیتوں کو فروغ دینے اور کتاب کی اشاعت کے مراحل پر گفتگو کی۔ انہوں نے شرکاء کو نامانوس کی تلاش کے طور پر تخلیقی اظہار کو اپنانے کی ترغیب دی۔ ڈاکٹر معید رشیدی کی نشست میں کریئیٹیو رائٹنگ میں تخیل کے کردار اور جدت و اصالت کی اہمیت پر روشنی ڈالی گئی۔ انہوں نے تخلیقات میں مصنوعی ذہانت کے بڑھتے ہوئے استعمال کے تناظر میں بھی ان پہلوؤں کا جائزہ لیا۔ ان مباحث نے طالبات کو اپنی انفرادی ادبی شناخت تشکیل دینے اور ادب کو درپیش نئے چیلنجوں کا تنقیدی جائزہ لینے کی ترغیب دی۔ پروگرام کی نظامت فورم کی سکریٹری ملیحہ اقبال اور جوائنٹ سکریٹری سامیہ اکرم نے کی، جبکہ ڈاکٹر حمیرہ ایم آفریدی نے اظہارِ تشکر کیا۔

ندیم زیدی نے اکھلیش یادو سے ملاقات کر انہیں علاقہ کے مسائل سے روشناس کرایا

دیوبند، 14/اکتوبر (ڈاکٹر فیروز خان) نیشنل ڈیموکریٹک فاؤنڈیشن کے قومی صدر و روحانی معالج ندیم زیدی المعروف بدر عالم نے سماجوادی پارٹی کے قومی صدر اکھلیش یادو کی دعوت پر لکھنؤ میں واقع ان کی رہائش گاہ پر پہنچ کر ملاقات کر کے انہیں علاقہ کے مسائل سے روشناس کرایا۔ ملاقات کے دوران ندیم زیدی نے ضلع سہارنپور کے متعدد مسائل کے ساتھ ساتھ اقلیتوں سے متعلق موضوعات بیان کئے اور 2027 اسمبلی الیکشن کے متعلق قیمتی و مفید مشورے دئے جن کو اکھلیش یادو نے صدق دل سے قبول کیا۔ ساتھ ہی دیوبند اسمبلی سیٹ کے ممکنہ امیدواروں پر تفصیلی گفتگو کرتے ہوئے پارٹی کا ٹکٹ کس امیدوار کو دیا جائے پر اپنی رائے کا اظہار کیا، جس پر اکھلیش یادو نے بدر عالم کو یقین دلایا کہ وہ ٹکٹ تقسیم کرتے وقت ان کے مشورے پر ضرور عمل کریں گے۔ واضح ہو کہ ندیم زیدی کے یادو گھرانے سے گھریلو تعلقات ہیں اور ملائم سنگھ یادو ندیم زیدی اور ان کی فیملی کو بہت احترام و عزت دیتے تھے۔ اس موقع پر اکھلیش یادو نے ندیم زیدی کو شال اوڑھا کر ان کا استقبال کیا اور ان سے قریب ایک گھنٹے تک انتخابی حالات کو لیکر بات چیت ہوئی۔ انہوں نے سماجوادی پارٹی کی پالیسیوں کو ہر گھر اور ہر فرد تک پہنچانے کی اپیل کی تا کہ 2027 میں ہونے والے اسمبلی انتخابات میں پارٹی کی کامیابی کو یقینی بنایا جا سکے۔

جشن غوث اعظم میں امن، بھائی چارے اور نیک عمل کا ملا پیغام

گورکھپور، محلہ اسماعیل پور میں حاجی عبدالمنان خان مرحوم کے گھر پر غوث اعظم کا جشن عقیدت و احترام سے منایا گیا، محفل سے اسلام کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے، باہمی بھائی چارے کو برقرار رکھنے اور معاشرے میں امن و محبت کو فروغ دینے کا پیغام دیا۔ مرکزی مقرر مفتی اختر حسین نے حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تعلیمات سے متاثر ہونے اور سچائی، دیانت، احسان اور ضرورت مندوں کی مدد جیسی صفات کو اپنانے کی اہمیت پر زور دیا، انہوں نے اسلام کے پیغام کو روزمرہ کی زندگی میں نافذ کرنے اور دوسروں کے حقوق کا خیال رکھنے کی اپیل کی۔ محفل میں اس بات پر زور دیا کہ مذہبی تقریبات کا مقصد انسانی کردار کو بہتر بنانا اور معاشرے میں اتحاد اور ہم آہنگی کو مضبوط کرنا ہے، اس موقع پر عرفان خان، حافظ نسیم اللہ، قاری شرف الدین، حافظ غوث عالم، حافظ حسین عالم، حافظ شہید، حافظ منہاج الدین، حافظ محمد سعید سمیت کثیر تعداد میں لوگ موجود رہے۔

آئی ٹی آئی داخلے کا پانچواں مرحلہ شروع، 15 اکتوبر تک رینک سلپ جمع کرائیں

غیر منتخب امیدواروں کی میرٹ لسٹ متعلقہ سرکاری آئی ٹی آئی کو دستیاب کرا دی گئی ہے: راجیش گوتم

بلند شہر 14/اکتوبر (پریس ریلیز) چوتھے مرحلے کے بعد سرکاری صنعتی تربیتی اداروں (آئی ٹی آئی) میں خالی نشستوں کو پر کرنے کے لیے داخلوں کا پانچواں مرحلہ شروع ہو گیا ہے۔ داخلے کے خواہاں امیدواروں کو اپنی رینک سلپ کا پرنٹ آؤٹ لے کر 13 اور 15 اکتوبر کے درمیان متعلقہ ضلع میں کسی بھی سرکاری آئی ٹی آئی میں دستخط شدہ کاپی جمع کرانا چاہیے۔ محکمہ نے انتخاب اور داخلے کا عمل 16 اکتوبر تک مکمل کرنے کا ہدف مقرر کیا ہے۔ گورنمنٹ آئی ٹی آئی سہکاری نگر بلند شہر کے پرنسپل راجیش گوتم نے بتایا کہ ووکیشنل ایجوکیشن ڈپارٹمنٹ نے پہلے غیر منتخب امیدواروں کو پانچویں مرحلے کے لیے نئے آپشن پر کیا تھا۔ نئے امیدواروں سے کہا گیا کہ وہ 11 اکتوبر تک آن لائن درخواستیں جمع کرائیں۔ ابھیشیک سنگھ خصوصی سکریٹری ووکیشنل ایجوکیشن اور ایگزیکٹیو ڈائریکٹر ایس سی وی ٹی کی طرف سے 12 اکتوبر کو جاری کردہ پریس ریلیز کے مطابق غیر منتخب امیدواروں کی میرٹ لسٹ متعلقہ سرکاری آئی ٹی آئی کو دستیاب کر دی گئی ہے۔ امیدوار محکمہ کی آفیشل ویب سائٹ www.scvtup.in پر جا کر اور پانچویں مرحلے کے لیے رینک آپشن پر کلک کر کے اپنا رینک چیک کر سکتے ہیں۔ اس کے لیے انہیں اپنا رجسٹریشن نمبر اور تاریخ پیدائش درج کرنا ہوگی۔ رینک سلپ کا پرنٹ آؤٹ لینے اور اس پر دستخط کرنے کے بعد اسے 15 اکتوبر تک ضلع کے کسی بھی سرکاری آئی ٹی آئی بالخصوص نوڈل گورنمنٹ انسٹی ٹیوٹ میں جمع کرنا لازمی ہوگا۔ ضلعی سطح کے انتخاب کے لیے امیدوار اپنے آبائی ضلع اور ان کے عارضی پتہ سے متعلق ضلع میں نشستوں کے لیے اہل ہوں گے۔ پانچویں مرحلے میں پہلے رجسٹرڈ اور غیر منتخب امیدواروں کو سیٹیں الاٹ کی جائیں گی۔ اس کے بعد نئے آن لائن درخواست دہندگان کے میرٹ کی بنیاد پر باقی خالی نشستوں پر ٹریڈز الاٹ کی جائیں گی۔

صوفیہ انٹرنیشنل اسکول کی ٹیم نے والی بال ٹورنامنٹ میں شاندار جیت حاصل کی

دیوبند، 14/اکتوبر (ڈاکٹر فیروز خان) دی دون ویلی پبلک اسکول دیوبند میں منعقدہ انٹر اسکول والی بال ٹورنامنٹ میں صوفیہ انٹرنیشنل اسکول کی ٹیم نے شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے شاندار جیت حاصل کی۔ فائنل میچ میں صوفیہ انٹرنیشنل اسکول کی ٹیم نے نیو ویلکن پبلک اسکول مظفر نگر کی ٹیم کو شکست دے کر ٹرافی اپنے نام کی۔ منعقدہ مقابلہ میں آٹھ اسکولوں کی ٹیموں نے حصہ لیا۔ جس میں صوفیہ انٹرنیشنل اسکول، راکھی پبلک اسکول منصور پور، پائنیر پبلک اسکول، پی آر پبلک اسکول، نیو ویلکن پبلک اسکول مظفر نگر، سنسکار بھارتی اسکول، دون ویلی پبلک اسکول اور قدم پبلک اسکول شامل رہے۔ مقابلے کے دوران کھلاڑیوں نے اپنی سپورٹس مین شپ اور زبردست پرفارمنس سے شائقین کے دل جیت لیے۔ اختتامی تقریب میں اسکول کی انتظامیہ کمیٹی اور دون ویلی اسکول کی پرنسپل سیما شرما نے جیتنے والی ٹیم کو ٹرافی پیش کی اور کھلاڑیوں کو میڈلز سے نوازا۔ صوفیہ انٹرنیشنل اسکول کے پرنسپل منوج کمار اوستھی اور کوچ پنکج کمار نے ٹیم کی جیت پر خوشی کا اظہار کیا اور کھلاڑیوں کو مبارکباد دی۔ انہوں نے کہا کہ کھیلوں کے مقابلے طلباء میں نظم و ضبط، خود اعتمادی، قائدانہ صلاحیتوں اور باہمی ربط پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ جیتنے والی ٹیم میں تنمے، ویوین چودھری، اکشے چودھری، دنشراج، ہرشیت، سوریہ پرتاپ سنگھ، آرو کرنوال، واسو ملک، ارنو بالیان اور دگ وجے سنگھ شامل تھے۔

بھارت سیواشرم سنگھ نے قوم پرستی کو زندگی کا مقصد بنایا ہے: یوگی

قومی بیداری اور ثقافتی ورثے کے تحفظ پر یوگی کا زور بھارت سیواشرم سنگھ کی صد سالہ تقریبات میں درگا پوجا

وارانسی، 14 اکتوبر (یو این آئی) وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے بدھ کو سگرا میں بھارت سیواشرم سنگھ کی صد سالہ تقریبات میں شرکت کی اور دیوی درگا کی پوجا کی۔ اس موقع پر انہوں نے کہا کہ بھارت سیواشرم سنگھ نے مشکل حالات میں بھی اپنی اقدار اور اصولوں پر سمجھوتہ نہیں کیا۔ اس تنظیم نے قوم پرستی کو اپنی زندگی کا مقصد اور قوم کی ترقی کو اپنی ترقی کا ذریعہ بنایا۔

یوگی نے کہا کہ ٹھیک 100 سال پہلے 1926 میں، اسی کاشی میں عظیم بابا سوامی پروانند جی مہاراج نے بھارت سیواشرم سنگھ کی کاشی شاخ کا افتتاح کیا تھا۔ اکثر بحران کے وقت لوگ اپنی اقدار اور نظریات کو چھوڑ کر اپنے اصولوں سے ہٹ جاتے ہیں لیکن بھارت سیواشرم سنگھ نے ہمیشہ اپنے اصولوں کو سرفہرست رکھا ہے۔ ہم سب کا اس تنظیم سے خاص تعلق ہے۔

وزیر اعلیٰ نے کہا کہ جب ملک غلامی میں تھا، سوامی پروانند جی مہاراج نے ملک کے مختلف حصوں کا سفر کیا اور آزادی کے جذبے کو بیدار کیا۔ انہوں نے ہندو بیداری کا عظیم کام بھی اٹھایا اور ایک عظیم ہندوستان کی تشکیل اور آزاد ہندوستان کے عزم کو عملی جامہ پہنانے میں اپنا حصہ ڈالا۔ آج اس عظیم سنت کے ذریعہ قائم کردہ یہ تنظیم نہ صرف ہندوستان بلکہ دنیا کے کئی ممالک میں لازوال اقدار اور رشی روایت کا مؤثر طریقے سے پرچار کر رہی ہے۔

انہوں نے کہا کہ یہ ان کی خوش قسمتی ہے کہ جہاں سوامی پروانند جی مہاراج نے سال 1912-13 میں دیکشا لی تھی وہ گورکھپور میں گورکشا پیٹ ہے۔ اس دوران وہ بابا گمبھیر ناتھ جی کی صحبت میں رہے اور طویل عرصے تک روحانی مشق کرتے رہے۔ گورکھپور سے لے کر کاشی تک اور پھر پورے ملک میں، اس نے روحانی مشق کو قومی بیداری کے ذریعہ کے طور پر استعمال کیا۔ انہوں نے ذاتی ترقی پر قومی ترقی کو ترجیح دی۔

یوگی نے کہا کہ جب کوئی قوم بحران کا شکار ہوتی ہے تو اس کی وراثت، روحانی میراث، مذہب اور ثقافت کو بھی خطرہ لاحق ہوتا ہے۔ اگر غیر ملکی حملہ آور کامیاب نہ ہوتے تو کیا وہ بابا وشوناتھ کے مندر کو ان کی مقدس سرزمین پر بے حرمتی اور نقصان پہنچانے کی جرأت کرتے؟ کیا رام جنم بھومی پر 500 سال کی غلامی کا داغ باقی رہے گا؟ کیا بھگوان کرشن کی جائے پیدائش پر غلامی کا داغ باقی رہے گا؟ انہوں نے کہا کہ یہ سب ایک تاریخی غلطی کا نتیجہ ہے جس کے نتیجے میں ملک کی تقسیم اور اندرونی تقسیم ہوئی۔

اس کی اصلاح کے لیے مختلف ادوار میں اولیاء کرام نے اپنی روحانی مہمات کے ذریعے بڑے پیمانے پر بیداری کی۔ سوامی پروانند جی مہاراج نے بھی اس روایت کو آگے بڑھایا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ بھارت سیواشرم سنگھ میں پوجا صرف نذرانے کے ساتھ نہیں بلکہ ہتھیاروں سے بھی کی جاتی ہے۔ ہتھیار عبادت کی چیزیں ہیں اور اگر ضروری ہو تو انہیں اپنے دفاع کے لیے پہننا پڑتا ہے۔ مغربی بنگال کی ممتا بنرجی حکومت کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ جب وہاں کی حکومت نے بھارت سیواشرم سنگھ کے راہبوں کو دھمکیاں دینا شروع کیں تو وہ اتر پردیش سے پوری ترقی کی نگرانی کر رہی تھی۔

انہوں نے کہا کہ انہیں یقین ہے کہ راہبوں کو دھمکی دینے والی حکومت کبھی اقتدار میں واپس نہیں آئے گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ جس طرح راون اور کنس نے بھکشوؤں کو دھمکیاں دی تھیں، اسی طرح کی کوششیں وہاں بھی کی گئیں، لیکن بھکشو ڈٹے رہے۔

یوگی نے کہا کہ عزم اور استقامت سے ہی آج کاشی میں شاندار کاشی وشوناتھ دھام کی تعمیر ممکن ہوئی ہے۔ یہ دھام وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں تعمیر کیا گیا تھا۔

میونسپل اداروں کی مالی خود انحصاری جدید شہروں کی بنیاد ہے

وزیر خزانہ سریش کمار کھنہ نے صفائی، سیوریج، سیپٹیج مینجمنٹ اور میونسپل بانڈز پر خصوصی زور دیا

لکھنؤ: 14 اکتوبر۔ اتر پردیش کے مالیات اور پارلیمانی امور کے وزیر جناب سریش کمار کھنہ نے کہا کہ میونسپل اداروں کی مالی خود انحصاری مضبوط اور جدید شہروں کی ترقی کی بنیاد ہے۔ بڑھتی ہوئی شہری کاری کے درمیان، میونسپل اداروں کو اپنی آمدنی میں اضافہ، مالیاتی انتظام کو مضبوط بنانے اور شہریوں کو بہتر خدمات فراہم کرنے کے لیے وسائل کے موثر استعمال کو یقینی بنانے کی ضرورت ہے۔ مسٹر کھنہ لکھنؤ کے گومتی نگر کے ہوٹل تاج محل میں چھٹے ریاستی مالیاتی کمیشن، یونیسیف اور ڈاکٹر رام منوہر لوہیا نیشنل لاء یونیورسٹی کے مشترکہ طور پر منعقدہ 'شہروں کو سننا، شہری چیلنجوں کو حل کرنا' کے موضوع پر منعقدہ کانفرنس سے بحیثیت مہمان خصوصی خطاب کر رہے تھے۔ ریاست کے 17 میونسپل کارپوریشنوں کے میئروں نے کانفرنس میں شہری ترقی کے چیلنجوں اور مستقبل کی ترجیحات پر تبادلہ خیال کیا۔ وزیر خزانہ نے صفائی ستھرائی، سیوریج، سیپٹک ٹینکوں سے گندے پانی کو محفوظ طریقے سے ٹھکانے لگانے (سیپٹیج مینجمنٹ) اور سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کو شہری ترقی کی اہم ترجیحات کے طور پر شناخت کیا۔ انہوں نے انفراسٹرکچر کی ترقی کے لیے میونسپل بانڈز جیسے مالیاتی اختیارات کی افادیت پر بھی زور دیا۔ کانفرنس میں پراپرٹی ٹیکس کے دائرہ کار کو بڑھانے، ٹیکس وصولی میں بہتری، یوزر فیس اور میونسپل اثاثوں کے بہتر استعمال کے ذریعے ریونیو بڑھانے پر غور کیا گیا۔ مذہبی اور سیاحتی شہروں میں عقیدتمندوں اور سیاحوں کی وجہ سے شہری خدمات پر اضافی دباؤ کے پیش نظر، قانونی دفعات کے تحت سیاحتی فیس یا سٹی ٹورازم ٹیکس کے نفاذ کے امکان پر بھی بات کی گئی۔ میئروں نے پینے کے پانی، صفائی ستھرائی، پانی نکاسی، فضلہ کے انتظام، شہری منصوبہ بندی، اور موسمیاتی تبدیلی سے متعلق چیلنجوں پر اپنے تجربات کا اشتراک کیا۔ بچوں، خواتین اور پسماندہ گروہوں کو بہتر خدمات فراہم کرنے اور محفوظ، صاف اور جامع شہروں کی ترقی پر خصوصی زور دیا گیا۔ کانفرنس میں 16 ویں مالیاتی کمیشن اور 6 ویں ریاستی مالیاتی کمیشن کے آئینی کردار کے تناظر میں مالیاتی پوزیشن، ادارہ جاتی صلاحیت، شفافیت اور بلدیاتی اداروں کی جوابدہی کو مضبوط بنانے پر بھی غور کیا گیا۔ مسٹر دیپک کمار، چھٹے ریاستی مالیاتی کمیشن کے چیئرمین اور ایڈیشنل چیف سکریٹری، فینانس، نے افتتاحی خطاب کیا۔ کمیشن کے سکریٹری جناب سدھارتھ سریواستو نے مہمانوں کا استقبال کیا۔ مسٹر نیل رتن، مسٹر آلوک دکشت، اور ڈاکٹر سومین باگچی اور یونیسیف کے مسٹر پیوش انٹونی نے بھی پروگرام میں حصہ لیا۔ ماہرین کے اجلاس میں شہری خدمات اور مالیاتی انتظام کو بہتر بنانے کے لیے عملی تجاویز پیش کی گئیں۔ کانفرنس نے بلدیاتی اداروں کو معاشی طور پر مضبوط، انتظامی طور پر موثر اور شہریوں کی خدمات کو مزید موثر بنانے کے لیے ریاستی حکومت، میئرز اور ماہر اداروں کے درمیان تال میل اور مسلسل بات چیت کی ضرورت پر زور دیا۔

اختراع اور انٹر پرینیور شپ کے فروغ میں اساتذہ کا کردار کلیدی اہمیت کا حامل: پروفیسر اجے تنیجا

لینگوئج یونیورسٹی میں اسٹارٹ اپ اور انٹر پرینیور شپ کے فروغ کے لئے پروگرام کا انعقاد

لکھنؤ، 14 اکتوبر 2026: خواجہ معین الدین چشتی لینگوئج یونیورسٹی اور اودھ انکیوبیشن فاؤنڈیشن کے اشتراک سے اساتذہ اور طلبہ کے لئے "آئیڈیاز سے انٹرپرائز تک: اسٹارٹ اپ کے لیے قانونی اداروں کی تشکیل کی تفہیم" کے عنوان سے ایک پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ اس منعقدہ پروگرام کا مقصد طلبہ اور اساتذہ کو اسٹارٹ اپ کے قیام، کمپنی کی تشکیل، مالیاتی انتظام اور قانونی مراحل سے واقف کرانا، نیز یونیورسٹی میں اختراع اور انٹر پرینیور شپ کے ماحول کو فروغ دینا تھا۔ پروگرام کے آغاز میں اودھ انکیوبیشن فاؤنڈیشن کے وائس چیئرمین پروفیسر سید حیدر علی نے استقبالیہ خطاب پیش کیا۔ انہوں نے یونیورسٹی میں اسٹارٹ اپ کے نظام کو فروغ دینے کی ضرورت اور اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ طلبہ کے اختراعی خیالات کو عملی کاروباری منصوبوں میں تبدیل کرنے کے لیے ادارہ جاتی تعاون انتہائی اہم ہے۔ انہوں نے یو جی سی کے ضابطوں کے تناظر میں اعلیٰ تعلیمی اداروں میں اختراع اور انٹر پرینیور شپ کو فروغ دینے کی ضرورت پر بھی اظہار خیال کیا۔ اس موقع پر یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا نے اپنے صدارتی خطاب میں اودھ انکیوبیشن فاؤنڈیشن کی کاوشوں کو سراہتے ہوئے کہا کہ یونیورسٹی میں اختراع، انکیوبیشن اور انٹر پرینیور شپ کے فروغ میں اساتذہ کا کردار کلیدی اہمیت رکھتا ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ اساتذہ طلبہ کی تخلیقی صلاحیتوں اور اختراعی خیالات کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے انہیں مناسب رہنمائی فراہم کریں، تاکہ ان کے تحقیقی کام اور نئے خیالات کو عملی شکل دے کر کامیاب کاروباری منصوبوں میں تبدیل کیا جا سکے۔ انہوں نے مزید کہا کہ تعلیمی و تحقیقی سرگرمیوں کو انٹر پرینیور شپ سے مربوط کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے، جس کے لیے یونیورسٹی میں سازگار ماحول اور مؤثر ادارہ جاتی تعاون کو فروغ دینا ضروری ہے۔ اس پروگرام کے کلیدی مقرر رافتس اینڈ ریورس ایل ایل سی کے ساؤتھ ایسٹ ایشیا ہیڈ نرپین بھٹ نے اساتذہ اور طلبہ کو اسٹارٹ اپ کے قیام کے مختلف مراحل سے تفصیلی طور پر واقف کرایا۔ انہوں نے نئے کاروباری خیال کے انتخاب اور اس کی ترقی سے لے کر کمپنی کی تشکیل، مناسب قانونی ڈھانچے کے انتخاب، مالیاتی منصوبہ بندی، رجسٹریشن اور ضروری قانونی کارروائیوں تک کی معلومات آسان اور عملی مثالوں کے ذریعے پیش کیں۔ انہوں نے طلبہ کو اپنے اختراعی خیالات کو منظم منصوبہ بندی کے ساتھ کامیاب کاروباری اداروں میں تبدیل کرنے کی ترغیب دی۔ پروگرام کے اختتام پر اودھ انکیوبیشن فاؤنڈیشن کی رکن ڈاکٹر روچیتا سجائے چودھری نے اظہار تشکر کیا۔

دیہی ترقی، روزگار اور خواتین کی خود کفالت پر زور

کیشو موریہ کی افسران کو ترقیاتی اسکیموں پر مؤثر عمل درآمد کی ہدایت

لکھنؤ: 14 اکتوبر۔ اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ جناب کیشو پرساد موریہ نے جالون ضلع میں محکمہ دیہی ترقیات کی مختلف اسکیموں اور پروگراموں کا جائزہ لیتے ہوئے عہدیداروں کو دیہی علاقوں میں روزگار کے نئے مواقع پیدا کرنے، دیہی خاندانوں کی آمدنی میں اضافہ اور عوامی بہبود کی اسکیموں سے اہل استفادہ کرنے والوں کو فائدہ پہنچانے کے لیے ایک موثر ایکشن پلان کے ساتھ کام کرنے کی ہدایت دی۔ انہوں نے کہا کہ دیہات کی مجموعی ترقی حکومت کی ترجیح ہے۔ ترقیاتی اسکیموں کو مقامی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے نافذ کیا جائے، تاکہ دیہی علاقوں میں بنیادی سہولیات کی توسیع کے ساتھ ساتھ عوام کا ذریعہ معاش بھی مستحکم ہو سکے۔ نائب وزیر اعلیٰ نے وکست بھارت جی رام جی کے تحت روزگار پیدا کرنے کی پیشرفت کا جائزہ لیا اور 12 اکتوبر کو منعقدہ خصوصی ایمپلائمنٹ جنریشن ڈے کے نتائج کے بارے میں جانکاری حاصل کی۔ عہدیداروں نے مقررہ ہدف کے مطابق روزگار پیدا کرنے کی پیش رفت کے بارے میں جانکاری دی۔ مسٹر موریہ نے ہدایت دی کہ مزدوروں کو ان کی مانگ کے مطابق مسلسل روزگار فراہم کیا جائے اور روزگار پیدا کرنے کی رفتار کو برقرار رکھا جائے۔ انہوں نے کہا کہ دیہی مزدوروں کو مقامی سطح پر روزگار فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ ان کی روزی روٹی کے لیے مستقل بنیاد فراہم کرنے کے لیے سنجیدہ کوششیں کی جائیں۔ دیہی علاقوں میں بنیادی ڈھانچے کی ترقی پر زور دیتے ہوئے مسٹر موریہ نے ہدایت دی کہ کچی سڑکوں سے جڑے عوامی مقامات کو ترجیحی بنیادوں پر پکی سڑکوں سے جوڑا جائے۔ گرام پنچایتوں میں کمیونٹی ہالوں کی تعمیر پر خصوصی توجہ دی جانی چاہئے، تاکہ گاؤں والوں کو کمیونٹی ایونٹس کے انعقاد کے لیے بہتر سہولیات میسر آسکیں۔ انہوں نے پانی کے تحفظ، قدرتی وسائل میں اضافے اور مستقل اثاثوں کی تعمیر کو ترجیح دینے کی بھی ہدایت کی۔ انہوں نے کہا کہ مقامی وسائل کا صحیح استعمال کرتے ہوئے دیہی علاقوں میں ترقیاتی کاموں کو تیز کیا جائے۔ چیف منسٹر یوتھ انٹر پرینیور اسکیم کی وسیع پیمانے پر تشہیر کو یقینی بنانے کی ہدایات دیتے ہوئے ڈپٹی چیف منسٹر نے کہا کہ اس اسکیم کے بارے میں معلومات ہر گاؤں تک پہنچائی جانی چاہئے، تاکہ زیادہ سے زیادہ اہل نوجوان اس کا فائدہ اٹھا کر خود روزگار کی طرف آگے بڑھ سکیں۔ قومی دیہی روزی روٹی مشن کے جائزے کے دوران، انہوں نے خواتین کو سیلف ہیلپ گروپس سے جوڑنے، محکمانہ اسکیموں کے درمیان بہتر تال میل قائم کرنے اور خواتین کے لیے آمدنی پیدا کرنے والی سرگرمیوں کو وسعت دینے پر خصوصی زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ سیلف ہیلپ گروپ دیہی خواتین کو معاشی طور پر بااختیار بنانے کا ایک موثر ذریعہ ہیں۔ ان کے ذریعے مقامی سطح پر روزگار کے نئے مواقع پیدا کیے جائیں۔ چیف منسٹر ہاؤسنگ اسکیم - دیہی اور وزیر اعظم ہاؤسنگ اسکیم - دیہی کا جائزہ لیتے ہوئے، مسٹر موریہ نے ہدایت دی کہ آفات سے متاثرہ خاندانوں، بیوہ خواتین اور دیگر خصوصی زمروں کے اہل مستفید افراد کو ترجیحی بنیادوں پر مکانات فراہم کیے جائیں۔ انہوں نے واضح کیا کہ کوئی بھی اہل خاندان اسکیموں کے فوائد سے محروم نہیں رہنا چاہیے۔ تمام اسکیموں کو شفافیت کے ساتھ اور مقررہ وقت کے اندر نافذ کرنے کو یقینی بنائیں، اور اہلیت کی بنیاد پر مستحقین کو فوائد فراہم کرنے میں کسی بھی سطح پر کوئی کوتاہی نہ برتی جائے۔ نائب وزیر اعلیٰ نے ٹیک ہوم راشن (THR) پلانٹ کے آس پاس خواتین کے لیے چھوٹے پیمانے پر اور کاٹیج صنعتوں کو ترقی دینے کی ضرورت پر بھی زور دیا۔ انہوں نے خواتین کے سیلف ہیلپ گروپس کے ذریعے مصالحہ جات کی صنعتوں کے قیام اور ٹی ایچ آر پلانٹ کو فراہم کیے جانے والے دیگر مواد سے متعلق مقامی صنعتوں کے فروغ کی ہدایت دی۔ انہوں نے کہا کہ مقامی ضروریات کے مطابق چھوٹی صنعتوں کو فروغ دینے سے خواتین کے لیے روزگار اور اضافی آمدنی کے مواقع پیدا ہو سکتے ہیں۔ اس سے سیلف ہیلپ گروپس کی معاشی سرگرمیوں کو وسعت ملے گی اور دیہی معیشت مضبوط ہوگی۔ جائزہ میٹنگ میں چیف ڈیولپمنٹ آفیسر مسٹر کے کے سنگھ، ڈی سی منریگا مسٹر رامیندر سنگھ، پروجیکٹ ڈائرکٹر مسٹر اکھلیش تیواری، ڈسٹرکٹ ڈیولپمنٹ آفیسر مسٹر نشانت پانڈے کے ساتھ تمام بلاک ڈیولپمنٹ آفیسر اور متعلقہ افسران موجود تھے۔

اے کے شرما کا سیلاب متاثرہ علاقوں کا دورہ، راحتی کاموں میں تیزی کی ہدایت

صفائی، ادویات کے چھڑکاؤ اور متاثرین کو ضروری سہولتیں فراہم کرنے پر زور

لکھنؤ: 14 اکتوبر۔ شہری ترقیات اور توانائی کے وزیر جناب اے کے۔ شرما نے آج سیلاب سے متاثرہ علاقوں کا دوسرا موقع معائنہ کیا، جو کہ لکھنؤ کے ملیح آباد اسمبلی حلقہ کا حصہ ہے، سیلاب کی امدادی کارروائیوں کو تیز کرنے کے مقصد سے سینتھا دیہی علاقے میں ہے۔ سینتھا میں، جو کہ نو توسیع شدہ میونسپل کارپوریشن کا حصہ ہے، انہوں نے راحت اور بچاؤ کے کاموں، صفائی ستھرائی اور متاثرہ شہریوں کو فراہم کی جانے والی سہولیات کا جائزہ لیا اور اہلکاروں کو ضروری ہدایات جاری کیں۔ وزیر شرما نے کہا کہ جیسے جیسے سیلاب کا پانی کم ہوتا ہے، آلودہ پانی اور ہوا کی وجہ سے مچھروں اور مکھیوں کے انفیکشن اور انسانوں اور جانوروں میں بیماریاں پھیلنے کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ اس لیے بیماریوں سے بچاؤ کے لیے متاثرہ علاقوں میں صفائی، اسپرے اور پانی نکاسی کو موثر بنایا جائے۔ معائنہ کے دوران وزیر شرما نے ڈرون ٹیکنالوجی کا استعمال کرتے ہوئے ادویات کے چھڑکاؤ کا معائنہ کیا اور ہدایت دی کہ اس ٹیکنالوجی کو سیلاب سے متاثرہ دیگر علاقوں میں ضرورت کے مطابق استعمال کیا جائے۔ انہوں نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ صفائی اور صحت کے تحفظ سے متعلق کاموں میں پوری طرح تیار رہیں۔ وزیر جناب شرما نے فلڈ ریلیف کیمپ اور میڈیکل ریلیف کیمپ کا معائنہ کیا، دستیاب سہولیات کے بارے میں دریافت کیا اور ضروری انتظامات کو مزید بہتر بنانے کی ہدایات دیں۔ انہوں نے ان علاقوں میں صفائی ستھرائی کا جائزہ لیا اور صفائی کے کارکنوں کی حوصلہ افزائی کی۔ انہوں نے ہدایت دی کہ سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں صفائی مہم چلا کر صفائی کے نظام کو بہتر بنایا جائے۔ انہوں نے ہدایت کی کہ میونسپل کارپوریشن کے افسران، صفائی کارکنان اور دیگر متعلقہ ملازمین باہمی تال میل سے مہم چلائیں۔ اس دوران وزیر شرما نے سیلاب سے متاثرہ شہریوں سے بات چیت کی، ان کے مسائل سنے اور امدادی سامان تقسیم کیا۔ انہوں نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ امدادی سامان اور ضروری خدمات ہر متاثرہ خاندان تک پہنچیں اور طبی دیکھ بھال، پینے کا صاف پانی اور صفائی کی سہولیات فراہم کی جائیں۔ مقامی باشندوں نے بتایا کہ لکھنؤ میونسپل کارپوریشن اور انتظامیہ متاثرہ خاندانوں، شہریوں اور جانوروں کو راحت اور بچاؤ خدمات فراہم کرنے اور صفائی ستھرائی کو یقینی بنانے کے لیے قابل ستائش کوششیں کر رہی ہے۔ وزیر جناب اے کے شرما نے کہا کہ حکومت اور انتظامیہ اس مشکل وقت میں عوام کے ساتھ کھڑی ہے۔ سیلاب سے متاثرہ افراد کو ریلیف فراہم کرنا اور معمولات زندگی بحال کرنا حکومت کی ترجیح ہے۔ راحت اور بچاؤ کاموں میں کوئی کوتاہی نہیں ہونے دی جائے گی۔ اس موقع پر میونسپل کمشنر مسٹر گورو کمار اور دیگر متعلقہ افسران موجود تھے۔

امتحانی انتظامات، ڈیجیٹل پنشن سرٹیفکیٹ اور ترقیاتی اسکیموں کی پیش رفت کا جائزہ

پی ای ٹی 2026 کے لیے 35 لاکھ امیدوار، چیف سکریٹری کی سخت ہدایات

لکھنؤ۔ چیف سکریٹری شری ایس پی گوئل نے ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے تمام ڈویژنل کمشنروں اور ضلع مجسٹریٹوں کے ساتھ ہفتہ وار جائزہ اجلاس منعقد کر کے ابتدائی اہلیت امتحان (PET)-2026 کی تیاریوں، ڈیجیٹل لائف سرٹیفکیٹ مہم، جل سنچیہ۔جن بھاگیداری: کیچ دی رین-2026 اور آیوشمان بھارت ڈیجیٹل مشن۔اتر پردیش کی پیش رفت کا جائزہ لیا۔ ابتدائی اہلیت امتحان (PET)-2026 کی تیاریوں کا جائزہ لیتے ہوئے چیف سکریٹری نے ہدایات دیں کہ تمام ضلع مجسٹریٹ اپنی نگرانی میں امتحان کو منصفانہ، بلا رکاوٹ، شفاف، نقل سے پاک اور منظم طریقے سے بحسن وخوبی مکمل کرائیں۔ امتحان میں شریک ہونے والے امیدواروں کی بڑی تعداد کو دیکھتے ہوئے تمام انتظامات پوری حساسیت، مستعدی اور سنجیدگی کے ساتھ یقینی بنائے جائیں اور تیاریوں میں کسی بھی قسم کی کمی باقی نہ رہنے پائے۔ اتر پردیش ماتحت خدمات سلیکشن کمیشن کی جانب سے جاری کردہ رہنما ہدایات پر سختی سے عمل درآمد یقینی بنایا جائے۔ نوڈل افسران سے لے کر امتحانی کمروں کے نگرانوں تک تمام متعلقہ ملازمین کی باقاعدہ تربیت اور بریفنگ کرائی جائے۔ ڈویژنل کمشنر امتحان سے قبل تیاریوں کا جائزہ لے کر ضروری انتظامات بروقت مکمل کرائیں۔ امتحانی مراکز اور خزانہ دفاتر میں نصب سی سی ٹی وی کیمروں کی درست طریقے سے فعالیت یقینی بنانے کے ساتھ ان کے ذریعے مسلسل نگرانی بھی کی جائے۔ چیف سکریٹری نے کہا کہ امتحان کے دوران امیدواروں کی آمدورفت کو مدنظر رکھتے ہوئے ریلوے اسٹیشنوں، بس اسٹیشنوں، اہم سڑکوں، ہوٹلوں اور رین بسیروں سمیت دیگر اہم مقامات پر ضروری حفاظتی اور پولیس انتظامات یقینی بنائے جائیں۔ خاص طور پر خواتین امیدواروں کی حفاظت پر توجہ دیتے ہوئے ضرورت کے مطابق ہیلپ ڈیسک قائم کیے جائیں۔ بھیڑ کے انتظام، ٹریفک کی روانی اور امن و قانون کی صورت حال کو معمول کے مطابق برقرار رکھنے کے لیے خاطر خواہ انتظامات کیے جائیں۔ ریلوے اسٹیشنوں، بس اڈوں اور امتحانی مراکز پر امیدواروں اور ان کے اہل خانہ کی سہولت کے لیے ضرورت کے مطابق عارضی قیام گاہیں (ہولڈنگ ایریاز) تیار کی جائیں۔ اس کے ساتھ ہی خفیہ معلومات جمع کرنے کے نظام کو فعال رکھا جائے۔ امتحانی مراکز کے داخلی دروازوں پر امیدواروں کی مکمل تلاشی یقینی بنائی جائے، تاکہ کوئی بھی امیدوار موبائل فون، بلوٹوتھ ڈیوائس، اسمارٹ یا مصنوعی ذہانت (AI) سے لیس چشمہ، دیگر الیکٹرانک آلات یا کمیشن کی جانب سے ممنوعہ اشیاء لے کر امتحانی مرکز میں داخل نہ ہو سکے۔ اجلاس میں بتایا گیا کہ ابتدائی اہلیت امتحان (PET)-2026 کا انعقاد 25 اکتوبر، 30 اکتوبر اور یکم نومبر 2026 کو ریاست کے 60 اضلاع میں مقررہ کل 1,372 امتحانی مراکز پر دو شفٹوں میں کیا جائے گا۔ امتحان کے لیے کل 297,41,35 امیدواروں نے رجسٹریشن کرائی ہے۔ پہلی شفٹ صبح 10 بجے سے دوپہر 12 بجے تک اور دوسری شفٹ سہ پہر 3 بجے سے شام 5 بجے تک منعقد ہوگی۔ ڈیجیٹل لائف سرٹیفکیٹ مہم کا جائزہ لیتے ہوئے چیف سکریٹری نے کہا کہ آدھار پر مبنی چہرے کی تصدیق کی ٹیکنالوجی کے ذریعے پنشن یافتگان گھر بیٹھے ہی اپنا لائف سرٹیفکیٹ جمع کر سکتے ہیں۔

مشن شکتی کے تحت شکتی پیٹھوں میں ثقافتی پروگرام منعقد ہوں گے

وزیر سیاحت جے ویر سنگھ نے بڑی کالی مندر سے مہم کا افتتاح کیا

لکھنؤ: 14 اکتوبر۔ اتر پردیش کے وزیر سیاحت اور ثقافت جناب جیویر سنگھ نے بدھ کی صبح چوک واقع بڑی کالی مندر میں پوجا کر کے ریاست کی خوشحالی کے لیے دعا کی۔ مشن شکتی کے تحت محکمہ ثقافت نوراتری کے موقع پر ریاست بھر میں شناخت شدہ شکتی پیٹھوں پر ثقافتی پروگرام منعقد کر رہا ہے۔ وزیر موصوف نے بڑی کالی مندر چوک سے اس پروگرام کا افتتاح کیا، جس میں ریاست میں خواتین اور لڑکیوں کے لیے عزت، تحفظ اور خود انحصاری کا پیغام پھیلایا گیا۔ انہوں نے عوامی نمائندوں اور عقیدت مندوں سے درخواست کی کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت کو یقینی بنائیں اور پروگرام کو کامیاب بنائیں۔ قابل ذکر ہے کہ شکتی پیٹھوں میں شکتی پوجا کے ایک حصے کے طور پر، 17، 18 اور 19 اکتوبر 2026 کو ریاست کے 26 منتخب شکتی پیٹھوں اور دیوی مندروں میں دیوی گیت گانا اور درگا سپتشتی کی تلاوت کا انعقاد کیا جائے گا۔ ان پروگراموں کے ذریعے خواتین اور لڑکیوں کی حفاظت، عزت اور خود انحصاری کا پیغام دیا جائے گا۔ اس موقع پر میڈیا سے بات کرتے ہوئے وزیر سیاحت نے اپوزیشن پر زور دیا کہ وہ غیر متعلقہ مسائل کو اٹھانے کے بجائے تحمل اور عوامی خدمت کے جذبے سے کام لیں۔ ریاستی حکومت اپنے حصے کا کام کر رہی ہے۔ انہوں نے محکمہ کے 2.27 کروڑ روپے مالیت کے کالی مندر کے احاطے میں چل رہے کام کا بھی معائنہ کیا۔ حکام نے بتایا کہ منصوبے کا 40 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔

جونپور میں شادی شدہ خاتون کے قتل اور پھانسی کا الزام

جونپور، 14 اکتوبر (یو این آئی) اتر پردیش کے جونپور ضلع کے جلالپور تھانہ علاقہ کے حوز نو آباد گاؤں میں ایک شادی شدہ خاتون کی لاش پھندے سے لٹکی ہوئی ملی تو سنسنی پھیل گئی۔ مقتول کے والد نے سسرال والوں پر الزام لگایا ہے کہ جہیز پورا نہ ہونے پر ان کی بیٹی کو قتل کر کے لاش لٹکا دی گئی۔ شکایت کی بنیاد پر پولیس نے شوہر، ساس، سسر، بہو اور دیگر کے خلاف مقدمہ درج کر لیا ہے۔ سرکاری ذرائع نے بدھ کے روز بتایا کہ جلال پور تھانہ علاقہ کے کادی پور گاؤں کے رہنے والے لکشمی نارائن کی بیٹی ششی بالا کی شادی کچھ سال قبل حوز نو آباد گاؤں کے رہنے والے راجپت کے بیٹے درگیش سے ہوئی تھی۔ جوڑے کا ایک دو سالہ بیٹا بھی ہے۔ متوفیہ کے والد لکشمی نارائن کا الزام ہے کہ اس نے ایک لاکھ روپے نقد، سونے کی چین، ایک انگوٹھی اور دیگر گھریلو سامان جہیز کے طور پر دیا تھا۔ اس کے باوجود سسرال والے مطمئن نہیں ہوئے اور مسلسل بلٹ موٹر سائیکل کا مطالبہ کر رہے تھے۔ الزام ہے کہ ششی بالا کو ان کے مطالبات نہ ماننے پر جان سے مارنے کی دھمکی بھی دی گئی تھی۔ لکشمی نارائن کے مطابق منگل کی رات ان کے بہنوئی نے انہیں فون کیا اور ششی بالا کی خودکشی کی اطلاع دی۔ خبر ملتے ہی اس کے والدین غم سے نڈھال ہو گئے۔

لکھنؤ میں 52 روپے کلو چینی فروخت کرنے کا انتظام

یوگی حکومت کی رعایتی اسکیم، عوام کو ہفتے کے تمام دن خریداری کی سہولت

لکھنؤ: 14 اکتوبر۔ ریاست کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی ہدایات کے مطابق شوگر انڈسٹری اینڈ شوگر کین ڈیولپمنٹ ڈیپارٹمنٹ نے عام لوگوں کے مفاد میں صرف 52 روپے فی کلو کی رعایتی شرح پر چینی (شکر) کی فروخت کا انتظام کیا ہے۔ لکھنؤ شہر کے صارفین لال بہادر شاستری گنا سنستھان کیمپس واقع شوگر کارپوریشن/کوآپریٹو شوگر مل ایسوسی ایشن کے شوگر سیلز سینٹر سے اس شرح پر چینی خریدنے کا فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اتر پردیش اسٹیٹ شوگر کارپوریشن، منڈروان سے ریفائنڈ چینی کے ایک اور دو کلوگرام کے پیکٹ کی قیمت بالترتیب 52 اور 102 ہے، جبکہ 5 کلوگرام اور 50 کلو گرام کے پیکٹ کی قیمت بالترتیب 250 اور 2500 ہے۔ کوآپریٹو شوگر مل، سمپورنا نگر سے چینی کے ایک اور دو کلوگرام کے پیکٹ بالترتیب 51 اور 102 میں دستیاب ہیں، اور 5 اور 50 کلوگرام کے پیکٹ بالترتیب 245 اور 2400 میں دستیاب ہیں۔ محکمہ کی طرف سے فراہم کردہ معلومات کے مطابق چینی کی یہ خصوصی فروخت ہر ہفتے کے دن باقاعدگی سے کی جائے گی۔ عوام صبح 10 بجے سے شام 5 بجے تک شوگر سیلز سنٹر اس فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ سیلز سینٹر میں صارفین کی سہولت اور آسان خریداری کے لیے ضروری انتظامات کیے گئے ہیں۔